

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ستائش کنم ایزد پاک را بچہ که دانا و بینا کس رخاک را

اَحْمَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَارِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْجَمِيْعِ
 دنیائین آنکھیں بہت بڑی نعمت ہیں ان سے محروم ہو جانا قدرت کے ایک بیش بہا عطیہ سے
 محروم ہو جانا جو حکی مینائی جاتی رہتی ہے وہ عام طور پر عضو معطل خیال کر لیے جاتے ہیں
 اور انکی نسبت یہ مان لیا جاتا ہے کہ وہ کسی کام کے نہیں رہے۔ وہ خود بھی اپنے آپ کو
 ایسا ہی سمجھنے لگتے ہیں مگر ایسا خیال کر لینا ان بیش بہا قوتوں کی ناشکری ہے جو خداوند عالم
 نے علاوہ آنکھوں کے انسان کو بخشی ہیں۔ آنکھ دماغ کے بہت سے مخبرون میں سے ایک
 مخبر ہے ایک مخبر کے کام آجانے سے سردار کیون بیکار تسلیم کر لیا جائے۔ آنکھ بہت سے
 اعضا میں سے ایک عضو ہے وہ جاتی رہے تو یہ کیون تصور کیا جائے کہ سب اعضا نکلتے
 ہو گئے یہ سمجھنا
 ہے کہ ایک نہایت نفیس و عزیز عضو جاتا رہا۔ مگر اُسکے جانے
 نامی کو بیکار کر دینا نگوں کا کام ہے۔ نابیناؤں کو دیکھ کر ہر ایک کو
 ہے کہ ہم اپنی آنکھوں کی قدر کریں اور اُن سے اعلیٰ خدمت

کے بعد اور
 رسم آیت

کے میدان میں اندھوں کی تعلیم بھی تیز قدمی دکھا رہی ہے
 سس کاٹج نابیناؤں کی تعلیم کے واسطے قائم ہو

وہاں کے باعیرت نابیا پڑھنے والوں اور انکی تعلیم کے حالات پڑھکر حیرت اور حیرت کے ساتھ
 حیرت ہوتی ہے۔ قدرت کی فیاضی کا سبق حاصل ہوتا ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ
 کسی سے کوئی منت سلب فرماتا ہے تو اسکی تلافی دوسری طرح فرما دیتی ہے۔ اس مدرسہ کے
 اندر جس وقت انسان داخل ہوتا ہے درود و بار سے زبان حال یہ صدا آتی ہو سہ اور عجب سے
 اگر دیدہ بینا دیکھے دیکھنا ہو جسے عبرت کا تماشا دیکھے کسی طرف لڑکے کرکٹ کھیلتے ہو
 نظر آتے ہیں کسی طرف لڑکیاں ترتیب و صفائی سے نصف دائرہ کی شکل میں بیٹھی ہوئی ہیں
 انکے مقابل اُستانی بیٹھی کوئی دھچپ قلعہ سنا رہی ہے۔ لڑکیوں کے دل بشارت ہیں اور
 چہرہ شگفتہ فرط مسرت سے قہقہے لگاتی ہیں موقع موقع سے بحث کرتی جاتی ہیں۔ اس مدرسہ کے
 طلباء کتابیں پڑھتے ہیں۔ علاوہ پڑھنے لکھنے کے لڑکیاں سلامی اون کی بناوٹ ڈور بنانا اور
 کرسی وغیرہ بنو کا کام سیکھتی ہیں سرورینت کی نوکریاں کبیں وغیرہ بنانا سیکھتی ہیں اور سطح اپنی محاش اپنی فحش
 پیدا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ مدرسہ میں جا بجا تختیاں آویزاں ہیں اور ان پر تباکید یہ ہوتا
 ہے کہ آئیو الے اندھے کا لفظ یا وہاں کے طلباء کی نیکی کی نسبت کوئی کلمہ منہ سے نہ نکالیں
 تاکہ انکے دل پر مردہ نہوں۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ اندھے کتاب کس طرح پڑھتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے
 کہ ایک قسم کا ٹائپ ایجاد کیا گیا ہے جسکے حروف کا فذ پر اُبھر آتے ہیں اور انکلیوں سے محسوس
 ہونے لگتے ہیں۔ حروف تہجی کو زیادہ سادہ کرنے کے لیے حروف کی معمولی شکل چھوڑ کر ایسے حروف
 ایجاد کیے گئے ہیں جنہوں کے مختلف برہمنوں سے بنتے ہیں یہ بات کس قدر حیرت انگیز ہے کہ
 اس طریقہ کو فرانس کے ایک اندھے نے ایجاد کیا ہے۔ مدرسہ مذکور میں انجیل وغیرہ بہت سی
 کتابیں اندھوں نے چھاپی ہیں۔ اور سینے اندھے ایک ماہوار رسالہ نکالتے ہیں۔ اس کے ایڈیٹر
 نامہ نگار۔ چھاپنے والے غرض سارے کارگر اور خریدار بنائے ہیں۔ اس رسالہ میں ایک مضمون
 کو ہستانی منظر پر چھاپا تھا پیرایہ بیان ایسا پاکیزہ ہے کہ تصویر بن گیا ہے۔ بطور نمونہ تھوڑا سا ترجمہ
 درج کیا جاتا ہے۔ "تھاک یورپ میں بہت سے خوشنما کو ہستانی سلسلے میں مگر شاید سب سے

بہتر ایلیس اور پائرسنیں ہیں۔ آخر الذکر فرانس اور اسپین کے مابین واقع ہے اُسکا منظر نہایت دلغریب ہے سرفیلک چوٹیاں بہت کے اُن ٹھنڈے جہون سے ڈھکی ہوئی ہیں جنکے کناروں پر چٹرشاہ بلوط۔ اخروٹ وغیرہ کے وسیع جنگلون کی سبز گوٹ لگی ہوئی ہے۔ یہ کوہسار اگرچہ نہایت جانفزا ہے لیکن ایلیس کی عظمت و جبروت کے آگے کچھ ہستی نہیں رکھتا۔ سیاحون ذی علم ادب کے ذریعہ سے اُن حیرت خیز مناظر کا حال ہم تک پہنچایا ہے جو دوران سیاحت میں اُنھوں نے ان پہاڑوں کی بلند یوں پر دیکھے۔ صبح کے وقت اس کوہسار کا عجیب عالم ہوتا ہے۔ وہ نظارہ کیسا با عظمت ہوتا ہے جبکہ چوٹی کے بعد چوٹی نکلتے ہوئے سورج کی کرنوں سے چمک اٹھتی ہے اور نیچے کے درے سایہ کی چادر میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں رفتہ رفتہ یہ آب و تاب ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور برفانی حصوں کے سرآبدار سیرون کے تلج سے فرین ہو جاتے ہیں جو عالم سکوت کے ان بادشاہوں کے سروں کے شایان ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اندھون کے دماغ میں پہاڑوں کی صحیح ہیئت کا تصور کیونکر قائم ہوتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ کاردان اُستاد کھریا مٹی کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں بناتے ہیں اور شاگرد اُنکو ٹٹولتے ہیں۔ جب قوت لامسہ کی مدد سے پہاڑیوں کی شکل دماغ میں منقش ہو جاتی ہے تو وہ پہاڑیاں بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور کثرت مشق کے بعد نقلی پہاڑیاں بنانے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو صحیح تصور مختلف اشیا کا ان نابینا طلباء کے ذہن میں ہوتا ہے اُسکا یہ ناقص ذریعہ ہے جو اد پر بیان ہوا۔ خود اس مدرسہ کے لائق و تجربہ کار اُستاد اس سوال کے کما حقہ حل کرنے سے عاجز ہیں کہ جب طالب علموں نے کسی مکان گھوڑے۔ درخت یا خود اپنے اپناے جنس کو نہیں دیکھا تو پھر کس طرح اُنکے ذہن میں اُن کتابوں کا صحیح مفہوم پورے طور پر آجاتا ہے جنہیں انکا ذکر ہوتا ہے اور کیونکر وہ روزمرہ کے مباحث پر ٹھیک واقفیت و صحت کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں۔ ان اُستادوں کی رائے کا رجحان اس طرف ہے کہ اگرچہ بہت سا علم نابینا لوگ قوت لامسہ کے ذریعہ سے حاصل کر لیتے ہیں مگر بہت در علم اُنکے تمام تخیلات کی بنا

نہیں ہو سکتا۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اس گروہ کو کوئی مادہ فہم ایسا عطا ہوا ہے جو بدون وسیلہ
 حواس ظاہر علم حاصل کر لیتا ہے ان نابینا طلباء کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ٹوکریوں بکس اور اون کے
 بنے ہوئے سامان کی تصویریں دیکھتے تو انکی موزونی خوبصورتی اور باریکی و تکمیل سے عقل حیران
 ہوتی ہے کہ بدون دیکھے ہوئے وہ کیونکر بنائے گئے۔ اور کس طرح انکی پیچیدہ ہیئتوں کی تکمیل کا حق ادا ہوا
 اندھوں کی تعلیم کوئی جدید ایجاد نہیں ہے۔ تاریخ خبر دیتی ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کے دور میں نابینا
 بھی علمی کمالات سے مالا مال تھے یورپ کے پڑھے ہوئے اندھوں پر انکو یہ فوقیت تھی کہ انکے
 لیے تحصیل علم کے ایسے آسان ذرائع میسر تھے جیسے آجکل ہیں۔ وہ شوق تکمیل میں دور دراز ممالک کا
 سفر کرتے تھے اساتذہ فن کی خدمت میں منزلین طے کر کے حاضر ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں گریگری
 صنعت نے جو ترقی کی ہے وہ اگلے زمانہ میں تھی اور اسلئے وہ ذریعے نابیناؤں کی تعلیم کے
 یقیناً نہ تھے جواب ہیں تاہم دقیقہ سنج استاد اپنے شاگردوں کے ذہن صحیح معلومات سے معمور
 کر دیتے تھے اس زمانہ کے ایک نابینا مسلمان عالم سے (جو علاوہ علوم عربیہ کے فاضل چوبیس
 باکمال طبیب بھی ہیں) سوال کیا گیا کہ آپ کو اقلیدس کی مشکوں کی ہیئت کزائی کیونکر معلوم
 ہوئی تو انھوں نے کہا کہ میرے استاد نے میری پشت کو سلیٹ اور اپنی انچلی کو قلم بنایا تھا۔
 دائرہ مثلث وغیرہ کی شکل وہ اپنی انگلی سے میری پشت پر کھینچ دیتے تھے اور اس ذریعہ سے
 اشکال کی ہیئت خاص میرے ذہن میں آجاتی تھی۔

تاریخ ابن خلکان۔ تذکرۃ المحققین امام ذہبی۔ نزہۃ الالباب علامہ ابن انباری کی مدد سے مسلمان
 نابینا فضلا کے حالات میں نے اس مختصر رسالہ میں جمع کیے ہیں۔ اسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا
 کہ علم تفسیر حدیث۔ فقہ۔ ادب۔ فرائض۔ حساب و خمبہ۔ علوم نقلی و عقلی میں نابینا کامل
 گزرے ہیں۔ بعض افراد انہیں مثلاً حضرت قتادہ۔ ابوالعلاء معری۔ بشار اپنے اپنے فن میں
 ایسے باکمال ہوئے ہیں کہ دنیا علمائے انکی نظیر مشکل سے نظر آئیگی۔ انھوں نے بڑے پایہ کی
 کتابیں تصنیف کیں انکے حلقہ درس میں بڑے بڑے نامور علماء پیدا ہوئے حیث ابوالہلہ

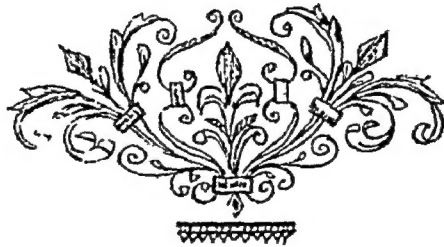
اب ہم میں آنکھوں والے اُس نعمت کی قدر نشین کرتے جسکے اگلے نابینا تک آنکھوں سے
 لگائے ہوئے تھے۔ کاش ان نابیناؤں کے حالات دیکھ کر ہماری آنکھیں کھلیں عبرت حاصل ہو
 اور سوچیں کہ خداوند تعالیٰ کی عطا کی ہوئی قوتوں سے کام نہ لینا سخت کفرانِ نعمت ہے
 اور جس روز نعمتوں کا حساب ہوگا اُس روز ہم کیا جواب دیں گے۔ میری دلی آرزو ہے کہ مختصر
 رسالہ دلون میں اثر کرے اور اُس سیدہ داری در محلہ کوران کا مصداق نہ ٹھہرے
 والسلام علی من اتبع الهدی

خاکسار

محمد حبیب الرحمن خان شروانی

غزوہ رجب المرجب ۱۳۱۸ھ

بھیکن پور ضلع علیگڑھ



حضرت قتادہ - ابو الخطاب کنیت وطن بصرہ مستعربین پیدا ہوئے جلیل القدر تابعی اور
 بڑے پایہ کے مفسر تھے۔ تفسیر کے علاوہ حدیث، علم انساب، تاریخ عرب اور علم ادب و لغت میں
 انکی جلالت شان اور کمال مسلم ہے۔ ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ کوئی دن ایسا نہوتا تھا کہ خلیفہ متین
 کے دربار کا شتر سوار اُنکے دروازہ پر مذکورہ بالا علوم کے متعلق کوئی بات دریافت کرنے نہ آتا ہو
 سعید ابن المسیب کے شاگرد ہیں۔ جب انکی خدمت میں پڑھنا شروع کیا تو اس کو تسبیح و حمد
 کے ساتھ علم حاصل کرتے تھے کہ ابن المسیب گھبرا اُٹھے اور تیسرے روز فرمانے لگے کہ اے
 اندھے تو یہاں سے نکل تو نے تو مجھ کو بچوڑا لیا۔ اُنکا قول ہے کہ میں نے کسی محدث سے حدیث
 دوبارہ سنانے کی فرمائش نہیں کی اور جو بات میرے کان میں ایک دفعہ پڑ گئی حافظہ میں محفوظ
 ہو گئی۔ امام ابن جنبل نے انکی نسبت فرمایا ہے کہ تفسیر و اختلافی مسائل کے سب سے زیادہ
 عالم ہیں امام مہدی نے انکی نقاہت کی بھی تعریف فرمائی ہے۔ بصرہ کے بلند و پست حصوں
 میں بے تحلف بغیر رہبر کے بھرتے تھے۔ ایک روز بھرتے پھرتے ایک مسجد میں پہنچے وہاں
 ابن عبیدہ وغیرہ بیٹھے تھے اتفاقاً اُسی وقت اُن لوگوں نے حضرت حسن بصری کا حلقہ چھوڑ کر
 اپنا حلقہ جدا قائم کیا تھا انکی آواز سن کر قتادہ سمجھے کہ حسن بصری کا حلقہ ہے۔ قریب آئے تو
 اصلی حال معلوم ہوا میا ختم زبان سے نکلا **هَوَّلَاءِ الْمُحْتَزِلَةِ** اس روز سے گرد مذکور کا
 یہی لقب ہو گیا مسئلہ ہجری میں شہر واسط میں مبتلا طاعون ہو کر رحلت فرمائی۔

شاعر مشہور بشیر ابو معاذ کنیت تھی۔ اصل میں ایرانی تھے نابینا پیدا ہوئے آنکھوں کے
 حلقے سو بجے ہوئے اور سرخ۔ بلند بالا۔ خوب توانا اور فرہ چہرہ پر کثرت سے چمپک کے داغ
 یہ علیہ تھا جو شعر اسلام کے بعد پیدا ہوئے انہیں اول درجہ کے شاعر ہیں۔ خلیفہ بغداد مہدی کے
 ماحون میں تھے۔ مہدی کے زمانہ میں زندہ کا بڑا زور تھا اور دربار خلافت پوری قوت سے

اُسکو دبا رہا تھا۔ انہر بھی یہ الزام لگایا گیا اور سزا میں ستر دوسرے کا حکم ہوا زندہ دل شاعر اس سخت سزا کو برداشت نہ کر سکا اور اسی صدمہ سے جان دمی یہ سلسلہ ہر کا واقعہ ہے عمر نوٹے برس سے زائد تھی۔ بعض عزیزوں نے لاش لیجا کر بصرہ میں دفن کر دی۔ اُنکی یہ رائے بیان کیجاتی ہے کہ آگ خاک سے بہتر ہے لہذا ابلیس نے آدم کو سجدہ نہیں کیا تو اچھا کیا۔ اس مضمون کا ایک شعر بھی اُنکی طرف منسوب ہے **اَلَا اَرْضٌ مُّظْلَمَةٌ وَّالنَّارُ مُشْرِقَةٌ وَّالنَّارُ مَعْبُودَةٌ مَذْكَانِیَ النَّارِ** مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ دشمنوں نے بچارہ کے تباہ کرنے کے لیے یہ مضمون ایجاد کیا تھا اور اُسکی مقتدر دلیلین ہیں ابن خلکان نے یہ قول نقل کیا ہے کہ بشار کی کتابین چھانی لکھیں مگر یہ مضمون کہیں نظر نہیں پڑا دوسرے یہ کہ اُنکی ایک کتاب پر لکھا ہوا تھا کہ میں نے حضرت عباس کے پر و تے سلمان کی اولاد کی ہجو لکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مجھکو اُنکی قرابت رسالت کے خیال نے اس ارادہ سے باز رکھا۔ جس شاعر کے دل پر خاندان نبوت کا ادب ایسا حاوی ہو کہ وہ اُسکے ہجو کے ارادہ کو بے کر دے وہ زندہ کی جانب مائل نہیں ہو سکتا۔ سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ علامہ طبری نے اُنکی تعزیر کی وجہ یہ لکھی ہے کہ بشار نے ہمدی کے وزیر کی ہجو کی تھی وزیر نے خلیفہ سے یہ جان لگایا کہ بشار نے آپکی ہجو کی ہے۔ ہمدی نے بگڑ کر پوچھا کیا ہجو کی ہے وزیر نے جان کی امان لیکر دو شعر پڑھ دیے۔ حکم ہوا کہ بشار حاضر کیا جائے۔ وزیر کو کھٹکا ہوا کہ ایسا نہ بشار آئے اور جیسے اشعار پڑھ کر جان بخشی کرالے اور موقع ہاتھ سے جاتا رہے۔ اس برہمی کو غنیمت سمجھ کر بشار کو دریا میں ڈلوادیا بشار کا کلام بہت ہے اور مشہور ہے غزل میں یہ شعر مشہور ہے **هَلْ تَعْلَمِیْنَ وَرَاءَ الْحُبِّ مَذْلِکَ + تَدْنِیْ اِلَیْکَ فَاِنَّ الْحُبَّ اَقْصَا فِیْ** شعر ذیل کی نسبت ابن خلکان کہتے ہیں کہ شعر مولدین نے غزل میں اس سے بہتر شعر نہیں کہا **سے اَنَا وَاللّٰہُ اَشْجَی سَکَرِ عَیْنِکَ + وَاخْشِیْ مَصَارِعَ الْعُشَّاقِ +**

سے محبت سے بڑھ کر اگر کوئی ایسی منزل جانتی ہے جو مجھکو تجھے قریب کر دے تو وہ مجھکو بتا دے اسلئے کہ محبت کر کے میں تجھے دور ہو گیا ۱۲

سے میں دانستہ تیری آنکھوں کے سحر کا شتاق ہوں لیکن عشاق کے صدموں سے کانپتا ہوں ۱۳

فقیہ شافعی زبیر بن بکر بن ابی عمر بن اہل بصرہ کے پشوائفہ شافعی کے حافظ ادب میں صاحب کتاب
اور بصرہ میں مدین تھے۔ دارالسلام بغداد میں بھی رہے اور حدیث پڑھائی بہت سے لوگوں نے ان سے
حدیث روایت کی ہے۔ صحیح الروایۃ اور ثقہ تھے فقہ میں کافی۔ کتاب النبیۃ۔ کتاب ستر العورۃ۔
کتاب لہذایۃ۔ کتاب الامتشارۃ والاقتشارۃ۔ کتاب افاضۃ المتعلم و کتاب الامارۃ وغیرہ بہت سی
تصانیف یا دیگر چھوٹے نسخہ میں وفات پائی۔

ابو معاویہ محمد نام۔ کوفہ وطن مسلمان میں پیدا ہوئے امام عیسیٰ اور ان کے ہم طبقہ علما کو علم خدا
حاصل کیا بیس برس عیش کی محبت میں رہے ان کا قول ہے کہ میرے آنکھوں والے ہمیں عیش
کی درگاہ سے اٹھ کر میرے ساتھ مکان پر آتے اور میں ان کو اپنی یاد سے وہ حدیثیں لکھواتا
جو شیخ کے بیان سنی ہوتیں۔ خلیفہ ہارون الرشید ان کے ساتھ بہت تعظیم و تکریم سے پیش آتا۔
امام ابن جنبل یحییٰ ابن معین اور دارائہ حدیث ان کے شاگردوں کے زمرہ میں ہیں۔ انکی جلال شان
اس سے معلوم ہوتی ہے کہ جب شعبہ انکی موجودگی میں عیش کی احادیث کی روایت کرتے تو ان سے
پوچھتے جاتے کہ اسی طرح ہے جس طرح میں نے روایت کی۔ حافظ قرآن بھی تھے ابن جریر نے ذکر فرمایا
حدیثیں ان سے روایت کیں۔

سہیل ابن بکار ابو بشر کنیت بصرہ کے رہنے والے تھے۔ امام شعبہ وغیرہ بہت سے شیوخ حدیث
سے اس علم کو حاصل کیا۔ ابو زرہ و ابو مسلم وغیرہ حدیث کے مشاہیر ان کے شاگردوں میں تھے۔
ابو حاتم نے ان کو ثقہ بتایا ہے۔ مسند میں وفات پائی۔

محمد ابن سہیل محدث۔ ابو جعفر کنیت۔ بصری ہیں۔ ابو حاتم اور ان کے طبقہ کے شیوخ سے
حدیث کی روایت کی۔ امام بخاری و مسلم و ابو داؤد و ابو یعلیٰ وغیرہ ان کے شاگرد ہیں بلند مرتبہ امام
تھے۔ روایت بالکل اپنے خلفہ کے بل پر کرتے تھے ائمہ فن نے انکی توثیق کی ہے۔ کوئی کتاب مرد
کے لیے ان کے بیان نہیں رہتی تھی۔ کسی نے پوچھا کہ کوئی کتاب آپ کے پاس ہو کہا ہاں میرا سینہ
حافظہ کی قوت میں ممتاز تھے ابن خرزاد کا مقلوب ہے کہ میں نے قوت حافظہ میں چار شخص بدل دیکھے

ابن منال- ابن عرعہ- ابو زرہ- اور ابو حاتم- اور ابو یعلیٰ موصلی کے سامنے انکا ذکر آیا تو انھوں نے تعظیم سے ذکر کیا اور کہا کہ بصریوں میں انکے وقت میں انکا حافظہ کسی میں نہ تھا شعبان ۳۱ھ میں رحلت کی۔

ابو معشر حمدویہ نام- بخارا کے باشندے تھے امام بخاری کے مستملی اور روایت حدیث میں ثقہ تھے۔ محمد ابن سلام سیکندی وغیرہ کے شاگرد ہیں اور محمد ابن احمد وغیرہ محدثین بخارا کے استاد امام ذہبی لکھتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ انھوں نے سفر نہیں کیا۔

مغیرہ ابن مقسم ابو ہشام کنیت- کوفہ کے رہنے والے تھے۔ سلسلہ میں پیدا ہوئے۔ دنیا میں آئے تو آنکھوں میں نور نہ تھا فقیہ اور محدث ہیں ذکاوت اور طباعی میں عجوبہ روزگار تھے۔ شعبی- مجاہد و ابراہیم نخعی جیسے بلند پایہ ائمہ سے فن حدیث و فقہ حاصل کیا۔ اور شعبہ و ابو عوانہ جیسے عالی رتبہ امام اُنکے شاگردوں کی فہرست میں ہیں۔ امام ابن حنبل نے اُنکے حافظہ ذہانت اور اتباع سنت کی تعریف فرمائی ہے مغیرہ کا قول ہے کہ جو بات ایک دفعہ میرے حافظہ کو خزانہ میں آگئی کبھی گم نہیں ہوئی۔

حماد ابن زید ابو اسماعیل کنیت- وطن بصرہ- ابن دینار وغیرہ محدثین سے حدیث روایت کی ابن المدینی اُنکے تلامذہ میں ہیں۔ ابن مدی کا قول ہے کہ اپنے اپنے زمانہ میں یہ چار آدمی امام بنائے تھے۔ سفیان ثوری- امام مالک- او زاعی- اور حماد ابن زید۔ ابن مدی کا یہ قول بھی ہے کہ بصرہ میں اُنسے بڑھ کر فقیہ نہ تھا جس روز وہ مرے اسلامی دنیا میں اُنکی شان و طرز کی نظیر موجود نہ تھی ابو اسامہ کا قول ہے کہ حماد کے ردیہ میں نوشیروانی دبدبہ اور فقہ میں فاروقی شان عیان تھی۔ اُنکو خود اپنی روایت کردہ چار ہزار حدیثیں از بر تھیں اور اس خوبی سے (کہ بقول ایک امام حدیث کے) کسی روایت میں خطا نہیں کی۔ ۳۹ھ میں اکیاسی برس کے سن میں رحلت کی۔

حافظ علامہ ابو عمر حفص نام- بصرہ وطن خلقی نابینا تھے۔ فن حدیث حماد ابن سلمہ وغیرہ اماموں سے سیکھا ابو داؤد و ابو زرہ اُنکے شاگردوں میں ہیں ابو حاتم کا قول ہے کہ اُنکا سارا علم حدیث

اُنکے سینہ میں محفوظ تھا۔ علاوہ حدیث کے فقہ اخبار۔ فرائض۔ حساب ادب اور تاریخ عرب
اسنے اور فنون میں بھی ماہر تھے مسئلہ ۷۸ میں انتقال کیا۔

ابو العینا محمد نام۔ ابو عبد اللہ کنیت۔ اصل وطن یامہ (ملک یمن تھا) ابو ازہر میں ۹۱ھ میں پیدا
ہوئے بصرہ میں پرورش پائی اور وہیں علم حدیث اور فن ادب کی تحصیل کی۔ اُنکے استاد اصمعی
دا ابو عبیدہ جیسے کامل فن تھے۔ حافظہ بہت قوی تھا نہایت فصیح و بلیغ اور لطافت و ظرافت
حاضر جوابی و ذہانت میں بے مثل تھے۔ ایک اور نابینا ابو علی اُنکے ہم عصر تھے دونوں میں مقابلہ
رہتا تھا۔ ان معرکوں میں جو یطیفہ اور فرزداد شہر ہوئے وہ مشہور ہیں ابو العینا ایک روز ایک
وزیر کی مجلس میں حاضر تھے۔ بریکون کے قتل وجود کا ذکر ہو رہا تھا یہ بھی اپنی فصاحت و بلاغت
صوت کر رہے تھے جب دست تعریف ہوئی تو وزیر رستک سے بچپن ہو کر کہنے لگا کہ یہ سارے
مبالغے اور لکھنے والوں کے جوڑے بیان ہیں۔ ابو العینا نے بیباختہ کہا کہ وزارت مآب کی
نسبت یہ مبالغے کیوں نہیں کیے جاتے۔ وزیر یہ گرم فقرہ سنکر مسرود ہو گیا اور تمام حاضرین
ابو العینا کی جرأت پر دم بخود رہ گئے ایک روز وزیر ابن ذہب کے حضور میں اپنی پریشانی کی شکایت
کر رہے تھے ابن ذہب نے کہا کہ میں نے تمہاری نسبت ابن المذہر کو لکھا تھا ابو العینا نے کہا
بجائے مگر حکم ایسے شخص کو دیا گیا جو خود مدتوں تک حال مبتلائے زندان اور مصائب کا نشانہ
رہا ہے اُس بیچارہ میں ہمت کہاں۔ وزیر راز راہ منتر اتنے ہی اُس کو پسند کیا تھا۔ ابو العینا میں نے
بیک انتخاب کیا مگر میں مورد الزام نہیں ہو سکتا۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم میں سے مشر آدمی
انتخاب فرمائے اُمین سے ایک بھی ٹھیک نہ نکلا۔ آنحضرتؐ نے اپنی پیشی کے واسطے عبد اللہ ابن سعد
کو پسند فرمایا وہ کجخت مرتد ہو کر مشرکوں سے جا ملا۔ حضرت علیؑ نے ابو موسیٰ اشعری کو حکم بنایا
اُنھوں نے اُنھیں کے مضر فیصلہ کیا ایک روز وزیر ابو العتقر کے بیان ہو پئے وزیر نے دیکھ کر کہا
ا خدا ابو العینا مدت میں آئے کہاں رہے ابو العینا جناب میری سواری کا گدھا چوری جاتا رہا
وزیر یہاں! کیسے جاتا رہا۔ ابو العینا وزارت پناہ میں چور کے ہمراہ تھا جو یہ بتاؤں کہ کس طرح چوری

وزیر اچھا تو تم دوسری سواری پر چلے آئے ہوتے۔ ابوالعینا: تنگدستی نے دوسری سواری خرید
ندی۔ قیمت نے کرایہ دار کا تھا صاگوارا نکلیا۔ مستعار مانگنے کی ذلت دل کو ناگوار تھی پھر
دوسری سواری کیونکر میا کرتا۔ ایک دن صاعدا بن مخدوم ملنے گئے جو اسی زمانہ میں نصرانی مذ
ترب کر کے مسلمان ہوئے تھے جب اندر جانے کی اجازت چاہی تو خادم نے کہا نماز میں مصروف
ہیں۔ ابوالعینا نے کہا۔ نکل جدید لذت۔ لوگوں نے ایک روز کہا ابوالعینا آخر کب تک مسیح اور
ہجو کیے جاؤ گے کہا جب تک نیک کام کرنے والے نیک اور بُرے کام کرنے والے بُرے کام
کیے جائیں گے۔ البتہ خدا سے یہ میری التجا ہے کہ بچھو کا خواص بچھو مندے جسکے ڈنک سے نبی اور
ذمی کوئی نہیں بچتا۔ ایک مرتبہ خلیفہ متوکل کے نو تعمیر قصر جعفری میں گئے خلیفہ نے پوچھا ابوالعینا
قصر جعفری کیسا ہے۔ ابوالعینا نے برجستہ جواب دیا۔ ان الناس بنوا الدار فی الدنیا
وانت بنیت الدنیا فی الدار۔ یعنی لوگوں نے دنیا میں گھر بنائے ہیں اور آپ نے
محل میں دنیا بسا دی ہے۔ متوکل اس تعریف سے بہت خوش ہوا اور مسرور ہو کر پوچھا
کہ شراب کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے۔ کہا کہ تھوڑی پر صبر نہیں کثرت میں رسوائی ہے۔
خلیفہ نے کہا اس قصہ کو دو روز آج سے خلافت کے مذمومین میں داخل ہو جاؤ۔ ابوالعینا
نے عرض کی کہ جاپناہ میں اندھا آدمی ہوں۔ دربار خلافت میں جنگو حاضری کا شرف
حاصل ہوتا ہے وہ امیر المؤمنین کی خدمت گزاری کرتے ہیں۔ میں اولیٰ خدمت کا محتاج ہوں
بادشاہوں کی نظر کسی روز سیدھی ہوتی ہے اور دل میں ملال ہوتا ہے۔ کسی روز نگاہ پھری
ہوئی ہوتی ہے لیکن دل میں گنجائش ہوتی ہے۔ میں آنکھیں نہونے کے سبب ان حالتوں
میں امتیاز نہ کر سکوں گا۔ اور کسی روز مارا پڑوں گا۔ پس اس مصیبت سے گوشہ عافیت اچھا ہو
متوکل اس جواب سے مکدر ہوا اور کہا کہ ہم نے تم لوگوں سے بدزبانی بہت کرتے ہو
ابوالعینا: خدا نے بھی مسیح اور ذمہ دونوں فرمائی ہیں۔ ایک جگہ ارشاد ہے لَعْنُ الْعَبْدِ اِنَّهٗ
اَقَاب دوسری جگہ فرماتا ہے هٰمَّا زَمَشَا بِمِیْمٍ مِّنَا لَخٰیْرٌ مِّمَّہٗ اَشِیْمٌ

اور ایک شاعر کا قول ہے: إِذَا أَنَا بِالْمَعْرُوفِ لَوَائِي صَادِقًا وَلَوْ أَسْتَعْرِضْتُ النَّاسَ
 اللَّيْلُ الْمُدَّحَمَاءُ فَعَيْتُ عَرَفْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ سَمِعْتُ + وَيَعْدُ شَقِيًّا الْمُسَامِعُ وَالْفَقْدَانُ
 یعنی اگر میں راستیاں کی شناسائی پر نگرہوں اور کابل دنی الطبع بد خو کو برا بھلا نہ کہوں تو
 بھلائی اور بُرائی یہ دونوں یکساں ٹھہرے اور مجھ کو جو کان اور زبان ملی تو کیوں شکستہ میں پاتے
 ہوں کہ وہاں خلافت نے ابن سلمہ نامی ایک شخص کو موسیٰ امینانی کے سپرد کیا مقصود یہ تھا
 کہ اُس سے خزانہ شاہی کا مطالبہ وصول کیا جائے۔ امینانی نے سختی کے ایسے جوہر دکھائے
 کہ دو بیچارہ جان سے جاتا رہا۔ اسکی خبر شایب خلیفہ کو پہونچی۔ اُسی روز ابو العینا کسی امیر کے
 بیان بیٹھے تھے امیر نے اسے پوچھا کہ ابو العینا ابن سلمہ کی کیا خبر ہے انھوں نے جواب میں
 یہ آیت پڑھی فَوَكَرَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ - یہ لطیفہ شہرت کے زور میں خود موسیٰ کو کاٹوں
 تک جا پہونچا۔ دوسرے روز موسیٰ اور ابو العینا سے راستہ میں ٹٹ بھیر ہو گئی۔ موسیٰ نے ڈانٹا
 تو ظالم نے میاں خستہ یہ آیت پڑھ دی اَتَرِيدُ اَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بَآلًا مِّنْ
 شَعْبٍ مِّنْ يَّهْيَؤُاْ وَيَبْهِيؤُاْ وَبِأَسْمَانٍ يُسَبِّحُؤُاْ ثَغَالِي اِذْ يُلْقِي اَلْحَبَّ اَلْحَرَقَ
 ابوبکر نخوی عبد اللہ نام - ثقہ ہیں احمد ابن کامل کا بیان ہے کہ میں نے شاعری میں انکو
 مکان پر جا کر علم حاصل کیا طبقات الادباء میں اسقدر انکا حال لکھا ہے۔

ابو جعفر نخوی - محمد نام بڑے رتبہ کے قاری اور فن نخوین کامل ابو معاویہ نابینا کے شاگرد ہیں
 ابن المرزبان وغیرہ انکے شاگرد تھے روایت میں ثقہ ہیں ایک کتاب نخوین تصنیف کی اور
 ایک قرأت میں - سلسلہ ہجری میں رحلت کی۔

ابو العلاء معری - احمد نام - والد کا نام عبد اللہ - فاندان عرب کا قبیلہ مشہور قضاۃ - علامہ عصر
 اور فنون ادب کے عالی رتبہ کامل تھے - ۲۴ ربیع الاول ۳۳۵ھ کو شہر معرہ (واقع ملک شام
 قریب حماہ) میں پیدا ہوئے چار برس کا سن تھا کہ چیچک مگلی اور آنکھیں اُسکی نذر ہو گئیں۔
 اسے موسیٰ اُسکی ایسا مکتا مارا کہ اسکا کام تمام کر دیا وہ اسے کیا تو یہ چاہتا ہوں کہ مجھ کو بھی اُسی طرح مار ڈالی جسطرح کل ایک شخص کو قتل کر دیا

سیدھی آنکھ کو سپیدی نے تاریک کر دیا تھا اور باین بالکل بیٹھ گئی تھی۔ خواہ اپنے والد سے
معرفہ میں پڑھی شوق طلب نے وطن چھوڑا یا اور حلب پہنچ کر فن مذکور کی ابن سعد نحوی سے تکمیل
کی گیارہ برس کی عمر میں شعر کہنے لگے۔ ۹۰ سالہ مدین بغداد آئے۔ مگر زیادہ نہیں ٹھہرے دوسرے سال
پھر آئے اُس زمانہ میں علم کی طلب مسلمانوں کے دل سے ایسی لگ رہی تھی کہ نابینا بھی ایک جگہ
آرام سے نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ شہر در شہر پھرتے اور جہاں چشمہ علم دفن دیکھتے سیراب ہوتے۔
غرض دوسری مرتبہ بغداد آئے تو ایک برس سات مہینے رہے۔ جب اس دارالکمال سے تکمیل
پالی تو اپنے وطن کو واپس گئے اور علم کی خدمت میں مصروف ہوئے۔ طلباء جو حق جو اطران
ملک سے اُنکے پاس آنے لگے۔ ایک طرف سلسلہ درس جاری تھا دوسری جانب سلسلہ تصانیف
جو نامور علما و ذرا و ذی رتبہ لوگ اُنکے ہم عصر تھے اُنسے برابر خط کتابت رہتی تھی۔ ابوالعلا نے
ازراہ ظرافت اپنا لقب رہین الحبسین رکھا تھا۔ یعنی دوہرے قید خانہ کا قیدی۔ ایک نابینا
دوسرے خانہ نشین۔ سینتالیس برس گوشت نہیں کھایا۔ اس بارہ میں حکماء قدیم کو بھی خیال
تھے کہ اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لیے کسی کی جان لینا زیبا نہیں۔ حافظ سلفی فرماتے ہیں
کہ میں بچپن میں اپنے چچا کے ہمراہ ابوالعلا کی زیارت کو گیا تھا۔ ایک ادنیٰ جانا نماز پر بیٹھ ہوئے
تھے مجھ کو دیکھ کر پاس بلا یا۔ اور شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرا۔ میں نے دیکھا کہ اُنکو چہرہ پر
چھچک کے داغ تھے اور جسم دبلا پتلا تھا۔ تم کلامہ۔ ابوالقاسم تنوخی اور خطیب تبریزی جیسے
ادیب علامہ اُنکے شاگرد تھے۔ فہرست تصانیف پر نظر ڈالیے تو قوت کمال پر حیرت ہوتی جو
علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ اُنکی بہت سی تصانیف مشہور ہیں منجملہ اُنکے یہ ہیں۔ لزوم بالانہ
پانچ جز کی ایک نظم ہے۔ سقط الزند۔ یہ بھی نظم ہے۔ ضرور السقط یہ سقط الزند کی شرح ہے۔
سنابہ کہ ایک اور اُنکی تصنیف فن ادب میں ہے حبکا نام۔ الایک والخصون ہے۔ یہ سواد
میں ہے۔ ایک شخص نے مجھ سے (ابن خلکان سے) بیان کیا کہ کتاب مذکور کی ایک جلد میں نے
دیکھی تھی جو ایک سو ایک دین تھی شخص مذکور کا قول ہے کہ مجھ کو یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ جلد کو

خاتم کتاب تھی یا اسکے بعد اور جلد میں بھی تھیں۔ دیوان متنبی کی شرح لانس عزیز لکھی اس
 شرح کی بڑی تعریف ہوئی۔ ابوالعلا نے تعریف سنی تو فخریہ لکھے میں کہا کہ متنبی نے گویا میرے
 ہی حق میں یہ پیشین گوئی کی تھی یہ اَنَا الَّذِي نَظَرْتُكَ لَأَعْمَى إِلَى آدِيَتِي وَأَسْمَعْتُ
 كَلِمَاتِي مِنْ بَيْتِ حَكِيمٍ دیوان ابوتام کا انتخاب کیا اور اس انتخاب کی شرح لکھی اور
 ذکر می حبیب۔ نام رکھا۔ اس نام کا طفت اہل ذوق جانتے ہیں گویا علامہ معری نے یہ
 پیشین گوئی میرے حق میں کی تھی کہا ایک روز حبیب الرحمن میرا ذکر کرتا ہوا کہ۔ دیوان مجھ پر
 کا بھی انتخاب کیا اور اس کا نام غیث الولی رکھا۔ دیوان متنبی کا انتخاب کر کے معجز احمد نام لکھا
 ان انتخابوں میں جس قدر اشعار مشکل تھے سب کی شرح لکھی اور یہ بتلایا کہ ان میں کون کون سا
 مسنون دوسروں کے کلام سے ماخوذ ہے انیرجوا اعتراض تھے وہ لکھے اور ان کا جواب دیا
 انکی غلطیوں کی توجیہ کی۔ بعض جگہ خود گرفت کی۔ شمسہ ہرین چار روز بیمار رہ کر وفات پائی
 وفات سے ایک روز پہلے اپنے چھیرے بھائی سے وصیت لکھنے کی فرمائش کی وہ دو اوقات قلم
 لیکر بیٹھے۔ ابوالعلا نے وصیت کی مگر بے جوڑ جس سے حاضرین کو یقین ہو گیا کہ دم واپس ہے
 ابوالحسن مصری فقیہ شافعی منصور نام فقہ کے جلیل القدر امام۔ ہر علم میں ماہر اور
 بڑے رتبہ کے شاعر ہیں جزیرہ (ملک مابین دجلہ و فرات) کے مشہور شہر اس عین کے باشندے
 تھے علم کی خاطر وطن چھوڑ کر مصر آئے اور بیان امام شافعی اور ان کے شاگردوں سے علم فقہ کی
 تکمیل کی فقہ شافعی میں انکی بہت سی عمدہ تصانیف ہیں منجملہ انکے الواجب۔ المستعمل المسافر
 اور المداہرہ ہیں۔ شعر بہت اچھا کہتے تھے۔ شیخ ابواسحق شیرازی نے طبقات الفقہاء میں انکا
 یہ کلام نقل کیا ہے عَاثِلٌ لِّفَقْهِ قَوْمٍ لَا عَقُولَ لَهُمْ وَمَا عَلَيْهِ إِذَا عَابُوهُ
 مِنْ خَيْرٍ مَّا خَصَّ شَمْسُ الْقَطْرِ وَالشَّمْسُ كَالْعَدُوِّ أَنْ لَا يَزِيَّ ضَوْؤُهَا مَنِ الْمُنِيرِ

غصہ میں دو مول کہ امد سے میرے ادب کو دیکھا اور میرے کلام کو بہرے ملے حس اتفاق کا کرتہ دیکھو مصرع اول
 مصرع کے مناسب حال تھا۔ دوسرا مصرع معرے کے سوانح شاعرانہ کے حسب حال ہے
 غصہ کہ کو بعض گزرا کرتے تھے ان کے سے فقہ کی کچھ تفصیل میں ملے وہ شمس نام کی روشنی کوادھار دیکھو تو آگ کا یہ شعاع

ایک سال قحط پڑا اور منصور کو بوجھ تکلیف ہوئی۔ معویت اٹھانے کی ایک حد ہے جب مضطرب ہوے
تو شب کو مکان کی چھت پر چڑھے اور یہ آواز بلند یہ کلام پڑھا **اللَّيْثَاتُ اللَّيْثَاتُ**
يَا أَحْرَارُ مَنْ خَلَجَا نَكْمًا وَأَنْتُمْ يَجَائِدُ إِنَّمَا يُحْسِنُ الْمَوَاسَاةَ فِي الشَّيْءِ يَكْلِبَانِ
تَرْحُصُ الْهَسْعَارُ نِيكٌ دل پڑوسیوں کے دل میں اس کلام کی یہ تاثیر ہوئی کہ صبح کو منصور
کے دروازہ پر گھوڑوں کا ایک انبار عظیم لگا ہوا تھا۔ جمادی الاول ستائیس ہجری میں وفات پائی۔

ہشام نخوی۔ ابو عبد اللہ کنیت۔ والد کا نام معاویہ کوفہ کے باشندہ تھے نخو کے مشہور امام
کسائی کے خاص شاگرد ہیں۔ ایک روز اسحق ابن ابراہیم خلیفہ مامون کے دربار میں گفتگو کر رہا تھا
ایک جگہ غلط لفظ زبان سے نکلا۔ خلیفہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ اسحق سمجھ گیا کہ غلطی ہوئی۔ دربار سے
نکل کر سیدہ ہشام کی خدمت میں آیا اور فن نخو کی تحصیل شروع کر دی۔ کیا زمانے تھے اور مسلمانوں
تربیت کے کیسے سامان مہیا تھے خلیفہ مری کمال اساتذہ فن بکثرت موجود مسلمانوں کی حمیت
حساس اور طبیعتوں میں علم کا شوق۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہر طرف غلغلہ کمال بلند تھا کتاب القیاس
و کتاب المختصر انکی تصنیف ہیں ستائیس ہجری میں وفات پائی۔

ابو العباس رازی۔ احمد نام۔ بصیر لقب۔ شہر رے وطن۔ نابینا پیدا ہوئے حافظ حدیث
اور اس فن کے ماہرین میں ہیں۔ ذکاوت کے جوہر چہرے سے عیاں تھے۔ احمد ابن محمد سی علم حدیث
حاصل کیا۔ آنکھیں نہ تھیں پاؤں تو تھے شوق علم میں وطن سے نکل کھڑے ہوئے۔ بخارا اور نیشاپور
پہنچے اور ابن ہلال و ابو العباس امم سے حدیث پڑھی اتفاق دیکھو شاگرد و استاد ہمنام اور
ہمدرد۔ ایک بصارت سے دوسرا سماعت سے معذور مگر تعریف یہ کہ دونوں خدمت علم میں کمر بستہ
اور دونوں خدمت علم کی بدولت خلعت کمال و نیکنامی سے ممتاز۔ خیر۔ بلخ گئے اور وہاں ابن طرخان
سے سماعت حدیث کی۔ جب شاگردی کا دور ختم ہو کر اُستادی کا وقت آیا تو فضل و کمال کی ٹکسال
یعنی بغداد آئے اور درس حدیث دیا۔ بغداد اور بلخ کا فاصلہ دیکھا جائے تو ڈیڑھ ہزار میل ہوتا ہی

اگر ابو العباس کی تمام مسافت سفر کی تعداد جمع کی جائے تو غالباً دو ہزار میل سے زیادہ ہوگی۔ یہ اگلے نابینا مسلمانوں کے سفر تھے۔ جبکی آنکھیں تھیں اُنکا تو ذکر ہی کیا۔ امام ابو حاتم رازی نے ایام طالب علمی میں نو ہزار میل سے زیادہ مسافت پیادہ پا طو کی تھی۔ جب نو ہزار سے میلوں کی تعداد بڑھ گئی تو انھوں نے شمار کرنا چھوڑ دیا۔ آجکل کے طالب علموں کی سیاحت ابو العباس کی سیاحت کو نہیں پہنچ سکتی کیونکہ ہمارے دوستوں کی حمیت ریل کے سفر کو غالباً ابو العباس کے کٹھن سفر کے مقابلہ میں لانا گوارا نہ کریگی۔ ازہری وغیرہ بہت سے علمائے حدیث ابو العباس کے شاگرد ہیں خطیب بغدادی نے اُنکی توثیق کی۔ اور امام دارقطنی نے اُنکی چیدہ روایتیں قبول کی ہیں۔ امام ابن ابی حاتم کے مستملی رہے ۹۹ھ میں جسانی حیات کا خاتمہ ہو گیا۔ مگر علمی زندگی آج تک قائم ہے اور صد ہا برس اور قائم رہیگی۔

سعدان نحوی ابو عثمان کنیت۔ والد کا نام مبارک وطن بغداد خلیفہ ہمدی کی جاریہ عاتکہ کے موالی میں تھے اور فن ادب میں کامل ابو عبیدہ کے شاگرد ہیں مفصلہ ذیل کتابیں تصنیف کیں کتاب خلق الانسان۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الارض والمیاء والجمال والبهار۔

وراق نحوی۔ ابو احسن کنیت۔ محمد نام۔ والد کا نام مہتہ اللہ۔ اُنکے دادا ابو احسن بھی نحوی تھے خلیفہ بغداد قائم بامر اللہ نے اپنی اولاد کی تعلیم کے واسطے انکو طلب کیا۔ جب یہ تدبیر میں پہنچے تو نقیب نے آواز دی کہ امیر المؤمنین کے حضور میں پہنچ گئے۔ زمین کو ہوسہرہ۔ ابو احسن نے شان علم کو بالا رکھ کر کہا اَللّٰهُمَّ عَلِّمُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ اور وہیں بیٹھ گئے خلیفہ نے سلام کا جواب دیکر فرمایا کہ قریب آ جاؤ۔ یہ آگے بڑھ گئے خلیفہ نے اور قریب آنے کی فرمائش کی یہ اور بڑھ گئے۔ غرض قائم بامر اللہ نے یہاں تک قریب بلایا کہ اسکا زانو خلیفہ کے زانو سے مل گیا۔ اسکا بے قائم بامر اللہ نے فن عروض میں سوالات کئے۔ انھوں نے مفصل جواب دیے پھر فن نحو کے مسائل دریافت کیے۔ انھوں نے اُسی شان سے جواب دیے۔ جب دربار سے اُٹھ آئے تو اکیلے دربار نے اکر کہا کہ مولانا امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ ابو احسن علم کا دریا ہو رمضان مبارک اللہ

میں جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ وفات پائی ہفتہ کو دفن ہوئے۔

شاعر مشہور علی قیروانی۔ شہر قیروان (واقع شمالی افریقہ) کے رہنے والے تھے اور فن قرأت میں کامل شہر سبتہ (واقع ملک مراکو) میں ظام مجیدی کی تعلیم قرأت کے ساتھ دی۔

قرأت نافع میں ایک قصیدہ ۲۰۹ شعر کا لکھا ہے۔ ایک دیوان یا دگار چھوڑا اُس میں کہتے ہیں
 أَقُولُ لَهُ وَقَدْ حَيَاكَ بِكَاسٍ + لَهَا مِنْ مَسْكِ رِيْقَتِهِ خَتَامٌ + آمِنْ خَدَّيْكَ
 يُعْصِرُ قَالَ كَلَّا + مَتَى تُخْصِرُكَ مِنَ الْوَرْدِ الْمَلْكَامِ + طَبِيعَتِ كَامِلَانَ هَجْوِ كِي طَرَفِ
 زیادہ تھا۔ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں جب قیروان برباد ہوا تو انکو وطن چھوڑنا پڑا
 طنجہ۔ (واقع ملک مراکو) میں آکر رہے۔ وہاں سے اندلس پہنچے۔ اندلس میں اُن دنوں
 ادب کا بہت چرچہ تھا۔ یہ پہنچے تو بادشاہوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور بڑی قدر کی۔ اندلس
 سے پھر طنجہ چلے آئے اور یہیں شکستہ میں انتقال کیا۔

ابوالقاسم عمر نخوی۔ ثمانین ملک جزیرہ کا ایک گائون تھا جسکی خاک سے بہت سے علما
 پیدا ہوئے یہ بھی اُسی گائون کے فخر تھے۔ امام سخا بن جنی کے شاگرد ہیں۔ ابن جنی کی دو تصنیفوں کا
 نام لمع ہے۔ ایک صرف میں ہے دوسری نخوین انھوں نے دونوں کی شرح لکھی۔ لمع نخوی شرح
 بہت نفیس لکھی اور حق شرح نگاری ادا کیا۔ انکی ذات سے بہت کثرت سے لوگ فیضیاب ہوئے
 بغداد میں پڑھاتے تھے۔ ابن برہان سے مقابلہ رہتا تھا۔ خواص ابن برہان کے یہاں اور
 عوام انکے درس میں آتے۔ شکستہ میں انتقال ہوا۔

امام شہابطبی ابو محمد کنیت۔ قاسم نام۔ شاطبہ کے باشندہ تھے جو مشرقی اندلس کا ایک بڑا
 مردم خیز شہر تھا شکستہ میں پیدا ہوئے فن قرأت کے مشہور امام ہیں علاوہ قرأت کے
 تفسیر حدیث کے زبردست عالم اور فن نحو و لغت میں بنیظیر تھے۔ علم تعبیر سے بھی واقف تھے

ساتی فلک جام (حسین اُسکے لعاب دہن کی آمیزش تھی) بمحکو دیکر زندہ کر دیا تو میں اُس سے پوچھتا ہوں کہ
 کیا یہ تیرے رخساروں کی شرمیلی دودھ کتنا ہے نہیں! کہیں گلاب کے پھول سے شراب کھنچا کرتی ہے ۱۲

فن قرأت قاری ابو عبد اللہ اور ابو الحسن اندلسی سے اور علم حدیث ابن سادہ خربرجی حنفی
ابن النعمہ وغیرہ سے حاصل کیا صحیح بخاری و مسلم و مؤطا پر ایسا کامل عبور تھا کہ جب طلباء پڑھتے
تو یہ اپنے حلقہ سے اُنکے نسخوں کی صحت کراتے جاتے اور کثرت سے بحث بیان کرتے قول نقل
دونوں میں نہایت راستباز تھے۔ کلام فضول سے سخت احتیاط تھی اور ہرگز بے ضرورت بات
نہیں کرتے تھے۔ مرض کی شدت میں ہاے۔ وادیلہ تو بڑی چیز ہے کہیں حزن شکایت زبان پر
نہیں آتا تھا جب کسی نے مزاج پرسی کی خیریت ہے مگر خاموش ہو گئے۔ علم قرأت
با وضو پر تکلف لباس پہنکر نہایت خفوع و خشوع اور انکسار کے ساتھ پڑھاتے تھے۔
میں مصر گئے اور سلطان مصلح الدین کے بالکمال وزیر قاضی فاضل کے مہمان ہوئے۔

وزیر مصر نے مہمان عزیز کی یہ منیافت کی کہ خاص اُنکے لیے ایک مدرسہ تعمیر کرایا۔ امام شافعی
مدرسہ مذکور میں کلام مجید۔ قرأت نحو و لغت پڑھایا کرتے تھے۔ علامہ ابن خلکان فرماتے
ہیں کہ اُنکی ذات نے ایک عالم کو فیض پہنچایا۔ میں نے مصر میں بہت سے اُنکے شاگرد و کچھ
۲۸۔ جمادی الاول روز یکشنبہ ۷۹۷ھ کو بعد عصر ۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ فاضل
میزبان نے بعد وفات بھی بالکمال مہمان کی مفارقت گوارا نہیں کی یعنی امام شافعی اُسی
مقبرہ میں دفن ہوئے جو قاضی فاضل نے اپنے لیے بنوایا تھا۔

محب الدین حبیبی۔ ابو البقار کنیت۔ عبد اللہ نام۔ بغداد کے رہنے والے۔
علم حساب۔ فرائض اور نحو میں کامل تھے۔ ۷۳۷ھ میں پیدا ہوئے۔ فن نحو ابن خشاب وغیرہ
اساتذہ فن سے پڑھا۔ حدیث کی سند امام طاہر مقدسی وغیرہ سے حاصل کی۔ زندگی ہی میں
دور دور مشہور ہو گئے تھے۔ شہرت ایک مخلوق کو اُنکے آستانہ پر کھینچ کر لائی۔ اور جو آئے
دولت علم سے مالا مال گئے اُنکی اخیر عمر میں یہ مان لیا گیا تھا کہ فنون بالا میں ودیکتاوری روزگار
تھے۔ نحو کی خدمت زیادہ کی۔ اس فن میں بہت سی مفید کتابیں لکھیں۔ اُنکی تصانیف کے
حسب ذیل نام علامہ ابن خلکان نے لکھے ہیں۔ شرح البیضا ابو علی فارسی۔ شرح دیوان متنبی

کتاب اعراب القرآن الکریم۔ کتاب اعراب الحدیث۔ شرح اللع لابن جنی۔ کتاب اللباب
علل نحوین۔ کتاب اعراب شعر الحماہ۔ شرح مفصل زخمشری۔ شرح خطب نباتیہ۔
شرح مقامات حریری۔ انکے علاوہ فن حساب میں بھی متعدد تصانیف تھیں ۱۶۷۳ھ میں
بمقام بغداد رہی ملک بقا ہوئے۔

ابن الدہان نحوی۔ مبارک نام۔ ابو بکر کنیت۔ وجیہ لقب شہر واسطہ کو چشم و چراغ
۳۲۲ھ میں پیدا ہوئے وطن میں کلام مجید حفظ کر کے ابتدائی علوم تحصیل کیے۔
اُسکے بعد بغداد آئے اور محلہ منقیریہ میں سکونت اختیار کی ابن الانباری اور ابن خشاب
سے ادب پڑھا۔ علامہ ابن الانباری سے زیادہ مستفیض ہوئے۔ حدیث طاہر مقدسی
سے سیکھی۔ فقہ حنفی کی بھی تحصیل کی۔ پہلے حنبلی تھے پھر حنفی ہو گئے۔ مدرسہ نظامیہ میں
واقف کی جانب سے یہ شرط تھی کہ فن نحو کا مدرس شافعی مذہب ہو۔ اس منصب کے لیے
خفیت کو چھوڑ کر شافعی بن گئے۔ ایک شاعر کو انکی مذہبی آزادی دیکھکر بہت غصہ آیا اور یہ
شعر لکھے **وَمِنْ مُبْلِغِ عَنِّي الْوَجِيهَ رِسَالَةٌ ۖ وَإِنْ كَانَ لَا مُجِدِّ مِی
الْبَدَا الرَّسَائِلُ ۖ مَكَدٌ كَهَبَتْ لِلنُّعْمَانِ بَعْدَ ابْنِ حَبْلٍ ۖ وَذَلِكَ
لَمَّا أَعْوَزَتْكَ الْمَاكِلُ ۖ وَمَا اخْتَرْتَ قَوْلَ السَّارِفِیِّ تَدْبِیًا ۖ
وَلَكِنَّمَا تَهْوَى الَّذِی مِنْهُ حَاصِلٌ ۖ وَعَمَّا قَلِیلٍ أَنْتَ لَا شَكَّ صَادِرٌ
إِلَى مَالِكٍ قَاطِنٌ لِمَا أَنَا قَائِلٌ ۖ** کلام مجید کی تعلیم بہت کی مزاج میں غل اور ادعا
تھا یا اینہم بہت خوش طبع تھے ۱۲۷۳ھ میں رحلت کی۔

شاعر مشہور ابن منصور۔ ۱۳۷۳ھ جادی الآخر کو بعد عصر ۱۲۷۳ھ میں شہر رقبہ میں

عمری طرے سے کوئی یہ پیام وجیہ کو پہنچا دے۔ اگرچہ پیاموں سے اُسکو کچھ نفع نہیں کہ امام حنبلی کے بعد تو نے
ابو حنیفہ کا مذہب اختیار کیا اور یہ اُس وقت جبکہ کھانے پینے کی تنگی ہوئی۔ امام شافعی کا مذہب تو نے دیانت داری سے
تسلطانی قبول کیا ہر بلکہ جو اُس سے آسانی ہوگی وہ پیش نظر ہو اس میں شبہ نہیں کہ تو ایک ذمہ دار کا منہ جایکا پیش میں کتابوں اُسکو غور و فکر

پیدا ہوئے۔ ۱۴ برس کی عمر میں چوپک نخلی اور آنکھیں جاتی رہیں۔ لڑکپن میں بغداد آئے
 کلام مجید حفظ کیا اور اُس دارالافتل میں جو تحصیل علم کے سامان مہیا تھے اُسے پورا
 نفع اٹھایا۔ ہر مجلس میں گئے اور فیض حاصل کیا۔ حدیث قاضی ابوبکر۔ ابوالبرکات اور
 ابوالفضل وغیرہ سے پڑھی۔ ادب ابن الجواہری سے سیکھا۔ فقہ حنبلی حاصل کی۔ نہایت
 پرہیزگار اور زاہد تھے۔ خلفا امرا اور وزرا کی مح میں قصائد لکھے۔ شعر بہت اچھا کہتے تھے
 ایک دیوان یادگار رہا۔ ششہ میں بمقام بغداد رہ کر اسے عدم آباد ہوئے۔

صالح الدین۔ ابوالخزم کنیت۔ مکی نام۔ آٹھ نو برس کی عمر میں اندھے ہو گئے تھے
 ماکسین (واقع ملک جزیرہ) ایک چھوٹا سا شہر نہر خابور کے کنارہ بستا تھا جو عمارت کی
 خوبی میں بڑے بڑے شہروں کا مقابلہ کرتا یہ وہیں پیدا ہوئے۔ انکے والد جو چڑے کا
 کام کرتے تھے ناداری کی حالت میں مرے اور سوائے افلاس کے پس ماند دن کے لیے
 کچھ نہیں چھوڑا۔ ایک بی بی اور ایک بیٹا یہ اُس بھاری ترکہ کے وارث ہوئے
 مان بیجاری جب تنگدستی کے ہاتھوں تنگ آگئی تو بیٹے سے گھبرانے لگی۔ انھوں نے مان
 کی حالت زار اور اُس کے دل حیرانے کی کیفیت دیکھی تو غل کھڑے ہوئے۔ اور موصل پہنچ
 یہاں کلام مجید اور فن ادب پڑھا۔ موصل سے بغداد آئے اور ائمہ ادب کی خدمت میں حاضر
 ہوئے۔ ابن ابیاری۔ ابن خشاب۔ ابن الدہان وغیرہ بالکالون کے فضل و کمال سے
 استفادہ کیا۔ علم حدیث بھی سیکھا فارغ التحصیل ہو کر پھر موصل آئے اور پڑھانا شروع
 کیا۔ علم و فضل کی قوت شہرت کو شہر در شہر لے پہنچی اور جوق جوق طلباء انکے درس میں
 آنے لگے ابن استونی نے تاریخ اربل میں انکا ذکر ان الفاظ سے کیا ہے۔ جامع فزون از
 حجت کلام عرب۔ انکی دانشمندی اور دینداری پر سب کا اتفاق ہے اور علم و فضل
 پر سب کا اجماع۔ حدیث کا علم بہت وسیع تھا۔ اپنی ذات کو کلام مجید اور ادب کے
 سارے شعبوں کی تعلیم کے لیے وقف کر دیا تھا۔ شعر خوب کہتے تھے۔

ابو العلامہ کے زیادہ متفقہ تھے اور انھیں کے طرز کا تتبع کرتے تھے و تحصیل علم سے فارغ ہوئے تو وطن یاد آیا اور ماکسین پہنچے۔ بچپن میں وہاں کے لوگ میکلی کہا کرتے تھے جب یہ عالم بنکر لوٹے تو اہل وطن نے اپنے شہر کا خنجر سمجھ کر انکو نہایت خوشی سے لیا۔ صبح کو یہ حمام جاتے تھے۔ راستہ میں سنا کہ ایک عورت اپنے بالا خانہ پر بٹھی اپنے ہنشتین سے کہہ رہی تھی کہ تم نے سنا فلا نے کا بیٹا میکلی آیا ہے یہ اپنا نام بگڑا ہوا سنکر بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ جہان میرا نام بگڑا جاے وہاں میں نہیں ٹھہر سکتا اور فوراً موصل کو چل دیے۔ اخیر عمر میں شام کی پاک سرزمین کا سفر کیا۔ بیت المقدس گئے وہاں سے حلب اور حلب سے موصل۔ رمضان ۱۰۳۷ھ میں موصل آئے تھے شوال میں وصال ہو گیا۔ اور اپنے استاد ابن الدہان کے پہلو میں آسودہ ہوئے۔

ناقدا ری محدث۔ ابو بکر کنیت۔ محمد نام۔ ناقدا رکے رہنے والے تھے لڑکپن میں بغداد آئے اور علم حاصل کیا۔ فن حدیث میں ممتاز تھے۔ فن رجال اور حفظ حدیث میں اپنے زمانہ میں یکتا اور معتد علیہ مانے گئے ہیں ۱۰۵۶ھ میں وفات پائی۔ انکی صاحبزادی عیسیٰ کامل باپ کی کامل بیٹی فن حدیث کی امام وقت اور اپنے عہد میں علم و روایت میں بے نظیر تھیں۔

جمال الدین۔ یحییٰ نام۔ علم ادب میں علامہ دہر تھے۔ اور ممتاز جنبلی مذہب عابد و زاہد تھے ۱۰۵۶ھ میں وفات پائی۔
کمال الدین۔ علی نام نبأ عباسی مصر کے باشندے تھے ۱۰۵۶ھ میں وفات پائی۔
 کامل اور یادگار سلف اسی وجہ سے شیخ القراقب پایا امام و میاں تھے ۱۰۵۶ھ میں وفات پائی۔
 شاگردین ساتون قراتین امام ممدوح نے انھیں سے حاصل کی تھیں۔ ۹۸ برس کی عمر میں ۱۰۵۶ھ میں رحلت کی۔

قاری جمال الدین۔ احمد نام۔ فن قرأت کے امام تھے۔ ۱۰۶۲ھ میں سن کبوت

میں بمقام قاہرہ مرحوم ہوئے۔

ابو اسحاق عراقی۔ ابراہیم نام۔ ملک عراق میں فن قرأت کے امام مانے گئے ہیں۔

برس کی عمر میں ۶۸۲ھ میں انتقال کیا۔

اسماعیل ابن احمد مفسر تھے۔ اصحابہ میں حافظ ابن حجر نے جابجا انکے اقوال سے

استناد کیا ہے۔ مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔ فقط



وظائف کی ضرورت

دارالعلوم میں تعلیم و تربیت کی عمر کی اگرچہ اس اعتبار سے کہ وہ هنوز ابتدائی حالت میں ہو اس قابل نہیں ہے کہ تعلیم کی بجائے یا ہم اسکو بطور تہجہ کا سیلابی ملک کے سامنے پیش کریں لیکن طرز تعلیم کی خوبی اور مدرسین کی محنت شاقہ کی وجہ سے مدارس موجودہ میں خاص امتیاز کی نظروں سے لکھی جاتی ہیں اسی واسطے چند دنوں میں یہی شہرت ملک میں پھیل گئی اور ہر طرف سے طلباء نے دارالعلوم میں داخل ہونے کی خواہشیں ظاہر کیں اور در و درز انکی آمادگی بڑھتی جاتی ہے مگر مسلمانوں کی حالت یہ ہو کہ انکا اکثر حصہ افلاس اور تنگدستی میں مبتلا ہو اپنی استطاعت نہیں رکھتے کہ اپنے صرف اولاد کو تعلیم دلا سکیں وہ اسکے خواہشمند ہوتے ہیں کہ تعلیم و تربیت کے نظام کے ساتھ انکے مصارف خورد و نوش کا بار بھی دارالعلوم اٹھائے اور دارالعلوم میں کی سرمایہ کی وجہ سے اتنی گنجائش نہیں ہو کہ اکثریت طلباء کو وظیفے دے جائیں لہذا اسانکی حاجت ہے کہ جنکو خدا نے استطاعت عطا فرمائی ہو وہ بمجملہ مصارف کثیرہ کے حسبہ شد ایک دو وظیفے کا صرف بھی اپنے ذمہ گوارا فرمائیں تاکہ علما اور مشرفانکی اولاد جو بے استطاعتی کو جسے جاہل ہی جاتی ہو انکے صرت سے بڑھ لگ کر انکے واسطے صدقہ جاریہ بنجائیں اور انکی عالی ہستی ایک اعلیٰ نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ لے جس سے اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کی شگفتگی حاصل ہونے کی توقع ہے۔

وظیفے کی مقدار پانچ سو روپیہ ماہوار ہو جس سے مصارف سکونت خورد و نوش وغیرہ پورے کیے جاتے ہیں یہ مقدار ایسی نہیں ہے جسکو ہمارے رؤسا خوشی سے انگیز کر سکیں ایسی تقریبین کثرت سے ہوتی رہتی ہیں جنہیں ہزار ہا روپیہ ایک دو دن میں نثار دیا جاتا ہو پھر اس سے نہ دینی فائدہ کی انکو توقع ہو نہ دنیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہو اور یہیں تو ہم خرماد و ہم ثواب کا مضمون ہو دنیا میں بھی نیکنامی اور آخرت میں بھی خداوند عالم کی خوشنودی اور اخضر فیصلہ کا تقرب اس سے بڑھ کر کون دولت ہو اور اس سے بہتر کیا مصروف ہوگا تو جہاں بہت دیکار ہو علاوہ انکو اخوت ہلالی بھی اسکو تقاضی ہو کہ جو لوگ اپنی بے استطاعتی سے علم حاصل نہیں کر سکتے انکی دشگیری کی بجائے حدیث میں آیا ہو کہ ان اللہ فی عوار العباد ما کان العبد فی عوار العباد یعنی اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہو جب تک بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا رہتا ہو لہذا روکا اسلام امید ہو کہ وہ توجہ فرما کر وظائف کے واسطے سرمایہ ہمارا کر دینگے تاکہ اس سے غریب طلباء کی مدد کی جائے۔

قواعد رکنیت ندوۃ العلما

(۱) ہر مسلمان کم از کم دو روپے سالانہ دینے پر ارکان ندوۃ العلما میں شامل ہو سکتا ہے عیٹے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہو۔

(۲) ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب تفصیل ذیل مستدرج ہیں (۱) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (۲) باہمی اتحاد و ارتباط کو بڑھانا (۳) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی میں پوری کوشش کرنا۔

(۳) روداد جلسہ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلا قیمت دی جائے گی اور جلسہ عام میں انکو تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزوں پر رای دینے کا حق ہوگا اور انتظامیہ کی ممبری کے واسطے منتخب ہو سکنگے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور یکجہی ندوۃ العلما کے رکھتے ہوں اور رکنیت جلسہ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہوں۔

(۴) اراکین کو وہ کتابیں جو انکی رکنیت سے پہلے شائع ہو چکی ہیں پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابیں بہت تنہائی روداد کے نصف قیمت پر تکیں گی۔

طالع

جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ ہجری سے دارالعلوم کے درجہ ادنیٰ کا اقتاج کو لے کر گنج گھنوں میں ہو گیا۔ ایمین و طلباء لیے جاتے ہیں جو فارسی میں کافی استعداد رکھتے ہوں اور انکی عمر پندرہ برس سے زیادہ نہ ہو جو دارالاقامہ میں رہ کر پڑھنا چاہتے ہیں اُن سے بابت مصارف خورد و نوش و قیام کے پانچ روپیہ ماہوار لیے جاتے ہیں جو شخص مدرسے میں داخل ہونا چاہتا ہو اسکو دفتر ندوۃ العلما گھنوں سے پہلے قواعد داخلہ منگوا کر دیکھ لینا چاہیے۔

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة

خدا کے فضل و کرم سے یہ رسالہ مفیدہ و عجاۃ پسندیدہ و موسوم ہے

تطیب الاخوان بذكر علمای الزمان

ملقب بہ

تذکرۃ علمای حال

مولفہ جناب مستطاب جامع مشول و منقول حاوی ذوق و اصول حضرت مولوی محمد رفیع صاحب

بار اول

مطبع نیشنل لکچرنگ لکچرنگ پریس

۱۸۹۷ء

سلام و ادب

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

میلاد

عند ذکر الصالحین منزل الرحمة

خدا کے فضل و کرم سے یہ رسالہ مفید و عجاظہ پسندیدہ ہو سوسہ بہ

تطیب الاخوان بذكر علمای الزمان

ملقب بہ

تذکرۃ علمای حال

مواظفہ جناب مستطاب جامع مقول و منقول حاوی ذوق و اصول حضرت مولوی عابد علی صاحب

بار اول

مطبع نیشنل کتب و کتب خانہ چھپا

۱۹۵۷ء

اعلان حق تالیف اس کتاب کا از جانب مصنف بحق و کشور پر پریس محفوظ و محفوظ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَعْلٰى مَرَاتِبِ الْعِلْمِ وَاسْمٰى مَنَاصِبِهِمْ كَسَمُو السَّمَاءَ وَجَعَلَهُمْ مَنَازِلًا
لِّشَوْبَةِ الْفَرَاعِ وَالطَّرِيقَةِ السِّيَاحَةِ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ فَعَنَّهُمْ
مِّنْ شَمَرِ ذِيْلِهِ بِنَشْرِ اَحَادِيْثِ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ يَذِيْبُ عَنِ السَّنَةِ مَا يَنَا فِيْهَا وَيَكْبِتُ عَلَى الْاَنۡبِيَا
الْمُسَوَّنَةِ وَمَا يَضَاحِيهَا وَمِنْهُمْ مَّنْ تَعَقَّى النُّظُرَ وَمَعَنِ الْفِكَرُ فِي الْفَقْهِيَّاتِ وَمِنْهُمْ
مَّنْ سَمِعَ غَايَةَ تَجَمُّدِهِ اِلَى اَنْ صَالَكَ اَهْلِيَّامِنَ الْمَوَهُومَاتِ وَسَاهِيَّامِنَ الْمُظَنُّوْنَ
وَاَعْتَصَمَ عَمَلُ اللّٰهِ فَانْسَلَاكَ فِي زَمْرَةِ اَهْلِ اللّٰهِ فَهَمَّ الَّذِيْنَ نَظَامُ الْعَالَمِ لِيُشْرَ
وَيُزِقَ النَّاسَ وَيَمْطَرُوْنَ بِسَبِّهِمْ وَرَدَّ الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ
وَاَسَ الْعٰلَمِيْنَ الَّذِيْ قَالَ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَا وَقَالَ فَضْلُ الْعَالَمِ عَلَى
الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلَى اَدْنَاكُمْ وَقَالَ فَقِيْهِ وَاحِدٌ اَشَدَّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْاَبَدِ
اَمَّ السَّلَامَ عَلَى اَللّٰهِ وَحَمِيْدِهِ وَتَابِعِيْهِ وَعُلَمَاءُ اُمَّتِهِ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نُوْمِنُ بِالَّذِيْنَ
اِيْلَهُمْ فَكَا سَارِكُهُ كَا رَفِيْعِ سَكِيْنٍ ثُمَّ اُوْلِيْسَ عِنَّا اللّٰهُ عَنِ ابْنِ بَنِيَّابِ حَفِيَّتِ مَوْلَانَا مَوْلَايِ
حَافِظُ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْعَلِيِّ صَاحِبِ قُدْسِ اللّٰهِ مَرْوَسَاكِنِ قَصَبَةِ مَكْرَامِ خِلَاعِ كَلْبُوْطِ مَلِكِ اَوْ وَدَّ
خَيْرُ نَدِيْثَانِ قَوْمِ كِيْ فَتَمْتَمُّنْ مَلْتَمَسٌ هُوَ كَرَامُ فُسُوسِ صَدَاقُ فُسُوسِ بَمَارِ اِسْلَامِ مَلِكِ بَهْدِيْنِ
اَكْرَامِ غَرْبِ وَيَكْسِ هُوَ كَلِيْمُ شِيْرَا زِهِ جَمِيْعِيَّتِ اِسْلَامِيَّانِ بِالْكُلِّ مُنْتَشِرُوْهُ رَاكِبُوْهُ هُوَ كَلِيْمُ اَبْنِ
وَقَوْمِ بَرَجَانِ نَدَاكَرْنِيْ وَاسْمُ اِسْلَامِيَّانِ مَثَلِ بَرْگِ اَشْجَارِ خَزَانِ رَسِيْدِهِ كَسِ بَرْمُودِهِ هُوَ كَلِيْمُ

وَامْتِحَابِيَّتَادِهِ اِسْلَامِ جُوْثَرِيْ وَحُومِ دَحَامَتِ دِلَايَتِ عَرَبِ سِ اسْمَاكِ مِيْنِ اَكْرَمَتِ
مَكُوْمَتِ بَرْتَمَكْنِ هُوَ اَتَمُّ كَاخِ مَرِيَّتِ سِ خَاكِ نَدَلَتِ پَرَاكِ اَوَاحِصُوْكَ اَكْرَامِ اِسْلَامِ كَسِ تَعْدِيْ رَاكِبِيْ

دینِ خلاصہ و دودمانِ اسلام و زبدہٴ خاندانِ ایمان نائبِ جناب ختمِ المسلمین علامہ دینِ ستین
سہامِ مال و حسرت و یاس کے ہدف بن گئے ناکامیوں اور مجبوریوں نے آپس اپنا ہجوم کر لیا۔
عمو گاد لون سے صدق و یقین جاتا رہا جسکی وجہ سے خدا نے برکاتِ اسلام آپسے چھین لیے۔
نور صفا جاتا رہا سچ ہوا اللہ لا یشیز ما بقوم حتی یغیرہ و اما بانفسہ و مگر قربان جائیے
اپنے پیار سے ہادی رسول عربی پر کہ آپکی بدولت خدا نے یہ مقرر فرمایا کہ اس امتِ مروجہ حبیب
ضلالت و شقاوت و وقاحت و غواہیت کا ہجوم ہوتا ہی تو اپنی رحمت کا ملہ سے ایسی نسیمِ امان
جاری فرماتا ہی کہ غمِ کافلتِ آسمانِ اسلام سے نیست و نابود ہو جاتا ہی۔ آخر آپ ہدایت دارِ شاہ
اپنی چمکتی ہوئی شمعوں سے قلوبِ مومنین پر نورِ صداقت کا سکہ بٹھاتا ہی وصالے شانہ
و عذیرہا نہ۔

اس دورِ اخیر میں جو انحطاطِ اسلام نے ترقیان و گنہائیں وہ محتاجِ بیان نہیں عوام و خواص
میں اسلام صرف برائے نام باقی رہ گیا تھا۔ لیکن الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حق جل شانہ نے امتِ حق
کی دستگیری فرمائی اور اپنے ایک برگزیدہ و مقدس بندہ کے دلیں تجدیدِ اسلام کا جوش بیدار کیا
اور اُسکے مبارک دل کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنی قوم کے مردہ و نون میں ایک جیتی تکی
روح پھونکے اور اپنی کوشش کے ہاتھوں سے نصیحت کے پانی کا چھینٹا سوتی ہوئی قوم کے
سند پر مارے کہ وہ لوگ خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر دیکھیں کہ خود انکی کیا حالت ہے ان کو کوئی
منزل درپیش ہے۔

وہ مقدس بزرگوار جناب مولانا ابوالفضل اولانا حضرت شاہ مولوی سیّد محمد علی صاحب
کانبوری ہیں کہ جنکی سی موافقہ سے مجلسِ ندوۃ العلماء کی بنا ہوئی۔ انھیں کے اتفاق پر اسے
ارشاد دے یہ جزوِ مختصر کا نام لطیفِ الاخوان بند کر علماء الزمان بقلب بہ تذکرہ
علمائے حال بتالیف کیا گیا۔

اس کتاب کے لکھنے میں نے خاص اہتمام کیا سیکڑوں خطوط بغرض و ریافتِ حالات
علمائے مختلف بلاد و اصناف میں بھیجے۔ لیکن ہمعصر عزیز بزرگان کی سرفہریوں نے میرے گرم
جذباتِ قلبی کو افسردہ کر دیا اور میرے مقصد میں پوری کامیابی نہونے پائی۔ تاہم چند حضرات
نے بڑی مدد فرمائی اور جس بار کا میں قتل ہونا چاہتا تھا اُسکی تحسین فرما کر کچھ قوت و جرات
دلائی۔ اسماء گرامی اُنکے نقشہٴ ذیل سے واضح ہونگے جزاھم للہ خیر الجزاء

نام اُن حضرات علماء کے جنہوں نے تراجم علماء سے حال کی بابت مسرت ظاہر فرمائی

نمبر	نام	مضمون
۱	جناب مولوی محمد شہابی صاحب	نہایت عمدہ تجویز پر بحکومت سے خیال تھا۔
۲	جناب مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پور غائب	نہایت عمدہ تجویز پر بحکومت سے خیال تھا۔ جناب مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پور غائب صوبہ حیدر آباد دکن۔
۳	جناب مولوی حکیم عمر حسین صاحب آروی ہسپتال مولوی	جس اہم اور ضروری کام کے لیے آپ نے کمر ہمت باندھی صاحب آروی ہسپتال مولوی ضلع اسکول بہاگلپور۔
۴	جناب مولوی سکندر علی خان صاحب قاضی پوری	آپ سے تو بڑے بڑے کام سر انجام پائے ہیں واقعی اگر صاحب قاضی پوری دوسرے اسلامیہ مہینے پر بھی داسٹے علاوہ ثواب اخروی کے یاد گاری بھی ہو سکتی۔ اور دوسری تحریک میں فرماتے ہیں یہ ایسا عمدہ کام آپ کے حیدر میں اور حضرت مجاہد کے حصہ میں آیا جو کمر ہمتوں کے علاوہ حال کھن چاہا اور نوس کا فرمتہ اللہ علیکم وعلیہ۔
۵	جناب مولوی بشیر الدین صاحب	درحقیقت آپ نے نہایت عمدہ کام کا انا دہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھی درس مدرسہ اسلامیہ آپ کو نیک توفیق دے کہ اس کام کو بخوش اسلوبی پورا کر سکیں اللہ تعالیٰ التوفیق۔
۶	جناب مولوی عبدالجبار صاحب	اللہ تعالیٰ اس ارادہ ہمایوں کو بخیریت و عمدگی انجام پوری اور میں رتبہ ملائی پور کو پہنچا دے۔

نمبر	نام	مضمون
۷	جناب قاضی محمد عبد الرحیم صاحب کرنولی ضلع مدراس۔	مولانا۔ خداے تعالیٰ آپکے فیوض کو وہ چند فرمائے آپکے نیک ارادوں اور محاسن اعمال میں خاص اپنی نصرت و معاونت کرے ماشاء اللہ قصد گرامی بہت نیک ہے۔
۸	جناب مولوی حبیب احمد صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی۔	واقعی یہ موجب تعارف و اختلاف علما کا ہیوین بھی اس واسطے میں شریک ہوں۔
۹	جناب مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری۔	آپ نے جس کام کا ارادہ کیا ہے نہایت مبارک ہے خدا کرے آپ کامیاب ہوں۔
۱۰	جناب شیخ احمد علی تربیت یافتہ حضرت مولانا فضل رحمن صاحب مراد آبادی۔	واقعی یہ کام بہت عمدہ ہے اور مفید مگر بہت بڑا کام ہے اللہ بخیر انجام کرے۔
۱۱	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی خاں جناب مولوی محمد حسین صاحب تخلص فقیر	جناب کا یہ خیال واقعی لائق تحسین ہے۔
۱۲	جناب مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس عربی گورنمنٹ اسکول لدھیانہ۔	تراجم علمائے حال کی فی الواقع اشد ضرورت تھی اور یہ عمدہ یادگار باقی رہے گا۔ مگر یہ شرط ہے کہ تراجم اور حالات صحیح ہوں مبالغہ نہ کیا جاوے۔
۱۳	جناب مولوی فقیر اللہ صاحب مدرس مدرسہ نصرۃ الاسلام مسکرینگلور۔	آپ نے جو علما و فضلا کے تراجم جمع کرنے اور کتاب تالیف کرنے کا ارادہ کیا ہے اور طلب تراجم کے واسطے خطوط اکثر مقامات میں روانہ کیے ہیں بیشک ماشاء اللہ بہت اچھی توجہ و تدبیر ہے واسطے حاصل ہونے اتحاد و تودد کے اور بہت ہی مفید ہے واسطے اصلاح ذات البین اور رفع عناد و دفع فساد کے جزا کم اللہ رب العالمین جزا المصلحین الانون

نمبر	نام	مضمون
		فی الدارین -
۱۴	جناب مولوی عصمت اللہ صاحب بختاور گنجی مدرس مدرسہ احمدیہ اکروہ -	آپ نے عالمان کا ترجمہ لکھنے کا قصد فرمایا ہے خدا کرے آپ اپنے ارادہ میں کامیاب ہوں اور آپ کی سعی مشکور ہو۔ اور خدا کرے یہ کام آپ کی ذات سے انجام پاوے۔
۱۵	جناب مولوی عبدالمجید صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول مرزاپور۔	فی الحقیقت اس زمانہ پر آشوب میں ایک ایسی کتاب کی جسکی تحریر کا ذمہ آپ نے لیا ہے بہت ضرورت ہے۔ تمام علماء کو ایک دوسرے کی حالت معلوم ہوگی اور واقفیت یکدیگر سے اتفاق بڑھیکے گا اللہ تعالیٰ اسکا انجام بخیر کرے۔
۱۶	جناب مولوی منظور الحق صاحب رئیس موشلیق آلہ آباد۔	اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس بنیاد پر ادب جس غرض سے آپ نے علماء کے حالات کے دریافت کرنے کا ارادہ کیا ہے وہ مقصد آپ کا بہت ہی ضروری بلکہ نادر و نادر کا رد حسب حال رفتار زمانہ و بہترین اعلیٰ اغراض اور فوائد پر مبنی ہے اللہ جل جلالہ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ میں بسرو چشم اس تجر سے اتفاق اور اسکی دل سے قدر کرتا ہوں اور دست بردار ہوں آمین ختم آمین۔
۱۷	جناب مولوی محمد عبد العالی صاحب آسی مدرسہ اسی شرم الکنوی مستمطیح اصح المطابع واقع محلہ محمود ڈگر لکھنؤ۔	آپ نے جو ایسے زمانہ انحطاط علم و عمل و ترقی ضعف دین و دول و منزل قوت اہل ملل و نخل میں تراجم علماء کے حال و احوال و فضل و کمال کے تدوین کا خیال فرمایا جزاکم اللہ رب العالمین و وقاکم عن الشرور و البلیا کہ علماء و فضلاء کے تاریخی تذکرے سے اسلامی علم و فضل کا قیامت تک چرچا رہے گا اور ہم کے ذریعے سے باہمی اتفاق اور اتحاد بڑھائے گئے لیے ایک دوسرے سے خط و کتابت و ملاقات کرنے کا نہایت عمدہ موقع ملے گا بلکہ من حوالہ المکتوب فی هذا الکتاب : ذکرہ یحیی الی یوم الحساب

نمبر	نام	مضمون
		یعنی از اسٹیشن مسلمی جی شود ذات رابے وصف شہرت کی شود
		جس قدر حالات جس بزرگ کے ملے وہ قلب بند کیے گئے اور حسب خیال خود ان کے مراتب کی نگہداشت کی گئی۔ اور جن کے حالات پر باوجود کوشش اطلاع نہ ہو سکی ان کا صرف نام گرامی مع مقام درج کیا گیا اور ترتیب اس کتاب کی موافق حروف تہجی کے رکھی گئی۔ البتہ ہر کاتب سے پہلے مرشد آفاق حضرت مولانا وسیدنا شاہ فضل رحمن صاحب مراد آبادی مدظلہ کا حال نہایت بالا جمال لکھتا ہوں۔

حضرت مولانا شیخ فضل حزن صاحب مراد آبادی

ابن مولوی اہل اللہ صاحب ولادت باسعادت آپ کی مسئلہ بارہ سو آٹھ ہجری میں ہوئی کہ فضل حزن آپ کے سال ولادت کا تاریخی نام ہے۔ تحصیل علوم مروجہ مولانا محمد آحق صاحب مرحوم و مزار حسن علی محدث لکھنوی و حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے فرمایا۔ اور ارادت باطن و اجازت و خلافت حضرت شاہ محمد آفاق صاحب و حضرت شاہ غلام علی صاحب۔ دہلوی قدس سرہ سے ہے۔ آپ کی توصیف و تعریف کا استقصا غیر ممکن ہے۔ نگاہوں نے تو ایسا پابند سنت نہیں دیکھا۔ بڑے بڑے علماء و کبرا آپ کے بحر فیوض سے سیراب ہو چکے ہیں۔ سب کے نام بتانا میرا کام نہیں ہاں نمونہ کے واسطے سن لیجیے۔ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء مولوی عبدالصمد صاحب مبارکپوری مولوی الطاف حسین صاحب مانگپوری مولوی ذوالفقار احمد صاحب بھوپالی مولوی رحمت علی صاحب ہسوی مولوی حاجی حکیم ظہور الاسلام صاحب فتحپوری مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی صاحب تفسیر حقانی مولوی عبدالکریم صاحب پنجابی مولوی عصمت اللہ صاحب بختاؤر گنئی مولوی حکیم عظمت حسین صاحب مراد آبادی مولوی سید قاسم حسین

بند وقت تالیف اس کتاب کے مولانا مرحوم عالم دنیا میں تھے بعد چند روز رحلت فرما گئے چنانچہ تواریخ نامہ باسم تاریخی آپ کی تواریخ وصال کا مجموعہ مع مختصر حالات مرض و انتقال کے اصح المطابع لکھنؤ میں طبع ہو چکا ہے۔ ۱۲۸۱ھ مراد آبادیہ ایک موضع ہے ضلع آنا و صوبہ اودھ میں اپنے متصل کے ایک موضع گنج سے ملا کر مراد آبادی کہلاتا ہے۔ سندیلہ یا پچھونا۔ اودھ و ہیلکند ریلوے یا بلھور کا پورا چنبرہ ریلوے سے راستہ ۱۲۰ میل حسن گرامی و خوشی۔

صاحب محی الدین نگری مولوی حکیم قادیان صاحب سہرامی مولوی محمد الحق صاحب مرحوم میر گانون
مولوی سید تقیم الدین صاحب عظیم آبادی۔ مولوی سید سرفراز علیہ صاحب پلکنوی سکندر پوری
مولوی لطف الرحمن صاحب عظیم آبادی مولوی شیخ احمد صاحب مکی عرب مولوی عبدالجلیل صاحب
شیخہ بنگلو انپوری۔

حرف الالف

مولوی سید شاہ ابوالحسین صاحب مارہروی۔ آپ مارہرہ ضلع ایٹمین متوطن
ہیں۔ آپ کے حالات پر اطلاع نہیں ہوئی۔
مولوی شاہ ابوالخیر صاحب دہلوی۔ ہندوستان کا پڑانا دارا سلطنت دہلی
جس کی خاک سے ہزار ہا اکابر اٹھے اور پھر سو رہے۔ آپ کا وطن ہے۔ مفصل ترجمہ آپ کا نہیں ملا۔
مولوی سید ابوالقاسم صاحب ہسوی۔ بن مولوی سید عبدالغنی صاحب ہوم
حسینی دہلی ولادت کی مقام قصبہ ہسویہ ضلع فقہورین پانچوین ربیع الاول ۱۲۵۷ء بارہ سو پچھتر
مین ہدی تاریخ نام آپ کا سید ظہیر الدین ہے۔ کتب درسیا ہے چچا حضرت مولانا شاہ سید عبد السلام
صاحب قدس سرہ سے پڑھیں اور اجازت حدیث شریف کی مولانا قاری عبدالرحمن صاحب
پانی پتی سے حاصل کی خاندان مجددیہ مین انکا سلسلہ اعتبار و ارادت حضرت مولانا شاہ عبدال
السلام مرحوم سے ہے اور اجازت ان کے خلیفہ اجل مولوی امین الدین صاحب کیتھوی سے پائی
اور خاندان حضرت شاہ علم اللہ صاحب قدس سرہ سے بریلوی و حضرت سید احمد صاحب
مجاہد فازی سے بریلوی کی اجازت و خلافت اپنے مامون مولوی شاہ فخر الدین صاحب
سے بریلوی و مولوی شاہ ضیاء البنی صاحب سے بریلوی مدظاہ سے پائی ہے رسالہ دیوبند
و نورانیون و برکات احمدیہ وغیرہ آپ کے تصانیف سے ہیں سلسلہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی حاجی ابو محمد ابراہیم صاحب آرومی۔ ابن جناب مولوی حکیم شیخ عبداللہ
صاحب مولد و سکون آپ کا آہ ضلع شاہ آبادی حضرات ذیل آپ کے اساتذہ کرام ہیں لاہور
مولانا حکیم ناصر علیہ صاحب رح آرومی (۲) جناب قاضی مولوی محمد کریم صاحب مرحوم آرومی
جناب مولوی محمد نور الحسن صاحب آرومی مرحوم (۴) جناب مولوی حافظ رضا علیہ صاحب

بنارس (۵) جناب مولوی حکیم بدرالدین صاحب بنارس (۶) جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب بنارس (۷) جناب مولانا محمد لطیف اللہ صاحب مدظلہ علیگڑھی (۸) جناب مولوی محمد یعقوب صاحب دیوبندی (۹) جناب مولانا محمود صاحب مدرس مدرسہ دیوبند (۱۰) جناب مولانا سعادت حسین صاحب مدظلہ بہاری (۱۱) جناب مولوی عبدالجبار صاحب مرحوم ہاجرہ مکہ (۱۲) جناب مولوی محمد صاحب مرحوم انصاری سہانپوری ہاجرہ مکہ (۱۳) شیخ العلماء سید احمد دحلان مکی (۱۴) سید محمد وہاب مکی (۱۵) شیخ حمید مرحوم مفتی حنا بلہ مکہ معظمہ (۱۶) جناب مولانا عبدالغنی صاحب دہلوی مرحوم ہاجرہ مدینہ (۱۷) جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مدظلہ (۱۸) جناب قاضی شیخ محمد صاحب ہاشمی جعفری پچھلی شہری (۱۹) جناب مولانا شیخ حسین صاحب عربی خربزی بھوپالی۔ آپکی تالیفات یہ ہیں۔ سلاۃ الصف۔ سلاۃ النجوم۔ الدر الغرید۔ ملقین التشریف۔ بعلم التصریف۔ ترمذیب التصریف۔ ارشاد الطلاب الی علم الاعراب۔ ارشاد الطلاب الی علم الادب۔ غنچہ مراد۔ خیر الوخلات۔ طریق النجاة فی ترجمۃ الصحاح من مشکوٰۃ (چار جلدیں) تسہیل التعلیم۔ تفسیر خلیل۔ صلوٰۃ النبی۔ فارسی کی پہلی کتاب۔ قول مسور۔ صلاح و تقویٰ لیلۃ القدر۔ یتیمی۔ اتفاق۔ مدرسہ احمدیہ آرہ مین جو ترقیان مین وہ سب آپکی سعی و کوشش کا نتیجہ ہے۔ اللہ بامرک فی عجمہ۔

مولوی ابن حسن صاحب سہسوانی۔ آپ مدظلہ بارہ سو پچاس ہجری مین پیدا ہوئے اور مولوی سید امیر حسن صاحب مرحوم سے علوم متعارفہ حاصل کر کے شغل دہر و تدریس پر کاربست ہوئے مین سہسوان ضلع بدایون آپ کا وطن ہے۔ سئلہ اللہ فقائے مولوی شیخ احمد علی۔ ابن شیخ عثمان ولادت آپکی بمقام مکہ معظمہ ذیقعدہ ۱۲۶۷ھ بارہ سو ستتر ہجری مین ہوئی حدیث وفقہ و نحو پہلے مکہ مکرمہ مین پڑھا پھر تفسیر و حدیث ۱۲۶۷ھ مین ہند مین آکر تحصیل فرمایا اور پچاس استادؤن کی خدمت مین زانوے تلمذ تہ کیا۔ علم حدیث کے اکثر کتب مطولہ و مختصرہ آپکے مطالعہ سے گذرے مین عوفی مشرب خلیق شفیق مین حضرت مولانا فضل رحمن مراد آبادی سے بیعت حاصل کر کے اجازت نامہ عامہ حاصل فرمائی ہے آپکے تصانیف مین سے انتخاض البشر فی الثالث عشر وغیرہ مین فن رجال مین آپکو کامل دخل ہے گویا آپ اپنے زمانہ کے حائز الانساب مین مولف پر نظر توجہ نہایت مبذول فرمایا کرتے مین سئلہ اللہ فقائے مولوی حاجی حافظ احمد حسن صاحب پٹالوی۔ ایک مدت سے مدنیہ فیض عام

ابو نعیم حاکم بن عمار

کا پور میں طلبہ کو درس دیتے ہیں۔ آپ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب منظرہ ہاجر مکہ کے مرید و صحبت یافتہ ہیں۔ بعض تہکرات آپ کے نورعین مولوی حاجی محمد حسن سلمی نے رسالہ شام نامہ امدادیہ میں لکھے ہیں۔ بڑا ضلع گورداسپور ملک پنجاب آپکا وطن ہے فی الحال کا پور میں قیام ہے۔
مولوی سید احمد حسن صاحب۔ مدرس ادل مدرسہ امروہہ ضلع مراد آباد۔ آج کلانا محمد قاسم صاحب مرحوم نانوتوی کے خاص شاگردوں میں ہیں علم معقول میں ید طولی رکھتے ہیں آپ کے تلامذہ میں سے مولوی حکیم منظر الہادی صاحب امروہوی ہیں۔
مولوی احمد حسن صاحب ندیوی دو گچا چھوی۔ آپ کے حالات ذرا بھی نہیں ملے۔

مولوی حافظ احمد حسن صاحب۔ آپ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم دہلوی کے مدرسہ میں تعلیم دیتے ہیں اور قوم کی خدمت اس طرح پر بجالاتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ان جیسا شہر آپکا قیام گاہ ہے۔

مولوی احمد حسن صاحب۔ آپ سیوان ضلع سارن کے رہنے والے ہیں۔ آپ سے زیادہ کچھ حالات آپ کے دریافت نہیں ہوئے۔

مولوی حافظ احمد صاحب نانوتوی۔ ابن جناب مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسکن آپکا نانوتہ ضلع سہارنپور ہے حسن خلق و انکسار و دیگر اخلاق حسنین اپنے والد بزرگوار کے قدم بقدم ہیں۔

مولوی احمد خان صاحب۔ سوائے اسکے کہ آپ نواب صاحب رادمین پور کے خواہر زادہ ہیں اور ترجمہ آپکا دستیاب نہیں ہوا۔

مولوی حافظ حاجی احمد رضا خان صاحب بریلوی۔ ابن جناب مولانا قلی علی خان صاحب مرحوم ولادت آپکی دسویں شوال روز دوشنبہ ۱۲۸۷ھ بارہ سو بہتر چری میں ہوئی مولد مسکن بریلی و دیکنڈہ ہے۔ جب آپکی عمر چار سال کی ہوئی قرآن پاک ختم کیے چہ برس کی عمر میں کچھ عام میلاد شریف پڑھا تکمیل جلد علوم و فنون کی اپنے والد بزرگوار سے کمالیہ میں بحضور جناب حضرت سید شاہ آل رسول صاحب مارہروی حاضر ہو کر مشرف بہ بیعت ہوئے اس سرکار سے اجازت و خلافت جملہ سلاسل عطا ہوئے ۱۲۹۷ھ میں اپنے والد کے ہمراہ عازم حرمین شریفین ہوئے وہاں پہونچ کر حضرت سید احمد دحلان و حضرت عبدالرحمن

سراج و حضرت حسین بن صالح جل اللیل سے اسانیداً جازت و حدیث و فقہ و تفسیر و تفسیر حاصل کی آپ کے تالیفات پچاس سے زیادہ ہو چکے ہیں باریک اللہ فی علمہ و یمورہ۔
 مولوی احمد رضا صاحب سندیلوی۔ آپ سندیلوی ضلع ہر دوی (دودھ کے رئیس ہیں۔ قومی خدمات میں زیادہ تر مصروف رہتے ہیں۔ انجمن سندیلوی کی کارروائی میں آپ کی فصیح و بلیغ تحریر و تقریر اکثر شائع ہوتی ہیں۔ سوال و جواب میں مولف سے یا اجمالاً ملاقات ہوئی نہایت خلیق و متکسر و خندہ روپا یا سلسلہ اللہ تعالیٰ۔
 مولوی شاہ احمد علی صاحب مرزاپوری۔ مرزاپور محکمہ سبزی و شمالی آبکا وطن ہے۔

مولوی احمد علی صاحب۔ ابن مولوی امجد علی صاحب ساکن قصبہ فقیہ پور ضلع بارہ بنگی ولادت آپ کی ماہ ربیع الآخر ۱۲۹۲ء بارہ سو بانوے ہجری میں ہوئی مولوی عابد حسین صاحب فقیہ پوری و مولوی ضامن علی صاحب فقیہ پوری و مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدرس اول مدرسہ جامع العلوم کانپور سے تقریباً مدت پانچ سال میں کتب رسمہ سے فروع حاصل کیا اب مدرسہ جامع العلوم کانپور میں سوم مدرس ہیں سلسلہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ حکیم سید اسد اللہ صاحب۔ ابن جناب سید اللہ بخش شاہ صاحب مرحوم رئیس اوزیندار موضع ٹکمر تعلقہ ٹنڈہ محمد خان ضلع حیدر آباد سندھ۔ ولادت آپ کی ۱۲۸۵ء بارہ سو پچاسی ہجری میں ہوئی مادہ تاریخ ولادت کا مظہر علم و آل پیغمبر و ایام طفولیت میں اپنے ہی وطن کے اہل علم سے کتب رسمہ فارسیہ و علم حساب پڑھ کر تحصیل علم عربی کی شروع کی اور صرف و نحو سے فراغت پائی اسی درمیان میں مولوی حکیم جعفر سید محمد شاہ صاحب سے میزان الطب و قانونیچہ و طب اکبر و سفر جالووب و غیرہ پڑھی۔ ایام صبا میں آپ کو شعر گوئی و استخراج مواد تاریخ میں ملکہ راسخہ ایسا ہو گیا کہ فضلاء ساجین متوجہ ہوتے تھے پھر مدرسہ العلوم حیدر آباد سندھ میں مولوی محمد حسن صاحب مرحوم مدرس سے بقیہ کتب درسیہ تحصیل فرما کر سندھ میں سند فراغ حاصل کی اور اسی سال مدرسہ دیوبند میں حاضر ہو کر مولوی سید احمد صاحب دہلوی مرحوم مدرس اول و مولوی محمود صاحب مرحوم مدرس دوم و مولوی محمود حسن صاحب مدرس سوم سے علم حدیث و علم ادب و علم ہیئت حاصل کیا سندھ میں نعت حفظ قرآن مجید سے مشرف ہوئے۔ آپ کی تصانیف شاہین سے لے کر

علم تجوید و جنبۃ النعیم فی استخراج لغات القرآن الکریم و تحفۃ الخذاق فی ترجمۃ التریاق اور بعض رسائل بزبان سندھ و چند اشعار و مواد تاریخیہ و صناعیہ اہالیہ و غیرہ بین آپ کو اردو و بیعت حضرت شاد عبد الرحمن صاحب نقشبندی مجددی فاروقی قندھاری مگھری سے ہر سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی حافظ قاری اشرف علی صاحب تھانوی۔ ابن شیخ عبدالحق صاحب مرحوم ولادت آپکی شہدہ بارہ سو اسی ہجری میں بمقام تھانہ بمون ضلع مظفرنگر ہوئی کتب ابتدائیہ مولوی فتح محمد صاحب تھانوی سلمہ سے اور کتب فارسیہ مولوی منفع علی صاحب دیوبندی سلمہ سے اور اکثر کتب معقولیہ و بعض منقول مولوی محمود صاحب دیوبندی سلمہ سے اور فقہ و اصول و بعض حدیث مولانا محمود صاحب مرحوم دیوبند سے اور فرائض و ریاضی مولانا سید احمد صاحب مرحوم دہلوی سے اور حدیث و تفسیر مولانا محمد یعقوب صاحب مرحوم نانوتوی سے تحصیل فرمائی اور آٹھ سال میں تحصیل علم سے فراغت پائی۔ جناب حضرت حاجی شاہ امداد صاحب مدظلہ کے مریدین خاص میں ہیں تصانیف رائفہ آپکے یہ ہیں۔ انوار الوجود فی اطوار الشہود۔ التجلی العظیم فی احسن التقویم۔ مثنوی زیر و بم۔ اکسیر فی ترجمۃ التنبیہ بتجوید القرآن۔ التادیب لمن لیس له فی الحلم والادب۔ نصیب۔ تحذیر الاخوان من تزویر الشیطان ہدیۃ المصطفیٰ۔ القول البدیع فی اشتراط المصرتجیع۔ القول الفاصل بین الحق والباطل۔ تنشیط الطبع فی اجراء القراءات السبع۔ مدرسہ جامع العلوم کانیپور میں آپ مدرس اعلیٰ ہیں سیکڑون طلبہ آپکی توجہ سے دستار فضیلت سر پر کھنکھارے المرام ہو گئے اور پورے ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم اشرف علی صاحب سلطانپوری۔ ابن حاجی حکیم عبد الغفور صاحب وطن آپکا قصیدہ سلطانپور ضلع جاندھر ملک پنجاب ہر ولادت آپکی وقت صبح صادق روز یکشنبہ رمضان ۱۲۶۱ھ بارہ سو اڑسٹھ ہجری میں مولیٰ مادہ تاریخ چراغ دین ہر ابتدائی کتب اپنے والد ماجد و حکیم صادق علی صاحب و مولوی رحمۃ اللہ صاحب ملازمان یا سیکڑے پتھر سے پھر مقام دہلی شہاد سے تلمذ اہل تک مولوی عبداللہ صاحب ٹوٹکی سابق مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب و حال پروفیسر عزلی ارنمیل کالج لاہور سے اور حکیم عبد الباقی خان صاحب دہلوی و حکیم محمد جان صاحب سے معقول و طب و غیرہ تحصیل فرماتے رہے بعدہ مولانا احمد علی صاحب دہلی

ہمارے پوری سے صحاح ستہ و موطا سے امام محمد پر مبنی اور اجازت حاصل کی اور خاتمہ فرما کر مولوی حافظ احمد حسن صاحب بٹالوی حال مدرسہ مدرسہ فیض عام کانپور کی خدمت میں بڑھا اور مولانا محمد منظر صاحب مرحوم سے ہدایہ پڑھا۔ مسئلہ تیرہ سو پانچ ہجری میں بمقام گنگوہ ضلع سہارن پور جاکر حضرت مولانا رشید احمد صاحب سے بیعت کی اور اوراد و اشغال تلقین ہوئے آپ کے تصانیف میں سے تنبیہ المغرور قادیانی کے رد میں روشنیہ تحقیق السیادة - اخلاق النبی - نیر اعظم - لکھل قوم باد - شہنوی سرخ عشق - مسدس عبرت انگیز - گلہ ستہ مناجات میں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب بریلوی۔ بریلی روہیلہ کھنڈاچکا و طبرستان
ایک ترجمہ دستیاب نہیں ہوا۔

متولوی اعجاز احمد صاحب سسوانی۔ ولادت آپکی شہرہ بارہ سوارہ۔
 ہجری میں ہوئی ابو الکرام کنیت ہی مولوی محمد بشیر صاحب سسوانی و مولوی محمود عالم صاحب
 سسوانی سے سات سال میں علوم متعارف پڑھے اب تدریس کا شغل ہی۔ آپکا وطن۔ رانہ
 ضلع بدالون جو سلطہ اللہ تعالیٰ۔

مولاوی اعجاز حسین صاحب رامپور می۔ آپ کا وطن مصطفیٰ آباد عرف رامپور
روہیل کھنڈی۔ اور آپ وہاں کے مشاہیر علمائین ہن۔

مولوی اعظم حسین صاحب خیر آباد می۔ ضلع سیتا پور اور دھکانامی قصبہ
خیر آباد کا وطن ہے۔ اکثر کتب معقولہ مولوی عبدالحق صاحب سے پڑھین فی الحال بھوپال
میں مقیم ہیں اور نہایت عابد و یار سا اور علاج بھی کرتے ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی آغا علی صاحب سہسوانی۔ آپ نے ۱۲۹۰ھ یارہ سو نوے ہجری میں پیدا ہوئے سات سال میں مولوی محمود عالم صاحب سے علوم و جوہر پڑھ کر فراغ حاصل کیا اب مدرسہ میں مشغول ہیں۔ سہسوان ضلع بدایون ایک وطن ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم افہام اللہ صاحب کائنات مولوی انعام اللہ صاحب
 این مولانا ولی اللہ صاحب کائنات فرنگی محل ہند کا مشہور دارالعلم آپجاوٹن پیر مولوی عین اللہ
 صاحب سے آپکو فراغ حاصل ہوانی الحال آپ کا تعلق گلبرگہ حیدر آباد دکن میں ہے۔

مولوی سید اکبر حسن صاحب بریلوی نقوی قباوی۔ ولادت ۱۲۸۱ھ بمطابق ۱۸۶۴ء
بارہ سو اٹھتر ہجری میں ہوئی۔ علمائے بریلی روہیلکھنڈ سے دس سال کے عرصہ میں سب علوم

ستارۃ حاصل فرمائے منصب مجسٹریٹ پر سرکار انگلشیہ کی طرف سے ممتاز ترین بہت ذہین تیز
سلیط الطبع خلیق شاعر ہیں گو البارین ملازم ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش صاحب تو سوی۔ ابن خواجہ شاہ گل محمد صاحب
ابن خواجہ شاہ محمد سلیمان صاحب قدس سرہ ولادت آپ کی ماہ ذیحجہ ۱۰۸۷ھ بارہ سو اکا دین
ہجری میں ہوئی۔ آپ باوجود عدم تکمیل علوم ظاہری علم باطن میں تہرہ آفاق ہیں متع اللہ
المسلمین بطول بقائہ۔

مولوی حاجی سید الطاف حسین صاحب مائیکپوری۔ فی الحال پڑانا
نامی قصبہ مائیکپور آبکا وطن ہے۔

مولوی شاہ آل محمد صاحب سہسوانی۔ ولادت آپ کی ۱۰۸۷ھ بارہ سو اسی
ہجری میں ہوئی حکیم عبدالرشید صاحب و سید نذیر احمد شاہ صاحب سے علم حاصل کر کے ارشاد
خلاق میں مشغول ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب پانی پتی۔ آپ کا وطن تو پانی پتی ہے
کرناں ہے مگر فی الحال دہلی کوچہ پنڈت میں مقیم ہیں۔ ہند میں شاید ہی کوئی شخص آپ کو نہ جانتا ہے
حالی تخلص ہے اور قومی تصانیف میں بہت دلچسپی ہے لوگوں نے آپ کو سعدی ہند خطاب
دے رکھا ہے۔ شکوہ ہند۔ سدس حالی۔ مناجات بیوہ۔ حیات سعدی۔ وغیرہ آپ کی
شہرہ تصنیفات سے ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی امام الدین صاحب ٹونکی۔ ولادت آپ کی بمقام پونچھ بہار ملک کشمیر
۱۲۷۷ھ بارہ سو پچیس ہجری کے بعد ہوئی ابتداء مدارس دہلی میں تحصیل علم فرماتے رہے بعد
مولوی مفتی صدر الدین خان صاحب صدر الصدور دہلوی سے کتب درسیہ کی تکمیل فرمائی پھر
ٹونک اگر تفسیر و حدیث و اصول و فقہ و طب مولانا سید محمد حیدر علی صاحب راپوری سے
یڑھی اب آپ ریاست ٹونک میں مفتیان محکمہ شریعت کے افسر ہیں پانچ سو روپیہ نقد سالانہ
اور پانچ سو بیگمہ اراضی مزروعہ جاگیر میں مقرر ہیں باوصف فاضل علم ظاہری کے آپ صوفی اثر
اکابر اصحاب حضرت شاہ ابوسعید صاحب دہلوی قدس سرہ سے ہیں عجز و سکنت مزاج میں
بہت ہیں تو اب محمد علی خان صاحب والی ٹونک نے آپ کی قاضی القضاۃ شمس العلماء کا خطاب
دیایا۔ آپ کے تلامذہ میں سے اکثر علمائے ٹونک تھے اب ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا صرف

مولوی محمد حسن خان صاحب ابن محمد بیان خان صاحب مفتی محکمہ شریعت ٹونک ہیں۔
 ابقاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی امام الدین صاحب پنجابی۔ آپ کا وطن اصلی تو پنجاب ہی لیکن بالفعل
 آپ منصبہ مؤصلع اعظم گڑھ میں مقیم ہیں آپ شاگرد جناب مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری ہیں۔
 مولوی سید امام الدین صاحب۔ بن مولوی سید عبدالفتاح صاحب گلشن آباد
 ولادت آپکی ۱۲۸۷ء بارہ سو چھیاسٹھ ہجری میں ہوئی کتبہ درسیہ فارسیہ اپنے دادا سید
 عبداللہ حسینی سے اور صرف و نحو اپنے والد ماجد سے حدیث و فقہ و تفسیر و ادب و فرائض
 مولوی نظام الدین لاہوری و مولوی فرحت اللہ و مولوی ہدایت اللہ فاروقی سے حاصل
 کیا اور کتب سلوک و تقویٰ مولانا سید عبدالصمد صاحب بخاروی سے پڑھے۔ فی الحال
 مدرسہ عالیہ سرکاری گلشن آباد عرف نارسک میں مدرس فارسی ہیں۔ آپکے تصانیف میں
 سے تاریخ الاولیاء تین جلد۔ تاریخ روم و شام۔ سراج الفقرا۔ رحمۃ اللعالمین۔ تذکرۃ
 الانساب۔ تذکرۃ حیات العلماء۔ وغیرہ ہی سہلہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری۔ ابن جناب مولوی محمد
 فصیح صاحب مرحوم۔ آپ صوفی المشرب اور ہدایت خاں خاں اللہ میں مصروف ہیں سادہ و غلط
 خوش بیان خصوصاً ثنوی شریف خوب بیان فرماتے ہیں۔ ضلع غازی پور مالک مغربی و شمالی
 آجکا وطن ہو۔

مولوی امان اللہ صاحب۔ بالفعل آپکا تعلق کلکتہ بلیا برج لندن میں اسکو
 میں ہی اور وہیں قیام ہے۔

مولوی شاہ امتیاز علی صاحب بدایونی۔ ولادت آپکی بمقام بدایون ۱۲۹۹ء
 بارہ سو نوے ہجری میں ہوئی حیرات الاولیاء تاریخ ہجری مولوی پولس علی صاحب بدایونی
 و مولوی قاضی ابی بکر علی احمد صاحب بدایونی و مولوی حفیظ اللہ خان صاحب وغیرہم سے
 ۱۵ سال میں جملہ علوم حاصل فرمائے فی الحال ارشاد و طریقت میں مشغول ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ
 مولوی امجد علی صاحب کاکوروی۔ آپ بمقام کاکوری ضلع لکھنؤ تقریباً ۱۵
 شوال ۱۲۸۷ء بارہ سو چوالیس ہجری میں پیدا ہوئے جملہ کتب درسیہ و علوم متعارفہ اپنے چچا
 مولوی شاہ تقی علی صاحب سے حاصل کیے اور نظم و شرفارسی میں مولوی ہادی علی صاحب

مرحوم آتشکامکنوی سے مستفید ہوئے بعد تحصیل جملہ علوم رسمہ نوازش نوکری کی ہوئی پانچ سال
۷۷۰ھ عدالت منصفی اور چھبیس سال ڈپٹی کلکٹری و مجسٹریٹ پر ماور پے پائیشن ملتی ہر ہر وقت
مطالعہ کتب پر درود وظائف میں گزارتا رہا سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم امجد علی صاحب ایٹھنوی۔ ابن حکیم خادم علی صاحب مرحوم آپ
بہت نام ایٹھنوی ضلع کلکتہ اٹھارویں صفر ۱۲۸۰ھ بارہ سو چوبیس ہجری میں پیدا ہوئے کتب ابتدا
اپنے والد ماجد سے پڑھے۔ پھر مولوی ابوتراب عبدالعلی مرحوم لکھنوی فرنگی محل المتوفی ۱۲۹۵ھ
و مولوی ابوالحسن عرف سید بچن صاحب مجدد شیعان لکھنوی و مولوی فضل اللہ صاحب
مرہم لکھنوی و مولوی حکیم سید انور علی صاحب مرحوم لکھنوی و مولانا مولوی محمد نعیم صاحب
لکھنوی و مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب لکھنوی مرحوم و مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب
دیہ آبادی مرحوم و حکیم مرزا مظفر حسین خان ندیم صاحب لکھنوی سے جملہ علوم رسمہ و طبیہ حاصل کیے
۱۲۹۵ھ بارہ سو چوبیس ہجری میں مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی سے اجازت فارغ
حاصل کی اور مولانا محمد نعیم صاحب لکھنوی کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ بیعت ہوئے
فی الحال آپ قاضی اکرام احمد صاحب تعلقہ دارسترکھ ضلع بارہ بنگلے کے یہاں مقیم ہیں اور
مطب جاری ہر سبب کثرت اشغال طبیہ صرف ایک رسالہ علم صرف میں بعبارت فارسیہ
اور ایک رسالہ منطق میں بعبارت عربیہ اور ایک رسالہ طریقی استخراج مزاج ادویہ مرکبہ میں
بعبارت عربیہ تالیف کیا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ امداد حسین صاحب بدایونی۔ ابن مولوی منصف امان
حسین صاحب بدایونی ولادت آپ کی ۱۲۸۰ھ بارہ سو ساٹھ ہجری میں ہوئی اپنے والد سے
چودہ سال کے عرصہ میں تحصیل علم کی فی الحال وکالت جی کا شغل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ
حضرت حاجی حافظ شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر۔ ابن حافظ محمد
صاحب وطن قدیم آپ کا تھانہ بھون ضلع مظفرنگر ہے۔ ولادت آپ کی یائیس صفر روزہ دوشنبہ
۱۲۸۰ھ بارہ سو تینتیس ہجری میں بمقام نانوتہ ضلع سہارنپور ہوئی۔ علوم ستار فہ میں بلا واسطہ
احمدی خدا سے دستگاہ کامل عطا فرمائی ہے علم دہی حاصل ہے۔ آپ کو بیعت و اجازت و خلافت
حضرت شاہ نصیر الدین صاحب دہلوی و حضرت شاہ نور محمد صاحب بھنجا لوی سے ہے زمانہ
قدر میں آپ وطن مالوت سے ہجرت فرما کر مکہ منظرہ تشریف لے گئے ہمیشہ مثنوی مولانا سے

روم کا درس دیا کرتے ہیں آپ کے خلفا و مریدین میں سے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی دام فضیہ
 و مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی و مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی و مولوی عبد الرحمن صاحب
 کاندھلوی و حافظ محمد یوسف صاحب تھانوی و مولوی محمد حسن صاحب پانی پتی و مولوی گرامی
 علیہ صاحب انبالوی و مولوی محی الدین خان خاطر بیسوری و مولوی محمد ابراہیم صاحب جڑوی
 و مولوی ضیاء الدین صاحب رامپوری و مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری و مولوی
 محی الدین خان مراد آبادی و مولانا حافظ حاجی محمد حسین صاحب آلہ آبادی و مولوی احمد
 صاحب بٹانوی و مولوی نور محمد صاحب نورنگ آبادی و مولوی محمد شفیع صاحب نورنگ آبادی
 و مولوی عنایت اللہ صاحب مالوی و مولوی صفات احمد صاحب غازی پوری و مولوی محمد
 افضل صاحب ولایتی و مولوی سید فدا حسین صاحب محی الدین نگرہی و مولوی اشرف علی
 صاحب تھانوی و مولوی خلیل الرحمن صاحب رزکوی و مولوی عبدالغنی مرحوم بہاری و
 مولوی حکیم قادر بخش صاحب سسرہی و مولوی رحیم بخش صاحب شیرکوٹی و غیرہ ہمہ بین آپ
 کے تصانیف بیغہ میں سے غذائے روح - وضیاء القلوب - و تحفۃ العشاق - و جہاد اکبر -
 و ارشاد مرشد - و درد نامہ غمناک - و جواب پخت مسئلہ - و گلزار معرفت - و رسالہ وحدت وجود
 مفید خالق ہیں بفضل تذکرہ آپ کا خواہر زادہ فقیہ حاجی مولوی محمد احسن نگرہی سلمہ نے رسالہ
 شہداء امدادیہ میں لکھا ہے - منع اللہ المسلمین بطول بقائہ -
 مولوی سید امیر الدین صاحب آلہ آبادی - ممالک مغربی و شمالی کا مشہور
 شہر آلہ آباد آپ کا مسکن ہے -

مولوی امیر یاز خان صاحب سہارنپوری - ابن حافظ نامہ دار خان صاحب
 ولادت آپ کی بمقام بھوجپور متحمل تھانہ بھون ضلع مظفر نگر سترھویں جمادی الآخرہ ۱۲۸۵ بارہ
 سو ستاون یا اٹھاون ہجری میں ہوئی اساتذہ ذیل سے آپ کو تلمذ ہے - مولوی محمد عظیم گجراتی -
 مولوی شیخ محمد تھانوی - نواب قطب الدین خان دہلوی مولوی سعادت علی صاحب سہارنپوری
 حکیم مشتاق احمد صاحب سہارنپوری مولوی محمد مظہر نانوتوی مولوی محمد قاسم نانوتوی مولوی
 محمد یعقوب نانوتوی ملا محمود دیوبندی مولوی احمد حسن پنجابی مولوی فیض الحسن سہارنپوری
 قاضی محمد اسماعیل صاحب چڑتھالی مولوی احمد علیہ صاحب محدث سہارنپوری - اب آپ کا
 قیام سہارنپور محلہ بازداران میں ہے حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب سے بیعت و اجازت

حاصل ہو تصوف سے آپ کو زیادہ مذاق ہو۔ وقت تعلیم و تلقین و وعظ و تدریس میں گزربوتا
ہو۔ سلوک میں رسائل متعددہ تقریباً چالیس رسالوں کے تصنیف کیے ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ
مولاوی سید امیر حسن صاحب سہسوانی۔ ولادت آپ کی ۱۰۸۸ھ بارہ سو
چوالیس ہجری میں ہوئی مولوی سید امیر حسن صاحب محدث مرحوم مولوی عبدالحسیب
مولوی تراب علی صاحب سے بیٹے سال پڑھ کر فراغ حاصل کیا اب تدریس کا شغل
سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولاوی انوار اللہ صاحب۔ آپ حضور نظام حیدر آباد دکن کے استاد ہیں
اور دہلیں آپ کا قیام ہو زیادہ ترجمہ آپ کا دستیاب نہیں ہوا۔
مولاوی انوار حسین صاحب بدایونی۔ صدر الصدور ولادت آپ کی ۱۰۸۸ھ
بارہ سو ترسٹھ ہجری میں ہوئی بارہ سال کی مدت میں مولوی امانت حسین صاحب بدایونی
سے تحصیل علم کی شاعری عربی میں مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی کے شاگرد ہیں
نہایت متین و منکسر الزاج۔ خلیق۔ حلیم۔ عابد۔ زاہد ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولاوی حکیم اولاد رسول صاحب۔ ابن ناظر شمس الدین صاحب مرحوم
ولادت آپ کی بمقام امویہ ضلع آگرہ آباد ۱۰۸۸ھ بارہ سو آنحضرت ہجری میں ہوئی بدوشور سے
شوق علم ہوا دس سال کی مدت میں مفتی عبدالرب صاحب و مفتی محمد علی صاحب و مولانا
محمد قاسم صاحب نانوتوی و مولانا محمد یعقوب نانوتوی و مولوی سید احمد صاحب مدنی
اول مدرسہ دیوبند سے تمام و کمال علوم مروجہ حاصل کیے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف الباء الموحدة

مولاوی شاہ بدر الدین صاحب پھلواروی۔ آپ کا وطن تحصیل علی گڑھ
ہو۔ آپ کا ترجمہ میر نہیں ہوا۔
مولاوی بشیر احمد صاحب۔ فی الحال مدرسہ فیض عام سہارنپور میں آپ مدرسہ
ہیں اور اس جیلہ سے نفع رسائی خلافت میں مصروف ہیں۔
مولاوی قاضی بشیر الدین صاحب میرٹھی۔ ابن قاضی حافظ محمد علی صاحب

صاحب ولادت آپکی تقریباً ۱۷۷۷ء بارہ سو چھیاسی یا ۱۷۷۸ء بارہ سو ستاسی ہجری میں ہوا
ابتداءً عزیزین شہر میرٹھ کے مشاہیر و مختلف اساتذہ سے علم فارسی کی تکمیل کر کے علوم عربیہ
کا شوق ہوا اسلئے تیرہ سو ہجری میں شہر میرٹھ کے اسلامی مدرسہ میں داخل ہو کر مولوی صاحب
محمد ناظر حسن صاحب دیوبندی و مولوی حافظ عزیز الرحمن صاحب مفتی حال مدرسہ دیوبند
و مولوی حبیب الرحمن صاحب مدرس حال مدرسہ دیوبند سے آٹھ سال کی مدت میں جملہ
علوم معقول و منقول سے فراغت حاصل کی فی الحال مدرسہ اسلامیہ اٹاواہ کے مدرسہ علی
ہین مولف صاحب ترجمہ کاتہ دل سے شکر گزار ہے کہ آپ نے اپنے اساتذہ و اجداد
علمائے تراجم میں مدد کافی دی جزاۃ اللہ خیر الجزاء و سلمہ الی یوم البقاء۔

مولوی بقا حسین خان صاحب فکلی فیروز آبادی۔ ابن مولوی
محمد نجف خان صاحب عوم ولادت آپکی بمقام فیروز آباد ضلع آگرہ بین ۱۷۷۷ء
بارہ سو اسی ہجری میں ہوئی بعد بلوغ سن تیز کے مدت نو سال میں مولوی مظفر علی خان
صاحب ساکن شیرگڑھ ضلع پٹھان و مولوی محب اللہ صاحب مرحوم آٹہ آبادی و مولوی
محمد حسن صاحب محقق امر و ہوی سے تحصیل علوم عربیہ کر کے فراغت حاصل فرمائی ابتداً
تیز سے آپکو شوق تردید مذہب ہندو ہی اسی واسطے ہندو کے علوم میں پوری واقفیت
پیدا کی اور اکثر پندتوں سے مباحثہ کرنے غالب رہے چنانچہ آپ کے غلبہ دلیل سے دوسو
پچاس ہندو و عیسائی مسلمان ہو گئے یہی سورت راندھیر بندر بھڑوچ اکلیر مدراس
اموداج میر شریف رادھن پور پالن پور دانپور چھتاری امر اوتی پھا کو جامنگر جا وراوی
میں گشت کر کے اپنی پند پرانی سے لوگوں کو شیفتہ کر رکھا ہے۔ آپکو علم نجوم میں وہ دستگاہ
کامل حاصل ہے کہ اندازہ بیان سے خارج ہے اور غرض اس علم کے سیکھنے کی صرف یہ ہے کہ
ہندو کا دعویٰ اس علم میں ید طولی رکھنے کا باطل ہو اور واقعی خدا نے آپکی غرض پوری
کردی ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء و یدوکی حقیقت صداقت اسلام نتائج البقر
حل الشکلات۔ تردید تنازع۔ معتبر تقویم بمبئی ۱۲۷۷ھ۔ تقویم اکبری۔ ۱۱۹۵ھ آگرہ غزیری
جنوری ۱۲۷۷ھ کوہ نور آپکی تصانیف سے ہیں نصیر اللہ تعالیٰ علی اعدائہ۔
مولوی پیر محمد صاحب۔ آپ عدالت رادھن پور کے مفتی عدالت ہین اور اس
تقریب سے آپ کا قیام وہاں ہے۔

احرف الثناء المثناة الفوقیہ

مولوی تاج الدین صاحب - آپ جیٹ کورٹ پنجاب کی مختاری کا اعزاز رکھتے ہیں اور انجمن اسلامیہ لاہور کے سرکاری مین - اس حیلہ سے قومی خدمات انجام

دیتے ہیں۔
مولوی جمال حسین صاحب - سند صلح عظیم آباد (پٹنہ) میں آپکا مکان ہے۔
آپکے حالات نہیں مل سکے۔

مولوی تلطعت حسین صاحب صدیقی - ولادت آپکی بمقام محی الدین پور ضلع پٹنہ تقریباً سالہ بارہ سو پونٹھ ہجری میں ہوئی مولوی حافظ عبداللہ صاحب ٹاڈپور و مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی صاحب لکھنوی و مولوی قاضی بٹیر الدین صاحب قنوی و مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی و مولانا شیخ حسین عرب بن حسن الانصاری سے علوم مروجہ حاصل کیے علم فرائض و مناظرہ میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں - قیام آپکا مستقل طور پر دہلی پھانگ جہش خان میں رہتا ہے مسلمہ اللہ تعالیٰ۔

احرف الحبیم

مولوی جسیم الدین صاحب - داغذ انجمن حمایت الاسلام سوگیراکن ہوا رانی ساگر ضلع آگرہ ولادت آپکی تقریباً سالہ بارہ سو اکتھ ہجری میں، مولوی صرف و نحو و فقہ و اصول فقہ و تفسیر و معانی و مقولات مولوی سعادت حسین صاحب بھائن پور کمان ضلع عظیم آباد سے آگرہ میں و علم حدیث و اصول حدیث مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری سے و علم طب حکیم محمد حنیف صاحب آرووی و حکیم عبدالعلی صاحب و حکیم عبدالعزیز صاحب لکھنوی و دریا بادی سے پڑھائی الحال انجمن حمایت الاسلام سوگیراکن میں خدمت و عطر سے تعلق ہے۔ اپنا کام بہت محنت و فصاحت و بلاغت سے سرانجام دیتے ہیں۔

مولوی جمیل احمد صاحب سہسوانی - سہسوان ضلع بدایون آپکا وطن ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ بارہ سو پچھتر بجری میں پیدا ہوئے مولوی محمد بشیر صاحب سے دس سال میں تحصیل علم کی فی الحال بموہا پال میں ملازم ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف احاء المهملة

مولوی حامد علی صاحب۔ آپ مدرسہ محبوبیہ حیدر آباد دکن میں مدرس ہیں اور اس ذریعہ سے آپ نفع رسائی خلق میں مصروف ہیں۔

مولوی حبیب الدین صاحب۔ آپ مدرسہ اسلامیہ ضلع فقہ پور میں تعلق مدرسہ کا رکھتے ہیں اور طلباء کی فیض رسانی میں مشغول ہیں۔

مولوی حبیب احمد صاحب دہلوی۔ بن مولوی حسن علی بن مولوی غلام حسین ابن حافظ محمد اشرف نقشبندی ولادت آپ کی بمقام دہلی سلمہ بارہ سو پچتر بجری میں ہوئی تحصیل علوم و اکتساب فنون مولوی محمد کرامت اللہ خان صاحب رامپوری دہلوی

و مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی و مولوی محمد نور الحسنین ساکن متصل راولپنڈی و مولوی عبدالباری صاحب ولایتی و مولوی سید احمد صاحب دہلوی وغیرہم سے کر کے سلمہ بارہ

سو چھانوے میں فارغ التحصیل ہوئے الحال مدرسہ فقہ پوری دہلی لکین مدرس دوم ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی۔ آپ بھیک پور ضلع خلیگڑہ کے رئیس اور بہت فصیح و بلیغ ہیں شعر گوئی کا شوق ہے۔ اکثر گلدستوں میں آپ کے اشعار شائع ہوئے ہیں۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب دہلوی۔ سلطنت اسلام کی عظمت یاد دلانے والے شے ہوئے شہر دہلی میں آپ کا وطن ہے۔ آپ کا مفصل ترجمہ دستیاب نہیں ہوا۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب مہاجر۔ آپ کا اصلی وطن قصبہ بردولی ضلع بارہ بنکی ہے۔ ایک عرصہ ہوا جب سے آپ ہند سے ہجرت کر کے چلے گئے۔ بر خور دار خا

محمد احسن سلمہ نے حرم نبوی میں آپ سے قدمبوسی حاصل کی ہے انکی زبانی دریافت ہوا

کہ اکثر آپ کا مدینہ طیبہ و نواح مدینہ طیبہ میں قیام رہتا ہے اہل عرب یہاں تک کہ بدوی آپ کے بہت متقدمین شب کو اکثر آپ بمقام احد قبہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ میں رہتے ہیں۔ متوکل محض ہیں۔ اہل دنیا سے نفور مگر طالبین کو درس علوم دینے میں بدل و جان بکھیتی ہیں۔ متع اللہ المسلمین بطول حیات۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب سہارنپوری۔ ابن مولانا حافظ احمد صاحب محدث مرحوم آپ کا قیام سہارنپور میں ہے۔ اور آپ وہاں کے مدرسہ میں اول مدرس ہیں۔

مولوی حبیب اللہ صاحب۔ محلہ صادتپور عظیم آباد میں آپ کا مکان ترجمہ آپکا بیسیر نہیں ہوا۔

مولانا شیخ حسین عرب محدث۔ ابن محسن بن محمد الانصاری الخزرجی ہمدانی الشافعی وطن اصلی آپ کا بلدہ حدیدہ ہے ولادت آپکی وہیں ۱۲ ماہ جمادی الاول ۱۲۵۸ بارہ سو پینتالیس ہجری میں ہوئی بعد وازدہ سالگی قرأت قرآن سے فراغت علی اوچہ تیرھواں سال شروع ہوا اور آپکے والد ماجد کا ارتحال ہوا تو قریہ مرادہ میں بغرض تحصیل علوم تشریف لے گئے اور سید علامہ شیخ حسن بن عبدالباری الابدلی الحسینی سے ساٹھ آٹھ برس تک فقہ و حدیث تحصیل فرمائی اور جملہ مکارم و محاسن سے متخلی ہوئے۔ پھر وطن مالوف واپس آکر چند روز مقیم رہے بعد چندے شہر زبید جا کر سید علامہ سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن کئی بن عمر بن مقبول الابدلی سے اہمات ستہ و غیرہ تحصیل فرمائے اور ہر سال مکہ معظمہ تشریف لے جا کر حج سے مشرف ہوتے اسی حال میں سید علامہ حافظ محمد بن ناصر الحسینی الحجازی سے ملازمت نصیب ہوئی اور اُن سے صحاح ستہ و مسند دارمی و سلسلات علامہ محمد بن احمد المعروف بعقیلۃ المکی پڑھا ان تینوں مشائخ کبار نے آپ کو اجازت کاملہ شاملہ خاصہ عامہ تحریر فرمادی اور نیز آپ نے علامہ قاضی احمد بن محمد بن علی الشوکانی سے بعض اہمات ستہ پڑھے اور انھوں نے بھی آپ کو اجازت تامہ عطا فرمائی۔ چند مدت سے آپ نے اپنے قدوم کمرست لزوم سے بلدہ بھوپال کو منور فرمایا اور سہ اہل و عیال وہیں مسکن گزین ہیں۔ رئیسہ بھوپال آپکی خدمت و عظیم کویاہ و غیرہ جانتی ہیں حق عز اسمہ اس ذات ستودہ صدقات کو ہمارے خط ہندوستان میں ظاہر ہے

رکے۔ ہندوستان سٹا اور خاک میں مل گیا لیکن تب بھی اُسکی مٹی میں پیوستگی و دلگیری اور اُسکے مرجھائے ہوئے باغ میں یہ غضب کا چلبلا پن ہے کہ ایسے اکابر کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔ آپ کے تلامذہ میں سے مولوی سید صدیق حسن خاں صاحب مرحوم نواب بھوپال و مولوی سید ذوالفقار احمد صاحب بھوپالی و مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب اروی و مولوی شمس الحق صاحب ڈیانوی و مولوی تلمطف حسین غظیم آبادی دہلوی و مولوی سید عبدالحی بریلوی وغیرہم ہیں۔ تالیفات نسیفہ میں سے التحفۃ المرصیۃ - البیان الکمل فی تحقیق الشاذ والمعلل - القول الحسن التمن فی نذب المصاحفہ بالید الیمنی وان الذی اظہر باہل الین میرے مطالعہ میں گزری ہیں۔

مولوی حفیظ اللہ صاحب۔ آپ ہندوہ ضلع اعظم گڑھ کے رہنے والے اور مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی فرنگی محل کے شاگرد ہیں۔ بعد وفات مولانا عرصہ تک آپ لکھنؤ میں مقیم رہ کر طلباء کو درس دیتے رہے۔ لیکن حضرت مولانا کے انتقال کے ساتھ ہی فرنگی محل سے طلاب کا دل کچھ ایسا اچاٹ ہو گیا کہ اب لکھنؤ میں شاید تجسس و تلاش سے بھی طالب علموں کا ملنا دشوار ہے۔ اور جب تدریس کا مشغلہ نہ رہا تو آپ بھی لکھنؤ سے تشریف لے گئے۔ فی الحال رام پور میں مدرسہ عالیہ کے پرنسپل ہیں۔

مولوی قاضی القضاۃ حفیظ اللہ خان صاحب رام پوری۔ ولادت آپکی مقام جاورہ متھلا بارہ سوتہتر جبری میں ہوئی مولوی ارشد حسین صاحب مرحوم رامپوری سے تمام و کمال علوم حاصل کیے۔ اب تدریس و افتاء و قضا کا مشغلہ ہے۔ شاہ ذہین و ذی استعداد ہیں حضرت مولانا سید شاہ محمد ولد ارعلیہ صاحب مذاق رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ پہلے ریاست جاورہ کے قاضی و قاضی القضاۃ رہے اب ریاست رامپور کے جج ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حیدر حسین صاحب۔ آپ جو پور کے مایہ فخر و ناز ہیں ترجمہ آپ کا نہیں ملا۔

حرف الخاء المعجمة

حکیم مولوی حافظ خدا یار خان صاحب بریلوی۔ خدا نے ملاوۃ فضل حفظ قرآن و علم کے آپ کو طیب ہونے کا بھی خلعت عطا فرمایا ہے کہ جو بندگان خدا کی معیبت میں آئے ان کے کا بہت عمدہ ذریعہ ہے۔ بریلی روہیلکھنڈ آبپنا وطن ہے۔
 مولوی خلیل احمد صاحب انبٹھوی۔ مدرس دوم مدرسہ دیوبند۔ آبپنا قبیلہ انبٹھ ضلع سہارنپور کے رہنے والے ہیں۔ فن مناظرہ میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں۔ ایک مدت سے بہاولپور کے عربی مدرسہ میں مدرس اعلیٰ رہ چکے ہیں۔
 مولوی خلیل الرحمن صاحب۔ پٹی بھیت دھماک مغربی و شمالی کو آپ کا وطن ہونے کا فخر حاصل ہے۔

مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری۔ ابن جناب مولانا احمد علی صاحب محدث مرحوم۔ سہارن پور کو فخر ہے کہ گو قضا و قدر نے مولانا احمد علی صاحب کو آپ سے ہمیشہ کے لیے چھڑا لیا مگر آپ جیسا خلف رشید انکا قائم مقام ہے سید اللہ تعالیٰ۔
 مولوی حاجی خلیل الرحمن صاحب۔ آپ رڑکی ضلع سہارنپور کے رہنے والے اور حضرت مولانا حاجی شاہ امداد اللہ صاحب کے مرید ہیں۔ رڑکی میں مدرسہ رحمانی آپ ہی کی کوشش سے قائم ہے۔
 مولوی خلیل الرحمن صاحب۔ ساکن موضع بھرتہ ضلع شاہ پور ملک پور آبپنا شیخ سمر۔ جملہ علوم کے ماہر و متاقدین۔ مولانا سید نذیر حسین صاحب پلوی سے اجازت رکھتے ہیں۔

حرف الذال المهملة

مولوی دوست محمد صاحب ولایتی۔ ہند کے مشہور شہر اکبر آباد (آگرہ) کی جامع مسجد میں جو مدرسہ ہے اس میں آپ اول مدرس ہیں اور اس ذریعہ سے نفع رسائی خلق آپ کی ذات سے ہوتی ہے۔

حرف التال المعجمة

مولوی حاجی سید ذوالفقار احمد صاحب بھوپالی۔ ابن سید علی محمد
ولادت آپ کی بانیسویں صفر ۱۲۸۵ بارہ سو باسٹھ ہجری میں ہوئی مولوی عبدالخالق صاحب
پنجابی مولوی سقر الدین صاحب مولوی محمد جان صاحب پنجابی مولوی سید عبداللہ صاحب
مولوی علی عباس صاحب چریا کوٹی مولانا محمد عبدالقیوم صاحب مولانا احمد گل صاحب
نائب مفتی بھوپال مولانا شیخ حسین عرب صاحب مفتی عبدالحق صاحب مولوی عبدالعلی
صاحب رامپوری مولانا محمد صاحب ساز گپوری صاحب شیخ کمال محدث سید محمد بن ناصر حائری
سید محمد منتظر صوفی وغیرہم سے تحصیل علوم مروجہ و اساسیہ فرمائی۔ محاسن الحسنین علیہ السلام
الی سائر الابرار۔ الروض المطور فی تراجم علماء شرح الصدور آپ کے تصانیف مشہور
میں سے ہیں مولف اگرچہ ملاقات جسمانیہ سے ہنوز محروم ہو کر آپ کے مکاتیب راہ انقباس
خاکسار کے نام صادر ہوا کرتے ہیں ابقاہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی۔ آپ علماء قدیم کے یادگار ہیں
علم ادب میں یدِ طولی کہتے ہیں چنانچہ تفسیری اور حماسہ کا ترجمہ اور شرح اردو میں نہایت عمد
لکھی ہو کہ جو بجائے خود ایک استاد کا کام دیتی ہو۔ پہلے آپ سرکاری مدرسوں کے ڈپٹی تھے
اب خانہ نشین علم ادب کی نفع رسانی میں مصروف ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف الراء المهملة

مولوی راجب اللہ صاحب پانی پتی۔ ابن مولوی حب اللہ صاحب حوم
آپ بمقام پانی پت ضلع کرنال سرٹھوین صاحب ۱۲۸۵ بارہ سو آنھتر ہجری میں پیدا ہوئے
ابتداء سے تہذیب سے تحصیل علم کا شوق ہوا مولوی حافظ احمد حسن صاحب مدرس فیض عالم
کانپور مولانا محمد مظہر صاحب مرحوم مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم حضرت مولانا محمد لطف اللہ
صاحب علیگری مدظلہ حضرت مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی سے علوم عربیہ و اسلامیہ حاصل فرمائی
علیگری سے آپ کو سند اجازت عطا فرمائی فی الحال آپ مدرسہ عربیہ پانی پت میں مدرس مقرر ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ

مولوی سید رحمت علی صاحب ہسوی۔ ابن سیدنا دعلی صاحب ولادت
 آپکی بمقام قصبہ یونین ضلع فقیر پور ضلع بارہ سو اٹھ چری میں ہوئی مولانا سید عبدالسلام
 صاحب ہسوی مولانا حاجی شاہ امداد اللہ صاحب ہماجر و مولانا حضرت شاہ فضل رحمن
 صاحب مراد آبادی سے پچیس سال تک علوم ظاہرہ و باطنہ حاصل کرتے رہے اب مقام قصبہ
 ہسوی ضلع فقیر پور میں آپ مقیم ہیں اور بہرہ وقت تصنیف باطن میں سرگرم ہیں مسئلہ اللہ تعالیٰ
 مولوی شیخ رحمت علی صاحب۔ ابن حکیم شیر علی صاحب ولادت آپکی بمقام ہسوی
 بارہ سو اٹھ چری ہسوی میں ہوئی ادا ائل کتب اپنے برادر حقیقی مولوی حکیم امسال
 خان صاحب مرحوم مولف طب احسانی وغیرہ سے بڑھکر مولوی محمد شکو بھلی شہری و مولوی
 ثابت علی بھگوی و مولوی سید حسین علی صاحب فقیر پوری و مولوی عبداللہ زید پوری
 مولوی شاہ سلامت اللہ صاحب بنایونی کانپوری و مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی
 سے جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ حاصل فرمائے اور مولوی حافظ حامی شاہ محمد حسین صاحب کہ آباد
 سے بیعت حاصل کر کے اجازت و خلافت پائی آپکے تالیفات میں سے طریقہ حسنہ و کفارتہ اللہ
 و تحفۃ الفضل فی تراجم الکملہ معروف بہ تذکرہ علماء ہند و انبیۃ الاسلام میرے مطالعہ سے
 گزریے ہیں مسئلہ بارہ سو سرسٹھ ہجری سے بمقام ریاست ریوان ملازم ہیں فی الحال بمبر
 کونسل ریاست ہیں ابقاۃ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی حافظ رحیم بخش صاحب شایر کوٹی۔ ابن محمد محمود
 مسئلہ بارہ سو بہتر ہجری میں پیدا ہوئے اور بوجہ انتقال والد خود بڑے بھائی حافظ فقیر
 صاحب مرحوم سے قرآن شریف اولاً ناظرہ پڑھا بعد حفظ کیا۔ فارسی مولوی ریاض الدین
 مرحوم سیوہاروی سے حاصل کی اور عربی میں اولاً مولوی محمد نور صاحب کی شاگردی کی بعد
 مدرسہ عربیہ دیوبند میں تحصیل کرتے رہے اور مسئلہ ۱۲۹۵ھ میں سند فراغ مدرسہ مذکور سے ملی
 مسئلہ ۱۲۹۸ھ میں حج کو گئے اور حضرت حاجی شاہ امداد اللہ صاحب کے مرید ہوئے اور فتویٰ
 شریف کی قرارت کی فی الحال الوڑہ گورنمنٹ اسکول میں ہیڈ مولوی ہیں۔ نصاب سود مند
 رسالہ عدم جواز فاتحہ خلیف الامام۔ فتاویٰ رحیمہ آپکے تصانیف سے ہیں۔

مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی محدث حنفی۔ گنگوہ ضلع گنگوہ
 + اصل نام تو آپ کا محمد عبدالشکور ہے مگر اس نام سے آپ معروف ہیں ۱۲ منہ۔

کی خاک کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ جیسا سرانہ نماز اُس زمین پر ممکن ہے۔ آپ کے فضل و کمال کا عام طور پر مشہور ہے۔ اکثر علما آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ مولانا حاجی شاہ امداد اللہ صاحب کے مرید ہیں اور حضرت حاجی صاحب کو آپ سے بڑی محبت ہے۔ اچیار و اقبال سنّت نبویہ صلی اللہ علی صاحبہما واجتناب عن البدعہ کا آپ کو بڑا اہتمام ہے۔ گویا آپ سیرت محمدیہ کی تصویر ہیں بہت سی کتابیں آپ کی تصانیف میں سے ہیں جنسے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں ابقاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم رفاقت اللہ صاحب بدایونی۔ ابن منصف مولوی کریم اللہ صاحب ولادت آپ کی ۱۳۵۸ بارہ سو چتر بجری میں ہوئی علمائے فرنگی محل لکھنؤ و قاضی علی احمد صاحب بدایونی سے ۵۵ سال کی مدت میں مرتبہ کمال حاصل کیا جوان صلاح ستودہ مدرس معقولی ہیں۔ بعض کتب منطقہ پر آپ کے حاشی ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی رفیق الحق صاحب۔ آپ کا وطن بھاگلپور ہے۔ آپ کا ترجمہ حاصل کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔

حرف الزاء المعجمة

مولوی زمان خان صاحب۔ آپ جامع مسجد شکوہ آباد ضلع میں پوری کے واعظ ہیں اور لوگوں کو نپند و وعظ فراتے ہیں۔

حرف السین الموحدة

مولوی سجاد حسین صاحب کڑوی۔ آپ کا وطن کڑہ ضلع الہ آباد ہے۔ ترجمہ آپ کا نہ مل سکا۔

مولوی سدید الدین صاحب۔ چونکہ سینٹ جانس کالج آگرہ میں آپ پروفیسر عربی ہیں اسوجہ سے آپ کا قیام آگرہ میں ہے اور تدریس کا مشغلہ ہے۔
مولوی سراج احمد صاحب بھٹلی۔ آپ سنبھل ضلع مراد آباد درجہ یکم

مین مسکن گزین ہیں اور قدیم علما میں سے ہیں ہر فن کی کتابوں کو بے تکلف پڑھاتے چلے جاتے ہیں۔

مولوی حافظ سراج احمد صاحب میرٹھی۔ شہر میرٹھ آپکا وطن ہے ترجمہ آپ کا نہیں ملا۔

مولوی سراج احمد صاحب بدایونی۔ ولادت آپکی ۱۲۸۶ء بارہ سو چہتر ہجری میں ہوئی شاکر دہلوی یونس علی صاحب محدث بدایونی کے ہیں نہایت تہن ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ سید سرفراز علی صاحب۔ ابن سید خیرات علی مرحوم ولادت آپکی بمقام پلکھنہ ضلع علیگڑھ ۱۲۸۶ء بارہ سو چہتر ہجری میں ہوئی مولوی محمد بیگ مرحوم نقشبندی سید اشرف علی مرحوم مولوی سید ابراہیم علی سے فارسی مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی عبدالرحمن خان منصور سید محبتی حسین صاحب شیخ عبداللہ صاحب مدنی۔ شیخ ہدایت اللہ قادری سے علوم مروجہ حاصل کیے خواجہ توکل شاہ صاحب انبالوی دہلوی فضل الرحمن صاحب مراد آبادی سے علم باطن حاصل کیا فی الحال بمقام سکندر پور ضلع میں مین مفید خلائق ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ

مولانا۔ حادث حسین صاحب بہاری۔ ابن رحمت علی ولادت آپ کی ۱۲۸۶ء بارہ سو اٹھاون ہجری میں ہوئی۔ اپنے وطن مالوت موضع کٹھا علاقہ بہار ضلع غنیم آباد سے جو پور لکھنؤ راہ پور وغیرہ بغرض تحصیل علم گئے۔ اکثر کتب مشاغلہ منتفی ہیں یوسف لکھنوی مرحوم سے پڑھے پھر فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ مولانا سید محمد زبیر حسین محدث دہلوی سے تحصیل فرما کر ۱۲۸۶ء بارہ سو بیاسی ہجری میں فراغ حاصل کیا اور چند مدت سہارنپور میں مقیم رہ کر لوگوں کو درس دیا۔ ۱۲۹۶ء میں حج کو تشریف لے گئے ۱۲۹۸ء میں مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری سے سند حدیث حاصل کی۔ آ رہ ضلع شاد آباد میں تیرہ سال تک درس دیتے رہے اب مدرسہ عالیہ کلکتہ میں مدرس ہیں۔ ذہانت و فطانت آپکی ضرب المثل ہے۔ تصانیف میں سے رسالہ ابطال تنازع۔ و حاشی سیر زہد سالہ و دیگر تعلیقات ہیں۔ آپکے تلامذہ اہل علم کی تعداد دوسو سے زیادہ ہے باریک اللہ فی جمیعہ۔

مولوی سعد اللہ صاحب۔ مدرسہ اسحاقیہ بھڑوچا حاطہ بمبئی میں آپ مدرسہ

ہیں۔ اور تدریس کیندست انجام دیتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی سکندر علی خان صاحب و اصل خالصپوری۔ بن محمد عبدالرحیم خاں صاحب قندھاری۔ ولادت آپ کی بمقام لکھنؤ محلہ قندھاری بازار ۱۵ ماہ رجب ۱۲۸۳ ہجری میں ہوئی۔ خالصپور تحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ آپ کا وطن ہے اور متعدد اساتذہ کرام سے شغل مولوی سید احمد یار صاحب خالص پوری و مولوی شاہ محمد واجد علی صاحب کاکڑوی و مولوی شاہ محمد تقی صاحب قلندرو مولوی شاہ محمد عبید اللہ صاحب چشتی بدایونی وغیرہم سے آپ کو علم حاصل ہے اور حضرت شاہ علی اکبر صاحب قلندری سجادہ نشین خانقاہ کاظمیہ کاکڑوی سے بھی آپ نے کچھ کتابیں پڑھیں اور آپ ہی سے طریقت کا خرقہ خلافت پایا اور مولانا شاہ سید عبدالسلام صاحب ہسوی سے بھی آپ کو اجازت و خلافت ملی ہے آپ کو اچکھ جملہ علوم میں مہارت حاصل ہے۔ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں صحیفہ عشق و معیار البلاغۃ۔ و تنقیح المسائل و تحفۃ العلماء وغیرہ کتابیں آپ کی تصانیف سے چھپ چکی ہیں۔ اور شعر گوئی میں دستگاہ ہے۔ فی الحال مدرسہ اسلامیہ میں لین بھی ہیں آپ کا تعلق ہے۔

مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب۔ بن خان محمد ولادت آپ کی بمقام قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ ۱۲۸۵ ہجری میں ہوئی کافیہ و شافیہ تک مولوی حافظ عبدالرحیم صاحب مبارکپوری و دیگر علمائے پڑھا شرح جامی و شرح تہذیب مولوی عبدالرحمن صاحب مبارکپوری سے شرح وقایہ مولوی حسام الدین صاحب مرحوم ساکن موضع اعظم گڑھ سے بقیہ کتب درسیہ مولوی عبدالرحمن صاحب مذکور و مولوی حافظ عبداللہ صاحب فانی پوری و مولوی عبدالحق صاحب ولایتی مدرس مدرسہ فقہیہ دہلی سے پڑھے صحاح و تفسیر جلالین و بیضاوی و غنۃ الفکر مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی سے حاصل کر کے سند و اجازت علم حدیث لی اور مولانا شیخ حسین عربی بھی اجازت عاصمہ حاصل کر کے حکیم عبدالولی بن حکیم عبدالعلی صاحب لکھنؤ سے کتب درسیہ پڑھ کر مطب کیا اور اجازت حدیث مسلسل بالاویۃ و بلوغ المرام مولانا شیخ محمد صاحب بمبلی شہری سے حاصل فرمائی فی الحال مدرسہ احمدیہ آرہ میں مدرس ہیں۔

مولوی سلامت اللہ صاحب۔ بھوپال کے مدارس کے آپ متعلم ہیں۔

مولوی سلامت اللہ صاحب۔ آپ مدرسہ غنی ڈاکخانہ ممسن تلامذہ جوہرین

اجا طبع بکمال میں مدرس ہیں اور تدریس کا مشغلہ ہیں۔

مولوی سلطان احمد صاحب موئی۔ آپ بمقام مصلح اعظم گریہ ۱۲۸۵

بارہ سو پچاسی ہجری میں پیدا ہوئے۔ مولوی امام الدین صاحب پنجابی سیاح مقیم موئی۔

مولوی عبدالعلیم صاحب مدرس مدرسہ چترہ رحمت غازی پور مولوی حافظ عبداللہ صاحب

غازی پوری مدرس اول مدرسہ احمدیہ آ رہ مولانا محمد فاروق صاحب چریا کوٹی مولوی

عبدالحی صاحب سابق مدرس مدرسہ چترہ رحمت غازی پور سے مدت ۱۵ سال میں علم حاصل

کیا اور اکل شش تیرہ سو نو ہجری میں فراغت ہوئی مدرسہ جامع مسجد موئین آپ طلبہ کو

درس دیتے ہیں۔ انصاف و توسط مزاج میں مریکز سر سیمہ اللہ تعالیٰ۔

حکیم مولوی مفتی سلیم اللہ صاحب محافظ دفتر۔ یوں تو قدرتی طور

پر خدا کے علم طب عطا کرتے آپ کو مخلوق کی نفع رسانی کا موقع دیا ہے۔ اسپر بھی آپ انجمن

اسلامیہ قادم العلوم لاہور میں شریک ہیں اور اس انجمن میں جنرل فنانشل سکریٹری ہیں

مولوی سلیم اللہ صاحب محکم گڑھی۔ ۲۸ محرم یوم چار شنبہ ۱۲۸۷ء کی ولادت ہے کتب

جامعی مولوی حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری اور علم تفسیر حدیث مولانا سید زید حسین صاحب پڑھ کر سند حاصل کر

مولوی سید احمد صاحب سہسوانی۔ آپ شش بارہ سو بہتر ہجری میں

پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد مولوی عبدالحسیب صاحب سے پڑھ کر فارغ ہوئے

اب تدریس کا شغل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی سید محمد صاحب سہسوانی۔ ولادت آپ کی ۱۲۶۷ء بارہ سو چھ

ہجری میں ہوئی مولوی عبدالحسیب صاحب سے تحصیل علم کر کے شغل درس تدریس

کا رکھتے ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف الشّین لمجّمة

مولوی شاہ دین صاحب احمد انگری۔ آپ کا وطن گوجرانوالہ ملک

پنجاب ہے۔ ترجمہ آپ کا حاصل نہیں ہو سکا۔

مولوی مفتی شاہ دین صاحب لدھیانوی۔ ابن شیخ محکم الدین صاحب

مہ چند سال تک درالہ پور غریب ہیں آپ درس دیتے رہے۔ اب احمدیوں سے سال سے کچھ مصلحت نشی اور کچھ نہیں مع ہیں ۱۳

مولد آپ کا قصہ یہ یک منغلانی ضلع جالندھراور مسکن لدھیانہ ہے۔ مولانا محمد مغنہ صاحب و مولانا محمد لطف اللہ صاحب علیگری سے علم کی تحصیل ہوئی مدرسہ اسلامیہ لدھیانہ میں درس پڑھا۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ شفقت اللہ صاحب بدایونی۔ بدایون میں آپ کا دو تھانہ ہے ایک حالات زیادہ نہیں مل سکے۔

مولوی الخاج محمد شمس الحق صاحب۔ ابوالطیب ابن شریح امیر علی صاحب ولادت آپ کی بمقام عظیم آباد محلہ رمنہ ۲۷ ذیقعدہ ۱۲۸۷ بارہ سو تتر ہجری میں ہوئی مسکن اور نانہال ڈیاناوان ضلع عظیم آباد پٹنہ ڈاکخانہ کرائی جو ابتدا میں حافظ انور علی صاحب مرحوم راسپوری و مولوی سید راحت حسین صاحب مرحوم تھوہی و مولوی عبدکیم صاحب پنجپوری سے پڑھا پھر ۱۳۱۷ھ میں مولوی لطف العالی بہاری مرحوم و مولوی نواز احمد ڈیاناوی سے پڑھا ۱۳۲۷ھ ہجری میں مولوی فضل اللہ صاحب مرحوم لکھنوی سے تحصیل کیا اور ۱۳۳۷ھ بارہ سو ترانوے ہجری میں مولانا قاضی بشیر الدین صاحب قنوجی سے فائز فراغ پڑھا مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی و قاضی شیخ حسین عرب پٹنی بھوپالی و علامہ احمد بن عیسیٰ النجدی ثم المکی الحنبلی و علامہ احمد بن احمد المنزنی ثم المکی و علامہ قاضی عبدالعزیز بن صالح بن مرشد الحنبلی سن رجال طح و علامہ فقیہ عبدالرحمن بن عبداللہ السراج الحنفی الطائفی و علامہ فقیہ نعمان افندی زادہ حنفی بغدادی و علامہ مفسر فقیہ محمد بن سلیمان حسب اللہ الشافعی المکی و علامہ ابراہیم بن احمد بن سلیمان المغربی ثم المکی کی صحبتوں میں رہ کر فوائد متکاثرہ حاصل کر کے سند و اجازت لی آپ کی تصانیف میں سے۔ غایۃ المقنود شرح سنن ابی داؤد۔ و اعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر۔ و القول الحق۔ و فنیۃ الالعی۔ و التعلیق المنعی علی سنن الدارقطنی۔ و تحقیقات العلی باثبات فرضیۃ الحمد فی القری۔ مؤلف کے مطالعہ میں گزری ہیں۔ حریش میں زیادہ شغف و اجتہاد سے زیادہ مذاق ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔ مؤلف کو اکثر علما کے تراجم میں آپ سے بڑی مدد ملی جزاۃ اللہ خیر الجزاء۔

مولوی حافظ شوکت علی صاحب سندیلوی۔ ابن چودھری سندیلوی مرحوم آپ بمقام سندیلہ ضلع ہردوی ۱۹ محرم ۱۲۸۷ھ و زنجبہ ۱۳۳۷ھ بارہ سو چوبیس ہجری میں

پیدا ہوئے بعد تسمیہ خوانی مولوی سید فقیہ اللہ سندیلوی مرحوم پیر مولوی تبرا علی صاحب کھنڈی
مرحوم سے بڑھ کر مدت تقلید میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ انکی دستار بندی میں ہزار بار و پیر
ہوادور دور سے غانا فعلا بلوائے گئے تھے انکی دعوت میں عالی جو صلیکی سے بہت کچھ اٹھا
گیا ہندوستان میں انکی دستار بندی کی نظیر بہت کم ملیگی اور باوجود تشیخ اعضا و معذوری
قوی افادہ طلبہ میں مستعد ہیں اور خاص ایک مدرسہ اپنے ذاتی مصارف سے قائم
فرمایا ہے۔ تصانیف رائقہ میں تفسیر المستور عن وجہ اسحور۔ وغایتہ الادراک فی مسائل
الساک مولف کی نگاہ سے گزرے ہیں وسعت نظر و دقت فکر پر شاہد ہیں۔ ابقاء
اللہ تعالیٰ۔

مولوی شہاب الدین صاحب نور محلی۔ آپکا ترجمہ میسر نہ آسکا۔
مولوی قاضی شیخ محمد صاحب مچھلی شہری۔ مچھلی شہر جو ضلع جوئیپور
کا مشہور قصبہ ہے اسکو آپ کے وطن ہونے کی عزت حاصل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی سید شیر علی صاحب جوئیپوری۔ سلطنت خاندان شرقی کا
دار الخلافت یعنی پڑانا مشہور شہر جوئیپور آپ کی سکونت سے امتیاز رکھتا ہے۔ ابقاء
اللہ تعالیٰ۔

حرف الصاد المهملة

مولوی حکیم سید صدر الدین صاحب کپڑوی۔ ابن مولانا مولوی
ابوالخیر محمد سعید الدین صاحب مرحوم۔ کڑہ ضلع الہ آباد ایک وطن ہے۔ علاوہ علوم دینیہ کے
خدائے آنیکو طب کا ہنر بھی مرحمت فرمایا ہے کہ جسکی وجہ سے خلق کو منفعت ہوتی ہے۔
مولوی صدیق حسن صاحب۔ ابن مولوی عبدالحمید صاحب ساکن قصبہ
موناٹہ بھجن ضلع عظیم گڑھ آپ صرف الہ بارہ سونوے ہجری میں پیدا ہوئے تاریخی نام
طف علی ہے ابتدائی کتب عربیہ اپنے والد سے بڑھ کر مدرسہ چشمہ رحمت غازیپور میں مولوی
حافظ عبداللہ صاحب سے پڑھتے رہے بعدہ مرزا پور میں مولوی عبدالحامد صاحب
الہ آبادی مرحوم سے تکمیل علوم متعارفہ کی آخر مشائخہ میں یونیورسٹی الہ آباد میں بی۔

اے عربی کے امتحان میں شریک ہو کر کامیاب ہوئے فی الحال تدریس طلباء میں مصروف ہیں
سبحہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی صلاح الدین صاحب۔ آپ مدرسہ محبوبیہ حیدر آباد کن کے
متمین اور آپ کے حسن انتظام سے یہ کام جو بیخ فیوض ہی سرانجام پا رہا ہے۔ سب
اللہ تعالیٰ۔

حرف الضاد المعجمة

مولوی ضامن علی صاحب فچیوری۔ آپ کا وطن فچیور ہی سخت فساد
ہو کہ آپ کا ترجمہ پسر نہیں ہوا۔
مولوی ضمیر الحق صاحب۔ ارہ ضلع شاہ آباد ملک بہار میں آپ کا قیام
ہے۔ ہوک کی مسجد میں تشریف رکھتے ہیں اور نفع رسانی خلق میں مصروف ہیں۔

حرف الظاء المعجمة

مولوی قاضی ظفر الدین احمد صاحب لاہوری۔ ابن حکیم قاضی
غلام الدین صاحب۔ آپ بمقام کوٹ قاضی بروز جمعہ وقت صبح ۷ بجے بارہ سو پچھتر
ہجری میں پیدا ہوئے تاریخی نام ظفر الدین ہے۔ علم حدیث شریف ابتدائے عمر میں مولوی
مفتی غلام الدین محمد صاحب تلمیذ مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی سے پڑھا اور
ابتدائی کتب معقول و ادب مولوی ابو احمد مراد علی صاحب تلمیذ مولوی فضل
صاحب مرحوم خیر آبادی سے پڑھے پھر مولوی محمد عبداللہ صاحب تلمیذ مولوی مفتی اللہ
صاحب مرحوم و مولوی محمد الدین صاحب تلمیذ مولانا لطف اللہ صاحب سے پڑھا۔
افریقین کتب طب و ادب و بعض حدیث و معقول مولانا مولوی فیض الحسن صاحب
سہارنپوری سے تحصیل فرمائی۔ اور فقہ و اصول کے کتب مولوی غلام قادر صاحب تلمیذ
مفتی صدر الدین صاحب سے پڑھے۔ مدت ۲۴ سال میں فراغ حاصل ہوا اب مدرسہ

عالیہ لاہور میں پچھتر و پوہ مشاہیر و ہن اور طلباء کو درس دینے میں فن ادب میں ایسی ہمت رکھتے ہیں کہ شاید اس زمانہ میں کم لوگ ایسے ماہر ہونگے آپکے تصانیف مفیدہ میں سے یہ ہیں۔ سلک جوایہ۔ ملق نفیس۔ نیل الارباب من مصادر العرب۔ نیل المرام من اصول الاحکام۔ باکور شاہیہ شرح الفیہ۔ سبیل النجاة۔ وغیرہ وغیرہ ایک پرچہ نسیم لعلی۔ آپ ہفتہ وار نکالتے ہیں میں تو اسکی تعریف میں کر سکتا ہوں البتہ رائے دیتا ہوں کہ کسی اہل علم کو اس کے مطالعہ سے چشم پوشی نہ کرنا چاہیے لطف یہ ہے کہ یہ مخصوص ڈاک غیر سیالانہ اسکی قیمت ہے۔ جو اسکو مطالعہ کر چکا چھتا چکا۔ ادامہ اللہ۔

مولوی حکیم حاجی سید ظہور الاسلام صاحب فقیہوری۔ ابن شام سید حسن علی صاحب مرحوم آپ قصیدہ دلو مضلع مالے بریلی میں پیدا ہوئے اور مجاہد کتب درسیہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھ سے تحصیل فرما کر فاتحہ فراغ جناب شیخنا و مولانا ابوالحسنات مولوی محمد عبدالحمی صاحب لکھنوی مرحوم سے پڑھا اور سند اطراف صحاح کی حضرت شیخنا و مولانا قاری عبدالرحمن صاحب یانی بتی سے حاصل فرمائی۔ اور مختلف سماع کتب صحاح و اجازت زبانی و بیعت حضرت شیخنا و مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب مراد آبادی سے ہے۔ مسکن آپکا اور آپ کے آبائے کرام کا ضلع فقویہ ہے۔ ایک مدرسہ اسلامیہ آپ نے خاص فقہورین قائم کیا ہے جسکے طلباء اعلیٰ درجہ کی ہمت رکھتے ہیں اور نہایت حسن انتظام سے مدرسہ چل رہی ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی ظہیر احسن صاحب شوق یموی عظیم آبادی۔ مولانا فضل علم کے آپ بہت فصیح شاعر ہیں۔ شوق تخلص رکھتے ہیں ابوالحسنیت ہے اکثر کلام میں آپکے اشعار شائع ہوتے ہیں۔ بالفضل آپنے انا را المسلمین نام ایک کتاب لکھی ارادہ کیا ہے جن مراتب کا اہتمام فرمایا ہے خدا انکو بخیر و خوبی سر انجام کرے۔ آمین۔ سادہ و الجید و سرمہ تحقیق و اصلاح و معارف کاملہ و جبل التین و نعمت عظمتی و تذلیل و آذانہ الافراط و البصاح و نغمہ راز و یادگار و وطن وغیرہ آپکے تصانیف سے ہیں۔

مولوی حافظ حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب سہسوانی بدایونی۔ مولانا آپکی بمقام سہسوان شہید آبادہ سو ستتر ہجری میں ہوں مدت دس سال میں مولوی تاج علی احمد صاحب بدایونی سے علوم متعارفہ حاصل کر کے مرتبہ تکمیل کو پہنچے تصانیف آپکے

بین تحقیق رومی۔ رسالہ عقائد۔ تحفۃ الاخبار۔ دیوان لغت۔ دیوان عاشقانہ۔ مثنوی
 نودہ۔ مضمون کانفرنس۔ تریاق ظہیری۔ مختصر ظہیری۔ منتخب ظہیری۔ شرح ماثبت بانسنتہ حاشیہ
 جامع صغیر۔ بیاض سلسلۃ الزمرہ فی سلاسل السند۔ مقرب الاذکار۔ رسا کمل منظریات
 حالات مولانا قاضی ابی بکر علی احمد بدایونی۔ نامہ ظہیری۔ ترکیب بند ظہیری۔ مسدود
 حاشیہ قانونیہ ظہیری حاشیہ حریری۔ اردو صرف و نحو۔ مخمس نظم مائتہ عامل۔ رسالہ قرأت
 مجموعہ فقہائے مضامین ظہیری۔ ہفت دواوین۔ چار منوی۔ رسالہ نباتات۔ رسالہ
 فلسفہ۔ رسالہ ریاضی۔ رسالہ تحقیقات علوم بحریات ظہیری۔ رسالہ باہ۔ مولد ظہیری
 اسلام کی حالت۔ زمانہ حال کا فوٹو۔ قوم کامرئیہ۔ شرح احیاء المیت بنفعا لال بیت
 ترجمہ تاریخ الخلفاء۔ افلام الاخبار فی ترجمہ کتاب الاخبار۔ قواعد ظہیری۔ اعمال ظہیری
 اذکار ظہیری۔ مقالات ظہیری۔ نفحات منقش۔ مجموعہ کور۔ مجموعہ مناجات اسمائے حسنی
 مدح بزرگان دین۔ شہادت حمزہ و شہید کربلا۔ ترجمہ عقائد نسفی۔ چہستان خیال فی
 سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف العین المهملة

مولوی عابد حسین صاحب فقیہ پوری۔ آپ کا وطن فقیہ پورہ۔ ترجمہ آپ کا
 مولوی حاجی عاشق علی صاحب بدایونی۔ ابن مولوی قاسم علی صاحب
 آپ ۱۲۶۵ بارہ سوار سٹھ پجری میں پیدا ہوئے مولوی لائق علی بدایونی ثم البریلوی
 وغیرہ سے تحصیل علم فرمائی اور علم حدیث عرب میں شیخ الاسلام مولانا سید احمد دحلان سے
 پڑھ کر اجازت حاصل کی۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
 مولوی حافظ عبدالاحد صاحب دہلوی۔ آپ بھی ہمارے پُرانے شہر
 شہر دہلی کے نام روشن کریموالوں میں ہیں۔ ایک مطبع بنام مطبع مجتہبی آپ نے جاری
 فرمایا اس جیلہ سے علوم کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
 مولوی عبدالاحد صاحب کانپوری۔ آپ کا وطن کانپورہ۔ آپ بھی

نہجہ ان حضرات کے ہیں ہنجا ترجمہ حاصل ہونے میں مولف کو کامیابی نہ ہو سکی۔

مولوی حافظ عبدالاول صاحب جونپوری۔ ابن مولوی کرامت علی صاحب مرحوم آپ کے والد ماجد کا نام تو شاید ہی کوئی نہ جانتا ہو۔ آپ ان کے خلیفہ الرشید و جانشین ہیں۔ خدا نفع رسائی مخلوق میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔ اور رسالہ قیام سید شریف۔ و فضائل امام اعظم و تاریخ اسلاف کرام و قصائد عربیہ و رسالہ طریقت علم ادب میں و رسالہ فقرات حمایاری وغیرہ آپ کے تصانیف سے ہیں۔

مولوی حکیم عبدالباری صاحب نگرہ نسوی عظیم آبادی۔ آپ مولوی شمس الحق صاحب ڈیپالوی کے حقیقی بہنوئی ہیں اور علوم طبیبیہ و فلسفہ میں ہمارے کاملہ رکھتے ہیں تلمذ آپ کو مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی سے ہوا اور نیز مولانا بشیر الدین قنوی و مولانا عزیز حسین صاحب دہلوی سے جملہ علوم حاصل فرمائے سلمہ اللہ تعالیٰ مولوی عبدالجبار صاحب امرتسری۔ ابن جناب مولانا شیخ عبداللہ انور رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ولادت آپ کی مثلہ بارہ سو اڑسٹھ ہجری میں بمقام قریہ صاحبزادہ از مضافات غرنی ہوئی علوم دینیہ کو آپ نے اپنے والد بزرگوار سے پڑھا اور تکمیل آپ کی مولانا سید محمد زبیر حسین صاحب دہلوی سے ہوئی۔ باقی اور علوم عربیہ اپنے بھائی مولوی محمد صاحب مرحوم و مولوی سید احمد صاحب مرحوم سے حاصل کیے۔ آپ کو حدیث شریف کے جملہ مالک و ابیہ پر بہت عبور و ملکہ ہے۔ آپ کو علمائے محدثین و مجتہدین و فقہائے مذاہب اربعہ و ائمہ اربعہ امام اعظم و امام مالک و امام شافعی و امام احمد بن حنبل سے نہایت محبت ہے اور سب کو اعظم و مکرم کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور مسائل فروعیہ میں بزمۂ اہل حدیث داخل ہیں مولوی شمس صاحب عظیم آبادی آپ کے حق میں فرماتے ہیں عالم کامل محدث مفسر کامل منکر النفس لہم تو مثلہ العیون ولہ تلامیذ کثیرہ و هو صاحب مناقب جتہ باریک اللہ فی عمدہ انتہی مولوی محمد فقیر اللہ صاحب مدرس مدرسہ فقہ و الاسلام ممسک و مکتوب نے آپ کا ترجمہ حافلہ جو آپ کے مدارج کا ایک نمونہ ہے لکھا ہے بخوف طوالت ذکر سے معذرت فرمائی ادا ما اللہ بقائہ۔

مولوی عبدالجبار صاحب عمر پوری۔ ابن منشی محمد بدیع الدین صاحب تحصیلدار ولادت آپ کی بمقام قصبہ عمر پور متصل بدھانہ ضلع مظفرنگر جہادی آخری

بارہ سو تترہجری میں ہوئی تاریخی نام غلام جبار ہر کتب ابتدائیہ مولوی عبدالعلی صاحب
مرحوم تصور سے امرتسر میں اور پھر مولوی قاری عبدالعلی صاحب نرمل امرتسر مرحوم سے
پڑھے ۱۲۹۳ء بارہ سو چورانوے ہجری میں جبکہ قحط عظیم واقع ہوا آپ سہارنپور آئے اور
مولانا محمد منظر صاحب نانوتوی مرحوم سے شرح وقایہ ہدایہ تو ضیع مسلم الثبوت سبب مطبوعہ
دیوان قلمی تفسیر جلائین قدرے تفسیر ہنیادوی سنن ترمذی والوداؤد پڑھے اور مولوی فضل
صاحب سہارنپوری سے دیوان حمانہ خطبہ قاموس تفسیر ہنیادوی باقی ماندہ تمام مقام دین
مطلوب میرزا ہدیر سالہ میرزا ہد ملا جلال حمد اللہ قاضی مبارک صدر شمس باز فہ تحصیل کیا
۱۲۹۳ء بارہ سو اٹھانوے ہجری میں مولانا سید محمد زید حسین صاحب محدث دہلوی سے
حجین و سنن ابن ماجہ و نسائی و ترجمہ قرآن مجید پڑھ کر ۱۲۹۹ء بارہ سو تترہجری
میں سند حدیث حاصل کر کے وطن مالوت واپس گئے فی الحال جبلپور کے مدرسہ سلیا
کے مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالجلیل صاحب سندیلوی۔ ابن حافظ نوازش علی صاحب
ولادت آپکی ۱۲۹۳ء بارہ سو تترہجری میں ہوئی کتب ابتدائیہ اپنے والد ماجد سے پڑھ کر
مولوی حافظ شوکت علی صاحب و مولوی سید محمد علی صاحب دو کوہی و مولوی محمد کمال
عظیم آبادی سلمہ و مولوی حکیم عبدالحمید صاحب عظیم آبادی و مولوی مقیم الدین صاحب
بنجانی سے تکمیل علوم درسیہ کی فرمائی فی الحال مدرسہ شوکت الاسلام سندیلہ کے مدرس
ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی ابوالجلیل عبدالجلیل صاحب۔ بھگوان پوری۔ بنجانی
گل محمد وطن آپکا موضع بھگوان پور ضلع مظفر پور ہو آپکو حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب
مراد آبادی سے ارادت ہے شرگوئی میں بھی ہمارت ہو شیفہ تخلص ہے۔
مولوی حافظ عبدالجلیل صاحب۔ آپ کا تعلق فی الحال مدرسہ اسلامیہ
سبھ فمپوری دہلی میں ہے اور اس مدرسے کے افسر مدرس ہیں۔ تدریس کا شغل ہے
سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحق صاحب دہلوی۔ ابن محمد میر صاحب ولادت آپکی بمقام
قصبہ کتلہ حوالی تھانیس ۲۲ رجب پوم جمعہ بعد عصر ۱۲۹۳ء بارہ سو تترہجری میں ہوئی۔

کنیت ابو محمد ہے آپ حضرت محمد شاہ تبریزی کی اولاد میں سے ہیں۔ شاہان پیوریہ کے زمانہ میں آپ کے بزرگوار ہند میں تشریف لائے۔ آپ کے دادا عالم شاہ کے زمانہ میں دہلی سے کیتھل میں جا رہے اور آپ کے والد ماجد عہد ہائے جلیلیہ پر مامور رہے۔ آپ نے اکثر کتب درسیہ مولانا محمد لطیف اندہ صاحب علیگر بھی سے اور بعض کتب شاہ عبدالحق صاحب کانپوری و مفتی محمد یوسف صاحب مرحوم لکھنوی سے اور کتب حدیث مولانا سید عالم علیہ صاحب مراد آبادی مرحوم و مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی و مولوی سعادت علیہ صاحب سہارنپوری سے اور کتب طبہ حکیم محمد جان نجم الدولہ دہلوی سے تحصیل فرمائے اور خاندان قادریہ میں مولانا سید عالم علیہ صاحب مراد آبادی سے بیعت کی اور طریقہ نقشبندیہ میں پھر مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی و نیز دیگر کبرا سے متمتع ہوئے آپ کے تصانیف و تصانیف سے نامی شرح حسامی۔ تاریخ نبی اسرار اُردو۔ تاریخ بیت المقدس اُردو۔ تفسیر حقائق عقائد اسلام۔ وغیرہ مفید خلافت ہیں مولف آپ کے فیضانِ محبت سے فائز المرام ہو چکا ہے نیز سند عالم حدیث آپ سے مرحمت فرمائی ہے ادام اللہ بقاءہ۔

مولوی عبدالحق صاحب خیر آبادی۔ ابن جناب مولانا فضل حق صاحب سرور آپ جامع علوم ہیں۔ علم منطق و حکمت میں آپ کی نظر زیادہ غائر ہے۔ تلمذ آپ کو اپنے والد ماجد سے ہے فی الحال ریاست رامپور میں صدر المدرسین ہیں سلمہ اللہ۔ حاشیہ بر فلاح محلی تسبیل الکافیہ۔ شرح ہدایۃ الحکمت۔ جواہر غالیہ۔ حاشیہ بر میرزا ہدایا مور عامہ۔ حاشیہ محمد شہر حاشیہ قاضی مبارک۔ حاشیہ مسلم التبت۔ آپ کے تصانیف مفید ہیں سے ہیں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی مفتی عبدالحق صاحب کابلی۔ فی الحال آپ کا قیام بھوپال میں ہے اور آپ رئیسہ کیطرت سے وہاں کے مفتی ہیں جرنیات فقہ اور معقولات میں آپ کو بھر صاحب تصانیف ہیں آجکل تو فیج تلویج کا تحشیہ فرما رہے ہیں اور نہایت مشواغ اور مناسک الزاج ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

سیح الدلائل مولوی حاجی عبدالحق صاحب اکہ آبادی مہاجر۔ ابن شیخ مولوی شاہ محمد بن یار محمد مرحوم۔ آپ کا اصل وطن اکہ آبادی ہے۔ مولانا نواب قطب الدین صاحب دہلوی سے آپ کو تلمذ ہے عرصہ ہوا کہ مکہ معظمہ کو ہجرت فرمائی۔ نور چشم حاجی محمد حسن سلطان

نے آپ سے اکثر اجازتیں حاصل کی ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ باب ابراہیم کی جانب بخاری محلہ میں ایک رہاظ میں قیام ہے۔ متوکل محض ہیں۔ تقویٰ کا بڑا اہتمام ہے۔ مکہ معظمہ میں شیخ الدلائل ہیں مولانا علی حریری مدنی سے دلائل الخیرات کی اجازت ہے۔ علاوہ اسکے حزب لہجہ و حزب الاعظم و حصن حصین و قرآن مجید و غیرہ کی سند بھی آپ سے لوگوں کو حاصل ہوئی ہے۔ اہل عرب آپ کی بڑی تعظیم کرتے ہیں۔ اکثر فیض رسانی ظاہر و باطن میں مصروف رہتے ہیں۔ ایک رسالہ احکام حج بدل میں بزبان اردو تصنیف فرمایا ہے جس کا نام نہایت الاہل فی بیان مسائل الحج ابدال ہے مؤلف نے اُسکو مطالعہ کیا ہے نہایت تحقیق و تدقیق سے تصنیف فرمایا ہے اور درمختار یہ حاشیہ لکھا ہے اسکے سوا اور بھی تصانیف ہیں ابقاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحق صاحب سہارنپوری۔ آپ کا وطن سہارنپور ہے لیکن چونکہ آپ مدرسہ اسلامیہ میرٹھ میں مدرس ہیں اور شغل تدریس کا ہے اس وجہ سے قیام میرٹھ میں ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحکیم صاحب کرانوی۔ آپ قصبہ کرانہ ضلع مظفرنگر کے رہنے والے ہیں۔ فی الحال مدرسہ فتحپور میں خدمت مدرسہ شعل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحکیم صاحب صادقپوری۔ آپ کا ترجمہ بنین مل سکا۔
مولوی عبدالحکیم صاحب دیوبند ٹی۔ قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور کا وطن ہے۔
مولوی عبدالحکیم صاحب نگرانی۔ ولادت آئمی بمقام نگرام ضلع گھنور ضلع بارہ سوستان پوری ہیں ہونی حضرت والد ماجد قدس سرہ سے تحصیل علوم فرا کر تدریس میں مشغول ہوئے نہایت تیز طبع و زکی ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم حافظ عبدالحکیم صاحب۔ آپ کو نفع رسانی قوم کا بڑا خیال ہے چنانچہ بالفعل جو مدرسہ خفیہ آ رہ ضلع شاہ آباد میں ہے اُسکا اہتمام آپ ہی کے ذمہ ہے اور آپ سرگرمی سے اُس میں کام کرتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحمید صاحب لکھنوی۔ ابن ابوالحمیا مولوی محمد عبدالحکیم صاحب مرحوم لکھنؤ فرنگی محل آپ کا وطن ہے۔ ابوالحاجد کنیت ہے۔ ہدیہ حمیدیہ۔ و سرغم۔ و درویشیہ وغیرہ آپ کے تصانیف سے ہیں۔ تدریس کا شوق ہے فی الحال کیننگ کالج لکھنؤ میں تعلق ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم عبدالحمید صاحب عظیم آبادی۔ آپ علمائے کبار میں سے ہیں
علم ادب و لغت و فلسفہ و ریاضی و طب و منطق و ہیئت و ہندسہ میں بی نظیر ہیں تلمذ آپ کے
مولوی واجد علی صاحب لکھنوی سے ہے۔
مولوی عبدالحمید صاحب جوپوری۔ آپکا وطن شہر جوپور ہے۔ آپکا تجربہ
سیڑھیں ہوا۔

مولوی عبدالحمید صاحب۔ آپ قصبہ مؤصلع اعظم گڑھ کے رہنے والے
ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحمید صاحب پانی پتی۔ جامع مسجد آگرہ میں آپ و اعظم ہیں
سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبدالحمید صاحب آلہ آبادی۔ آپ کا وطن آلہ آباد
ماک سفزی و شمالی ہے۔ حافظ قرآن ہیں۔ اور بیہودی خلق میں سامعی۔ سلمہ
اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحمید صاحب۔ آپ کا قیام مہنی میں ہے۔ اور آپ جامع مسجد مہنی
کے خطیب ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحمید خان صاحب رامپوری۔ ابن ملا محمد غفران۔ آپ
نے اکتساب علوم رسمہ اپنے برادر ملا محمد عمران صاحب و مولانا ارشاد حسین صاحب سے
کیا ہے رامپور (ردھیکھنڈ) آپکا وطن ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحی صاحب کلکتوی۔ ملک بنگال میں آپ کی ذات غنیہ
ہے۔ کلکتہ جو ہندوستان کا دارالسلطنت ہے اس کو آپ کے وطن ہونے کا فخر
حاصل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی سید عبدالحی صاحب رائے بریلوی۔ ابن مولوی سید فخر الدین
صاحب ولادت آپ کی ۱۸۔ رمضان المبارک ۱۲۸۵ بارہ سو چھیالیس جری میں ہوئی
کتب اپنے وطن سے بڑھکر آلہ آباد کانپور فتح پور جاکر مختصرات تمام کیے پھر مولوی
صاحب مرحوم لکھنوی و مفتی عبدالحق صاحب کابلی بھوپالی سے علم منطق پڑھا اور فقہ
و فرائض مولوی محمد نعیم صاحب لکھنوی سے اور چند رسائل ریاضی کے مولوی سید امجد

مرحوم دہلوی اور ادب و فہم شیخ محمد بن شیخ حسین عرب اور حدیث و تفسیر مولانا شیخ حسین عرب سے پڑھی اور مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی سے سلسل بالا ولیہ و سلسل بالچہ سنی اور بخاری شریف کے درس میں شریک ہوئے اور مولانا نے آپ کو اجازت بھی دی۔ اور حضرت مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی کو ادائے سنائے۔ انھوں نے بھی اجازت عطا فرمائی اور مولانا سید زبیر حسین صاحب دہلوی و مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی و مولانا محمد نعیم صاحب لکھنوی سے بھی اجازت حاصل ہے۔ اور سلسلہ طریقت کی اجازت اپنے والد و نیز شاہ سید ضیاء الدینی صاحب سے ہے مسکن آپ کا تکیہ حضرت شاہ عظیم الشان صاحب متصل شہر رائے بریلی ہے فی الحال مددگار ناظم ندوۃ العلماء کانپور میں ہیں۔ سلسلہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالخالق صاحب پوہندی۔ آپ کو درس دینے کا اتفاق بنین ہوا لیکن آپ نہایت پر جوش و ہوا اثر و اعظم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالخالق صاحب لکھنوی۔ ابن ابوالحمیاء محمد عبدالحمیم صاحب لکھنوی مرحوم ابوالسعید آپ کی کنیت ہے۔ خانہ نشین ہیں۔ لکھنؤ فرنگی محل آپ کا مسکن ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالرؤف صاحب۔ ابن شیخ محمد یحییٰ صاحب رئیس مؤئمہ ضمیمہ آباد آپ سلسلہ بارہ سو تراسی ہجری میں پیدا ہوئے اور چلہ کتب رسمہ آٹھ سال میں مولوی عبدالقدوس صاحب ساکن مؤ و مولوی حاجی محمد اسحق صاحب مرحوم تیرگانوین سے پڑھے۔ فروعات میں آپ کو اتباع زمرۃ الحدیث کی عمری ہے آپ کے تصانیف میں سے کتاب الفضل۔ تعلیم الاخلاق۔ کتاب التعلیم والتربیت۔ پر سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولانا قاری حاجی عبدالرحمن صاحب یانی پتی۔ ابن مولانا محمد صاحب مرحوم ابوبی انصاری مولد و مسکن آپ کا قبیلہ یانی پت منسلک کرتال ہے سنہ ولادت آپ کا تحقیقی معلوم نہیں ہو سکا مگر غالباً ربع اول مائتہ ثالث عشر کی پیدائش ہے۔ آپ نے کلام پاک و فن تجوید اپنے والد ماجد سے حاصل فرمایا پھر سند سیدہ و شاطبی و مشکوٰۃ و علم قرآن و فطریہ محمدیہ مولوی امام الدین صاحب امر دہوی سے حاصل کیا صرف و نحو پہلے اپنے پدر بعد تالیف رسالہ ہذا ۱۲۱۱ شمیر ۱۲۹۹ھ کو اپنے رحلت فرمائی انشاء اللہ رب العزت ۱۲۱۱ و حشری نگرانی۔

بلوغ المرام داربعین سنداً و قنناً مولوی شیخ محمد صاحب پھلی شہری سے پڑھ کر سند حاصل کی آپ کی تصانیف میں سے رسالہ ترجمان پر بالفصل مدرسہ احمدیہ میں مدرس دوم ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب۔ ابن شیخ فتح الدین صاحب آپ بڑا فرد مولوی فقیر اللہ صاحب مدرس نصرۃ الاسلام مسکونہ بنگلور کے ہیں مولوی حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی و مولوی عبداللہ صاحب معروف بہ غلام نبی چکڑالہ والے مولوی نظام الدین صاحب بنگلور والے مولوی محمد اسحق صاحب رابہوری سے چھ کتب عقیدہ و تقلید و حدیث و غیرہ حاصل کر کے فارغ ہوئے سلمہ اللہ تعالیٰ مولوی عبدالرحیم صاحب۔ آپ کا وطن راستہ پور ضلع سہارنپور ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی قاضی عبدالرحیم صاحب کرنولی۔ ابن قاضی عبدالقادر صاحب عرف قادر میان آپ بمقام کرنول ضلع مدراس تقریباً سولہ بارہ سو تہتر ہجری میں پیدا ہوئے مولوی عبدالکریم صاحب کرنولی۔ و مولوی قادر بادشاہ صاحب مدراسی و مولوی بدیع الزمان صاحب لکھنوی ثم الحیدر آبادی و مولوی مودودی صاحب مرحوم مدرسہ نزل حیدر آباد و مولوی سید عباس صاحب ولایتی سے مختلف فنون کی کتابیں لکھ کر مذہب آپ کا شافعی ہو مگر اہل حدیث سے زیادہ الفت ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبدالرحیم صاحب مبارکیواری۔ آپ قصبہ مبارکیواری ضلع اظہر میں رہتے ہیں خدا نفع رسائی غلاتق میں کامیاب کرے آمین۔ مولوی حکیم عبدالرزاق صاحب جو ناگرہ می۔ حقتعالیٰ نے آپ کو علم طلب جو نفع رسائی خلق کا بڑا ذریعہ ہے مرحمت فرمایا ہے۔ اور جو ناگرہ کی اسلامی ریاست ایک وطن ہے۔ خدا کرے آپ ہمدردی قوم میں کامیاب ہوں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالرزاق صاحب سکندر آبادی۔ ضلع بلند شہر کا مشہور قصبہ سکندر آباد آپ کے وطن ہونیکا فخر رکھتا ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔ مولوی حکیم عبدالرشید صاحب سہسوائی۔ آپ بلاشبہ بارہ سو تہتر

ہجری مین پیدا ہوئے۔ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی سے اکتساب علوم کر کے مطب مین مشغول مین سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالسیحان صاحب عظیم آبادی۔ آپ کا وطن عظیم آباد پٹنہ واقع صوبہ بہار ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی قاری حافظ عبدالسلام صاحب پانی پتی۔ ابن حضرت مولانا قاری عبدالرحمن صاحب۔ آپ بھی قاری الہ۔ اپنے والد ماجد کے قدم بقدم ہیں۔ پانی پت ضلع کرنال مین قیام ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبدالسلام صاحب۔ آپ کو تدریس کا بہت شوق ہے پہلے انجمن ہائی اسکول چلپور کے ہیڈ ماسٹر تھے اور اب مدرسہ انجمن اسلامیہ امرتسر کے ہیڈ ماسٹر ہیں اس سبب سے قیام امرتسر مین ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی سید عبدالسلام صاحب دہلوی۔ آپ مشہور شہر دہلی کے رہنے والے ہیں۔ افسوس کہ ترجمہ آپ کا نہ ملا۔

مولوی عبدالسمیع صاحب بیدل۔ فی الحال آپ کا قیام کیمپ میرٹھ بازار لال پور مین ہے شیخ آئی بخش صاحب کے مدرسہ مین آپ درس دیتے ہیں بیدل نکلیں کرتے ہیں انھوں نے ساطعہ وغیرہ آپ کے تعانیف سے ہے۔

مولوی نواب عبدالشکور خان صاحب بھیک پوری۔ آپ بھیک پور ضلع علیگڑھ کے نامی گرامی رئیس ہونے کے علاوہ دولت علم آفے بھی سرفراز ہیں۔ رفاد قوم کا بڑا خیال ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبدالصمد صاحب سہسوانی۔ آپ مشہور قصبہ سہسوان ضلع بدایون کے رہنے والے ہیں۔ بالفعل آپ کے قیام کا فخر پہنچو نہ ضلع آمادہ کو حاصل ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالصمد صاحب شمس لضحیٰ۔ آپ آ رہ ضلع شاہ آباد صوبہ بہار کے رئیس ہیں اور سرکار ناگاشیہ کی طرف سے خدمت آنریری مجسٹریٹ آ رہ تفویض ہے خدا انھیں رسائی خلق مین کامیاب فرمائے۔ آمین۔

مولوی عبدالصمد صاحب دانا پوری۔ آپ شہر دانا پور ضلع پٹنہ کے رہنے والے ہیں۔

بعد وصال والد ماجد صاحب سجادہ نبوی ہیں ۱۲ دینی مگرزی۔

والے۔ نہایت ذہین و طباع ہیں۔ زمرہ اہل حدیث میں داخل ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
 مولوی عبدالغفر صاحب۔ ابن مولوی غلام می الدین صاحب مرحوم بگوی بانی
 آپ جامع مسجد بھیرا ضلع لاہور ملک پنجاب کے امام ہیں۔ اور خلق کو ہدایت فرماتے ہیں
 سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالغفر صاحب لکھنوی۔ آپ شہر لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔
 تدریس کا مشغلہ پسند ہے۔ فی الحال مدرسہ چشمہ رحمت غازی پور کے مدرس ہیں اسوجہ
 سے غازی پور میں قیام ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالغفر صاحب۔ فی الحال آپ مدرسہ دانا پور میں مدرس ہیں
 تدریس کا مشغلہ ہے۔ خدا اطلاب کو آپ سے فیضیاب رکھے۔ آمین۔

مولوی عبدالغفر صاحب لدھیانوی۔ ابن مولوی عبدالقادر صاحب
 مرحوم مولد و سکن آبکا ضلع لدھیانہ ہر اپنے والد ماجد صاحب سے کتب رسمہ تحصیل کیے
 طبیعت تصوف کی طرف مائل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالغفر صاحب۔ آپ کا وطن بھیرا ضلع اعظم گڑھ ہے۔ سلمہ
 اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم عبدالغفر صاحب۔ علاوہ علم طب کے آپ کو حق تعالیٰ نے ریاض
 جابرنگر ملک میسور کا مفتی ہونیکا خلعت مرحمت فرمایا ہے اور یہ دونوں ذریعہ نفع رسائی میں
 کتب کے ہاتھ میں دیے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبدالغفر صاحب لکھنوی۔ ابن غلام احمد مرحوم ولادت
 اکہا مقام فرخ آباد مشنگہ بارہ سو چالیس ہجری میں ہوئی صرف و نحو و مشکوٰۃ شریف کا ایک
 حصہ مولوی ہدایت اللہ صاحب صفی پوری سے اور مولانا عبدالحق صاحب مرحوم بنو تنوی سے
 بلوغ المرام اور مولانا حسین احمد صاحب مرحوم محدث تلخ آبادی سے قدرے صحیح بخاری اور

مولوی سراج الدین صاحب سے نصف سنن ابی داؤد پڑھا علم منطق میں صرف قال قول
 تک پڑھا تھا کہ یکایک اس علم سے نفرت ہو گیا اور تفسیر و حدیث و فقہ کی طرف رجحان ہوا آپ کو
 مولانا عبدالحق صاحب بنو تنوی اور سید احمد بن سید زین دحلان سے احازت کتب حدیث کی
 یہ تصانیف آپ کے قریب پچاس رسالوں کے ہیں عرصہ سے آبکا قیام لکھنؤ میں ہوا اور میں

برس۔ سرکار نظام حیدر آاد کے میان سے خواہ مقرر ہوا اسی سے بسراوقات ہوتی ہیں۔
 مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب وریا پادی۔ ابن مولانا حکیم نور کریم صاحب نوم
 آپ بمقام کتب خانہ دیوبند لاہور ہوا سو کتب پوری میں پیدا ہوئے آپ نے مولانا محمد نعیم صاحب
 لکھنوی اور اپنے والد ماجد سے اور مولانا عبدالحکیم صاحب مرحوم لکھنوی و مولوی فضل شاد مرحوم
 لکھنوی و مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم و مولوی مظہر علی صاحب مرحوم رامپوری و حکیم حاجی محمد
 ابراہیم صاحب مرحوم لکھنوی و حکیم حاجی محمد یعقوب صاحب مرحوم لکھنوی و حکیم مرزا مظہر حسین
 خان صاحب لکھنوی سے جملہ علوم معقول و مشغول و طب و فیرہ حاصل فرمائے آپ کے تلامذہ مولانا
 بن محمد انیسے مولوی حکیم امجد علی صاحب لکھنوی و مولوی محمد عثمان صاحب چتر دیوبند
 عبدالحمید صاحب فرنگی محل و مولوی عبدالغفار صاحب ساکن موضع اعظم گڑھ و مولوی
 جیس الدین صاحب نیگری و مولوی عبدالمجید صاحب سونی بہن فی الحال آپ مدرس اعلیٰ عربی
 کینٹنگ کالج لکھنؤ کے ہیں۔ وطن خاص آپ کا مقام دریا باد ضلع بارہ بنکی میں ہے بتائیں صاحب
 میں سرگروہ اطباء وقت ہیں۔ سلمۃ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالعلی صاحب آسی مدرسی ثم اللکھنوی۔ بن مولوی محمد مصطفیٰ
 صاحب سقراط الراس آپ کا شہر چور تخت مالک مدراس ہے گویا بیشن کہیں برس کا زمانہ منقض
 ہوا کہ بعد غدیر کے آپ لکھنؤ آئے اور یہیں متاہل ہوئے اور اکثر کتب درسیہ مولوی الہی بخش صاحب
 فیض آبادی بخشی محمد اللہ سے اور بعض مولوی ابوالحسنات محمد عبدالہی صاحب لکھنوی سے پڑھیں
 اور اکثر فضل آپ کا کتب مطبع نظامی و مصطفائی کی تصحیح و تمشیہ و تقریظ و تاریخ گوئی سے متعلق رہا
 اور اس وقت بھی آپ اپنے مطبع اصح المطابع واقعہ محمد ذکر لکھنؤ کے کتب مطبوعہ کی تصحیح و تمشیہ کا
 اہتمام بطبع فرماتے ہیں عربی فارسی اردو کی نظم و نثر لکھنے میں آپ کو ید طولی حاصل ہے پچھلے اٹھ سال
 فروغ کتب آپ آسی ہر ایک بلایت و فصاحت کی خدا داد استعداد پر آپ کے حواشی و تقارظ و توائف
 جو کتب مطبوعہ میں مندرج ہیں خود گویا ہی دیتے ہیں انظار کی کچھ حاجت نہیں کہ میں قبیل الفضل
 و اشخاص و اعلام معلومات ہر سالہ الفضائل و آداب و درود و سلام اور التبصرۃ النظامیہ فی الرد
 التامیہ اور تکملہ واجب الحفظ اور حل تصاریف مشککہ اور میزان اللسان اور تنبیہ الیہ و بہن
 دہون و بحواب فوس اور الباقیات الصالحات فی مرتبہ ابی الحسنات اور تبصرۃ الحکمت فی حفظ
 اور ثنوی نشر غم و فیرہ آپ کے تصانیف سے ہیں نہایت متواضع اور منکسر المزاج اور خیر خواہ قوم

صاحب آپ نے درجہ اولیٰ الشریعہ لکھنؤ ہجری کو اس دار دنیا سے رحلت فرمائی و قاضی مگرانی

ہیں آجکل عربی زبان حاصل کرنے کی تعلیم میں ابتدائی کتابوں کا کورس بطرز جدید و مفید تیار کر رہے ہیں اور محیط طرح فارسی زبان کے سن تعلیم کا بھی خیال ہے کہ تھوڑی مشقت میں سر زبان کی ضروری نوشت خواند پر قدرت حاصل ہو جائے اور اس میں زیادہ حصہ عمر عزیز کا صرف ہو جائے حق تھائے اس مقصد میں انکو کامیاب کرے آمین۔

مولوی عبدالعلی صاحب اسلام آباد می۔ ابن منت علی علیہ السلام بارہ سو بائیس چری میں پیدا ہوئے۔ کتب درسیہ مدرسہ سرکار انگریزی کلکتہ میں آپ نے تحصیل کیا اب مدرسہ گلشن میں مدرس ہیں صحیفۃ الاعمال و مرآۃ الاحوال آپ کی تصانیف سے ہیں۔ اسلام آباد نام جاگام کا ہے کہ ملک بنگال میں ہے۔

مولوی عبدالعلی صاحب مراد آبادی۔ آپ کا وطن مراد آباد روہیلکھنڈ ہے ترجمہ آپ کا دستیاب نہیں ہوا۔

مولوی عبدالعلی صاحب عبداللہ پوری۔ ضلع میرٹھ آپ مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کے شاگرد ہیں اور جلد علوم میں آپ کو مہارت ہے خصوصاً علم ادب میں مہارت و دستگاہ کامل ہے۔ مدت تک مدرسہ عربیہ کے مدرس اول قائم مقام مولانا محمد نظیر صاحب رہے اب مراد آباد کے مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالعلیم صاحب۔ چونکہ مدرسہ چشمہ رحمت خاں پور کے آپ مدرس ہیں اسوجہ سے وہیں قیام ہے۔ مگر میں کا شغل تو لازمی طور پر ہے۔ اکثر طلبا آپ سے مستفید ہوئے اور ہوتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالغفار صاحب مدرس نو انگر۔ کوٹلی حاجی ہدایت اللہ صاحب رحمہ ضلع بلیا۔ آپ کے والد ماجد کا نام شیخ عبداللہ صاحب ہے ولادت آپ کی بمقام قصبہ فیض آباد مظفر آباد بارہ سو تراسی چری۔ ان ہوں تاریخ نام ظہور النہار ہے کتب ابراہیمہ مشرق بمقاماتین پڑھ کر مولوی فیض اللہ صاحب مرحوم ساکن مؤو مولوی امام الدین صاحب پنجابی وار دھال مؤو مولوی حکیم عبداللہ صاحب ساکن مؤو ملا عارف صاحب ولایتی سابق مدرس مدرسہ وکٹوریہ شہر فاریفور و مولوی عبدالاحد صاحب مرحوم الہ آبادی مدرس گورنمنٹ اسکول مرزا پور سے ہلکے کتب درسیہ تمام کر کے مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب دریا بادی پروفیسر کیننگ کا لچ لکھنؤ و حکیم باقر حسین لکھنؤ سے علم طب و طب حاصل کیا اور نواب محمد ہمدی صاحب لکھنؤ سے علم ادب

پڑھا۔ پھر گنہوار مولانا رشید احمد صاحب مدظلہ سے صحاح پڑھ کر اجازت حاصل فرمائی چند روز بطور
میں بھر ملک بنگالہ میں بمقام سرانج ضلع پٹنا طلبہ کو درس دیتے رہے فی الحال نواتر ضلع لمبا
میں درس و مطب کا شغل رکھتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی حافظ عبدالغفار صاحب۔ مفتی عدالت گوالیار ابن مولوی
حافظ احمد حسن صاحب خیر آبادی نواسہ مولانا بہادر علی صاحب مرحوم محدث دہلوی تلمیذ حضرت
شاہ عبدالغفر صاحب دہلوی۔ آپ اپنے نانا سے تحصیل علوم فرما کر حج کو تشریف لے گئے اب
فی الحال آپ لشکر گوالیار میں وعظ و افتا کا شغل رکھتے ہیں آپ کے تصانیف یہ ہیں۔ تبصرہ حقنا
فضائل القرآن۔ باقیات صالحات مرجع البحرین فی فضائل المؤمنین۔ نور العینین فی تعقیب
الابہامین۔ کنز الفرائض محمدی۔ مولف نے رسالہ حقوق نادر کنز الفرائض محمدی دیکھا ہے جو بہت مختصراً
میں آبا و اجداد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات کا ثبوت دیا ہے اور نہایت عبارت سلیس و
مضون نفیس لکھا ہے کنز الفرائض و فرائض شریعی کا ترجمہ اردو میں جو سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالغفور صاحب دانا پوری۔ آپ کا وطن دانا پور ہے۔ افسوس
ہو کہ آپ کے حالات بہ اطلاع نہ ہو سکی۔ آپ کا رسالہ تبیان حسن المسیح فی وجہ الحمد بن المسیح
بہت عمدہ ہے۔

مولوی عبدالغفور صاحب اعظم گڑھی۔ مدرس اول مدرسہ جیشتیہ لاہور
آپ کی کنیت ابوالذکا والد کا نام سخاوت علی فاروقی ہے مسکن آپکا جراج پور ضلع اعظم گڑھ ہے علم
علوم عقلیہ و نقلیہ کی تکمیل مولوی حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی مدرس مدرسہ عالیہ عربی راہپور
سے کی اور سند کامل حاصل فرمائی بعدہ شوقیہ طور سے کالج لاہور میں امتحان دیکر مولوی فاضل
کی سند حاصل کی نہایت ذہین ہیں قاضی مبارک و محمد اللہ کا حاشیہ نصف یکے قریب نئے دھنگ
سے تالیف کر چکے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی قاضی عبدالغفور صاحب بلندوی۔ ابن قاضی عبدالرزاق
صاحب سلسلہ نسب آپکا صدیق اکبر تک پہنچتا ہے ولادت آپکی بمقام قصبہ بلندہ ضلع فتحپور
شہرہ مرین ہوئی کتب ابتدائیہ مختلف اساتذہ سے تحصیل فرمائے اور چند سبق حضرت شیخنا مولانا
شاہ عبدالسلام صاحب ہسوی سے پڑھے بعدہ جگہ کتب درسیہ مولوی شاہ سکندر علی خان صاحب
واصل خالصپوری سے تحصیل فرما کر فراغت حاصل کی آپکو بیعت مولانا شاہ عبدالسلام صاحب

ہوئی ہے ہر اور تلمیذین ذکر و شغل مولوی سکندر علی سے ہر آپ کے تصانیف میں سے رسالہ البیت
ومفید الطالبین کہیں کہیں شعر گوئی کا بھی خیال فرمائے ہیں اور تخلص آپ کا نہال ہے۔ سلمہ
اللہ تعالیٰ۔

^{۱۳۸}مولوی حکیم عبدالغفور صاحب منصب مدرسہ امپوری۔ ولادت آپ کی آخر ذی الحجہ ۱۲۸۵
بارہ سو ستتر ہجری میں بمقام رمضان پور پر گنتہ بہار ضلع موگیرہ کی شہریت و نحو مولوی اخادم علی
مرحوم ساکن جیرڈو و مرانوں سے پڑھی اکثر کتابوں کی تحصیل مولوی محمد اسماعیل صاحب مضامین
و مولانا حکیم محمد احسن گیلانی سے ہوئی سند صحاح ستہ مولانا احمد علی صاحب محدث۔ مابینہ
سے ملی اور حضرت مولانا عبدالغنی لکھنوی مرحوم سے آخری کتابوں کی تکمیل ہوئی تصانیف آپ کے
ہیں۔ الاسعاف تجشیت الانصاف۔ شفا راہ التمل و تسہیل المتامل شرح تہذیب زبۃ المتفاد
رسالہ قصر غار۔ مفید الاحناف۔ مرغوب القلوب۔ رسالہ در بحث سلام۔ رسالہ در وجود سہو
خلاصۃ المفوات۔

^{۱۳۹}مولوی عبدالغنی صاحب قائم گنجی۔ بالفصل آپ مدرسہ بھیک پور ضلع علیگڑھ
میں مدرس ہیں اور تدریس کا شغل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

^{۱۴۰}مولوی عبدالغنی صاحب عظیم آبادی۔ آپ کا ترجمہ نہیں ملا۔
^{۱۴۱}مولوی عبدالغنی صاحب۔ آپ کا شہر جھانسی واقع بند لکھنؤ میں و غلط کاشغل
رہتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

^{۱۴۲}مولوی سید عبدالفتاح صاحب گلشن آبادی۔ ابن سید عبدالستار حسین
نقوی۔ آپ کا لقب سید اشرف علی ہے۔ ولادت آپ کی ۱۲۸۵ بارہ سو چونتیس ہجری میں ہے
مولانا سید میان سورتی و مولوی شاہ عالم ساکن برودہ و مولوی بشارت اللہ کابلی و ملا
عبدالقیوم کابلی و مفتی عبدالقادر تھانوی و مولوی حلیل الرحمن رامپوری و مولوی فضل رسول
براہوئی۔ و مولوی محمد اکبر شیرازی و معلم ابراہیم باعظمت سے علوم ستارہ حاصل کر کے ۱۲۹۳ بارہ
سو چونتیس ہجری میں سند افتا کی اور رائے گاہ میں مفتی عدالت خاندیس مقرر ہوئے اور ۱۲۸۵
بارہ سو چونتیس ہجری میں مدرسہ انجمنیہ واقع بندر ممبئی کے مدرس عربی و فارسی ہوئے اور
سرکار خاندیس سے آپ کو خطاب خان بہادر ملا ہوا و وطن لاہور گلشن آباد عرف ناسک میں
طلبا کو درس دیتے ہیں اور تالیف کرنے کا شغل ہے آپ کے تالیفات میں سے نسخہ محمدیہ فی رزق و جنت

تاجدار الحق جامع الفتاویٰ ۳ جلد خزینۃ العلوم ۲ جلد اشرف الانشاء - کلید دانش - صد حکایت -
دیوان اشرف الاشعار وغیرہ آپ کے تلامذہ میں سے مولوی سید نظام الدین - شیخ قطب الدین
قاضی سید یحییٰ میان مولوی سید امام الدین احمد صاحب ہیں - سلمہ اللہ تعالیٰ
مولوی عبدالقادر صاحب - آپ شہر بھڑوچ میں وعظ و پند میں مصروف ہیں
اور اسکے ذریعہ سے خدمت اسلام کرتے ہیں - سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی عبدالقادر صاحب - آپ پالن پور میں وعظ کا شغل رکھتے ہیں اور اپنی
پرافتخار وعظ و نصائح سے قوم و مذہب کی خدمت کرتے ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی عبدالقادر صاحب بدایونی - ابن مولوی فضل رسول صاحب
مرحوم ولادت آپ کی ستر سوین رجب ۱۲۸۵ بارہ سوترین ہجری میں ہوئی تاریخ نام مظہر حق ہے
جلہ کتب درسیہ مولوی نور احمد صاحب بدایونی و مولانا فضل حق صاحب مرحوم خیر آبادی سے
پڑھ کر فراغ حاصل کیا اور اپنے والد بزرگوار سے سبقت و خلافت حاصل کر کے حرمین تیرغین گئے
اور شیخ جمال عمر کی سے حدیث پڑھی اب آپ خاص بدایون میں روضہ بخشش ہیں سلمہ
اللہ تعالیٰ -

مولوی عبدالقادر صاحب - آپ کا وطن بیکن پٹی ہے - مگر فی الحال حیدر آباد دکن
محکمہ مغلیہ رہتے ہیں - سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی عبدالقادر صاحب سلمی - ابن مولوی ابی النضر محمد ادریس صاحب
آپ کی کنیت ابو محمد ہے مولوی محمد رمضان صاحب سے جلد علوم رسم پڑھ کر فراغ حاصل کیا رسالہ
رواقی - الفوائد القادر یہ شرح العقائد النسفیہ - الجوامع القادر یہ - الدرر الارزہ شرح الفقہ الکبیر
آپ کی تالیفات سے ہیں - وطن مالوٹ ملک بنگال شہر سلٹ ہے تدریس و تالیف سے شغل رکھتے
ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی حافظ عبدالقادر صاحب - بن شیخ عبداللہ ساکن قصبہ موناٹ بھن
ضلع اعظم گڑھ تقریباً ۱۲۸۵ بارہ سو اسی ہجری میں پیدا ہوئے مختصرات صرف و نحو و منطق و
میں مولوی حسام الدین صاحب و مولوی محمد علی صاحب ابوالکارم سے پڑھے بعد تکمیل علمی
شعار فرمولوی حاجی محمد فیض اللہ صاحب مولوی سے کر کے ۱۲۸۵ میں سند تکمیل حاصل کی
کتب حدیث مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی و مولوی محمد طاہر صاحب سلمی و ملا

عبدالحکیم صاحب پنجابی سے پڑھکر سند حاصل کی بعدہ اسے بریلی میں مولوی سید ضیاء الدینی صاحب کے حضور میں حاضر ہو کر خلافت نامہ و اجازت اور ادو وظائف حاصل کی۔ چار برس مدرسہ اسلامیہ قصبہ ملو اور تین برس مدرسہ المسلمین مشہر کامٹی چھ ماہ آئی ناگپور میں مدرسہ رہے اب دو سال سے مدرسہ احمدیہ آرہے ہیں مدرسہ میں آپ کی تالیفات میں سے حل المغلقات فی بیان الطلقات۔ تفریح الجنان بالحکام قیام رمضان عمدة الکلام فی الرد علی وردہ النظام الروضۃ النافرة من علم الناظر متاریخ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تھائے۔

مولوی حاجی عبدالقدوس صاحب۔ فی الحال آپ ٹکمر تعلقہ منڈہ محمد خان ضلع حیدر آباد سندھ میں متوطن ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالقدوس صاحب۔ ابن شیخ حسام الدین صاحب مرحوم سکن موآئمہ ضلع آگہ آباد۔ ولادت آپ کی شمس ۱۲۸۲ بارہ سوار سٹیم پوری میں ہوئی۔ مدت بارہ سال میں مولانا محمد طلع اللہ صاحب مظفر علی گڑھ علی و مفتی صدر الدین صاحب مرحوم دہلوی و مولانا عنایت احمد صاحب جوم و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی سے کتب و رسمہ طبعین ترجمہ خاموش بزبان اردو۔ و کشف الرموز۔ و انتخاب مسدس حالی وغیرہ آپ کی تصنیف ہیں بالفعل بصیفہ سررشتہ تعلیم ملازم گورنمنٹ انگلشیہ ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالقدیر صاحب دیوبندی۔ ساکن دیوبند ضلع سہارنپور شمس ۱۲۸۸ میں مدرسہ عربیہ دیوبند میں داخل ہوئے اور کتب و رسمہ کی تکمیل کر کے ۱۲۹۳ھ میں سند حاصل کی اور کتب حدیث جناب مولوی احمد علی صاحب محدث سہانپوری سے پڑھکر اجازت حاصل کی فی الحال مقام گھنٹو مطبع نشی نو کشور میں افسر صحیح ہیں۔

ملا عبدالقیوم صاحب۔ آپ کو علاوہ دولت علم کے جاہ و ثروت ظاہری سے بھی اللہ پاک نے ممتاز فرمایا ہے۔ فلاح قوم و خدمت اسلام کا بڑا خیال ہے۔ فی الحال آپ ڈپٹی کمشنر انعام حیدر آباد دکن ہیں۔ اور سرکار نظام سے توسل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ حاجی عبدالکافی صاحب۔ آپ آگہ آباد محلہ غنشی بازار میں رہتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبدالکریم صاحب بنگلوری۔ ابن فخر الدین صاحب آپ عالم باعمل صوفی منش آمر بالمعروف ناهی عن المنکر ہیں علوم مروجہ حاصل فرما کر مدت چار ماہ

میں قرآن مجید حفظ کر لیا خوش آوازی میں ضرب المثل میں عبارت عربیہ کے لکھنے میں مکمل طور حاصل ہو تا لیفات آپ کے بہت ہیں فی الحال کو حین علاقہ ملیبار میں مقیم ہیں۔

مولوی عبد الکریم صاحب پنجابی۔ آپ ایک مدت سے حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کینڈت میں مراد آباد ضلع اناؤ میں مقیم ہیں۔ اور علوم ظاہرہ و باطنیہ میں مولانا سے استفادہ سے بالکل فقیر مزاج ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبدالحلیم صاحب شہر لکھنوی۔ آپ لکھنؤ کے مشہور زبان دان اور اردو زبان میں ایک نئی روح پھونکنے والے ہیں۔ مولانا عبدالحی صاحب اور مولوی تاج حسین صاحب دہلوی سے تلمذ اور ابو نعیم کنیت ہیں۔ علاوہ علوم عربیہ کے انگریزی و سنسکرت میں بھی عمدہ مہارت ہے۔ عرصہ تک ایک اخبار مہذب و پرچہ دگلدار آپ کے اہتمام سے شائع ہوتا تھا تاریخ سندھ۔ اور بہت سے تاریخی و اخلاقی ناول آپ کی تالیفات سے ہیں۔ تحقیقات غریبی میں انصاف پسند اور زمرہ اہل حدیث میں داخل ہیں فی الحال حیدر آباد دکن سے ایک نئے نئے چھاپہ دو سال سے لندن میں مقیم ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری۔ ابن شیخ عبد الرحیم صاحب ولادت آپ کی مقام موضع اعظم گڑھ تقریباً ۱۲۸۵ھ ہجری میں ہوئی بعد حفظ قرآن مجید کتب مختصرہ اپنے والد ماجد اور مولوی عبدالقادر غازی پوری اور حکیم صدر علی جاسی اور مولوی محمد فاروق چربا کوئی اور مولوی رحمۃ اللہ لکھنوی نزیلی غازی پور سے اور کتب مطول درسیہ مولانا مفتی محمد یوسف لکھنوی اور مولانا نعمت اللہ صاحب لکھنوی قدسیت اسرارہم سے تحصیل فرما کر فراغ پایا اور کتب حدیث مولانا سید تاج حسین صاحب دہلوی سے بڑا حوصلہ اہل علم حدیث و تفسیر و فقہ و غیرہ مسائل کی ۱۲۹۶ھ بارہ سو ستانوے ہجری میں حج کو تشریف لے گئے اور سید عمر عباس بن عبد الرحمن بن محمد بن الحسن بن القاسم الیمینی الشہامی تلمیذ باطنی شوکانی سے ملاقات کر کے سند حاصل کی پچیس برس سے مختلف علوم صرف و نحو و معانی و منطق و کلام و فلسفہ و ریاضی و تاریخ و عروض و ہیئت و ہندسہ و حساب و ادب فقہ و حدیث و فرائض و اصول حدیث و تفسیر و طب کا مقام غازی پور و دیوان ضلع عظیم آباد میں درس دیتے رہے۔ آپ کے شاگرد اکثر اضلاع حسرتی میں ہیں خصوصاً اضلاع ملتان و غازی پور و آردہ و غیرہ کے اکثر طلباء آپ سے شرف تلمذ رکھتے ہیں آپ ہی کے تلامذہ سے یہ غیت بھی ہے۔ مع اللہ المسین بطول حیات۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

اب مقام آ رہے ہیں مدرس اول مدرسہ احمدیہ ہیں دو سالہ صرف اور ایک برس سالہ خوا اور ایک سالہ
منطق میں اور تسبیح الفرائض آپ کی تالیفات سے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی مفتی عبداللہ صاحب ٹوٹلی۔ آپ کا وطن ٹوٹلی ہے۔ مگر فی الحال بومہ

شغل تدریس قیام آپ کا لاہور میں ہے اور اور ٹیٹل کالج لاہور میں پروفیسر عربی ہیں اور رسالہ
الکلام الرشید و حاشیہ حمد اللہ وغیرہ آپ کے تازہ افادات سے ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبداللہ صاحب انصاری۔ ابن مولوی انصار علی صاحب

صدیقی آپ کا قیام علیگڑھ میں ہے اور مدرسہ العلوم علیگڑھ کے دینیات کے منتظم ہیں۔
خدا آپ کے انتظام کو مقبول و منصور اور سستی کو مشکور فرماوے۔ اور علیگڑھ کالج کے مشعلق
مذہبی بزمیوں کو رفق کرے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبداللہ صاحب۔ آپ مدرسہ محمدیہ کلاکتہ میں خدمت مدرسہ کی کرتے
ہیں۔ اور شغل تدریس کا ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبداللہ صاحب تلونڈی۔ آپ کا وطن ملک پنجاب ضلع بہاولپور
مقام تلونڈہ ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبداللہ صاحب۔ آپ ٹیٹ تعلقہ سیون ضلع کراچی ملک
سندھ کے رہنے والے ہیں۔ ترجمہ آپ کا نہیں ملا۔

مولوی عبداللہ صاحب۔ ساکن کھڈہ کراچی بندر سندھ۔ آپ کا بھی ترجمہ
حاصل کرنے میں کامیابی نہ ہو سکی۔

مولوی عبداللہ صاحب کرزالی۔ ابن رحیم بخش ولادت آپ کی قصہ بہاول
ضلع مظفرنگر میں تقریباً ۱۲۸۵ء بارہ سوار شہد ہجری میں ہوئی۔ کتب ابتدائیہ ہدایہ اخوانک

مولوی فتح محمد صاحب سلمہ تھانوی سے پڑھیں اور انھیں کی خدمت میں رہتے تھے ۱۲۸۵ء
بارہ سوار اسی ہجری میں مدرسہ دیوبند میں داخل ہو کر ملا مراد صاحب و مولوی محمد یعقوب

صاحب مرحوم و مولوی سید احمد صاحب مرحوم سے اکثر کتب و رسیمہ تمام کیے پھر دہلی میں
جا کر مولوی ولی محمد صاحب فاضل جاندھری و مولوی محمد ابراہیم صاحب کرانوی سے

لاہور میں وغیرہ پڑھ کر مراد آباد میں مولوی قطب عالم صاحب سے صدر و شمس باز و وغیرہ
پڑھا اور صحاح ستہ مولانا احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری سے پڑھی اور کتب طبیب

مع مطب مولوی حکیم حسام الدین صاحب عرف حکیم منجیل صاحب دہلوی سے حاصل فرمائے
اب خود طبابت کرتے ہیں اور مولوی شاہ عبد الرحیم صاحب سہارنپوری کے مریدین قیام آپکا
ضلع کرناٹک میں ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد اللہ صاحب لدھیانوی۔ خطہ پنجاب کا مشہور شہر لدھیانہ
آپ کا وطن ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد اللہ صاحب رامپوری۔ آپ مالک مغربی و شمالی کی
اسلامی ریاست رامپور افاغندہ (روہیلکھنڈ) کے رہنے والے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ
مولوی عبد اللہ صاحب بکراچی۔ اودھ کا نامی قصبہ بکراچہ ضلع ہردوئی
جو عالم و فضل کے واسطے کسی زمانہ میں مشارالہ تھا آپکا وطن ہے۔ گزنی الحال آپکا قیام بکراچی
میں ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد اللہ صاحب۔ وطن آپ کا چاند پارہ ضلع اعظم گڑھ ہے۔ فسطح
ہے کہ آپ کا حال نہ مل سکا۔

مولوی عبد اللہ خان صاحب۔ آپ قدیم رہنے والے گوالیار کے ہیں اب
عرصہ دیوبند ضلع سہارنپور میں وطن اختیار کیا ہے۔ میرٹھ کے مدرسہ اسلامیہ میں درس
مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد اللطیف صاحب۔ آپ سنبھل مراد آباد کے رہنے والے
ہیں بالفعل مدرس مدرسہ اسلامیہ دہلی ضلع رائے بریلی ہیں اور تدریس کا شغل ہے
سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبد اللطیف صاحب خلیفہ۔ آپ کا وطن بالانفعل
حیدر آباد سندھ ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد الماجد صاحب بھاکلیوری۔ آپ بھاکلیور کے مشہور
ذی علم ہیں اور مولانا محمد عبدالحی صاحب کلمتوی سے تلمذ ہے واعظ خوش بیان اور
شغل تدریس میں مصروف ہیں۔

مولوی عبد المالک صاحب۔ ابن مولانا محمد عالم مرحوم آپ کھوڑی
من مضافات گجرات پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم عبد المجید خان صاحب دہلوی۔ ابن حکیم محمود خان صاحب رحمہ اللہ آپ شغل طبابت و تدریس کا رکھتے ہیں۔ آپ نے بڑی عالی ہمتی سے ایک طبیہ مدرسہ دہلی میں قائم کیا ہے اور بڑی سرگرمی سے اُسکی ترقی میں ساعی ہیں جس میں انگریزی تشریح کی بھی طلباء کو تعلیم دی جاتی ہے دور دور تک آپ کا نام ہے۔ بڑے بڑے مجرب علاج آپ کے معلومات میں ہیں۔ اکثر طلباء آپ کے یہاں سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ خدا آپ کی کوشش میں کامیابی فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

مولوی حکیم عبد المجید صاحب ابوالفرید وفا۔ ابن محمد قطب الدین صاحب ولادت آپ کی بمقام قصبہ موٹاٹ بھجن ضلع اظہر گڑھ ضلع لاہور سو اناسی ہجری میں ہوئی نو سال میں مولوی عبد اللہ صاحب ساکن موٹو مولوی امام الدین صاحب پنجابی مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم اٹھ آبادی مولوی حکیم عبد الغریب صاحب دریا آبادی و حکم باقر حسین شیعہ لکھنوی مولوی محمد مدنی صاحب لکھنوی سے علوم مختلفہ مع طب و ادب کے حاصل کیے۔ مزاج میں انصاف ہے۔ گورنمنٹ اسکول مرزا پور میں مدرس ہیں طبابت سے بھی وجہ معاش حاصل کر لیتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد المجید صاحب۔ فی الحال آپ جامع مسجد قصبہ موٹاٹ ضلع اظہر گڑھ میں خدمت امامت کی رکھتے ہیں اور نفع رسانی خلق میں مصروف ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی حافظ عبد المجید صاحب لکھنوی۔ ابن ابو الحیار مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم۔ فرنگی محل لکھنؤ آپ کا وطن ہے ابو الغفار کفایت ہے۔ فی الحال کیننگ کالج قیصر باغ لکھنؤ میں تدریس کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی۔ ضلع گوجرانولہ ملک پنجاب ولادت آپ کی تقریباً ۱۲۷۵ھ ہجری میں بمقام موضع قروٹی ملک پنجاب ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام شرف الدین ہے۔ ایام طفولیت ہی میں آپ کی بصارت آنکھوں کی جاتی رہی جب سن شعور کو پہنچے مولوی برہان الدین صاحب مرحوم ہزاری مولوی قلی احمد صاحب

ہدیہ تاریخ ولادت حسب تحریر مولوی ابو الطیب مس الحق لیا نوری لکھی گئی اور مولوی فقیر اللہ مدرس مدرسہ نفع الاسلام مسکنہ بنگلور نے حسب تحریر صاحب ترجمہ تاریخ ولادت بارہ سو ۱۲۷۵ھ ہجری لکھی ہے اور یہی زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ مولوی مولوی فقیر اللہ صاحب کی تحریر صاحب ترجمہ کی تحریر کی اصل ہوئی۔ کما ہو فی ظہر من کتاب مولوی عبد المنان الذی اسئلہ باسمی ۱۲ منہ۔

ابن مولوی حکیم عبد المجید صاحب دہلوی

چکوی و مولانا محمد منظر صاحب نافو قوی سے جگہ علوم عقلیہ و نقایہ پڑھے اور ترجمہ قرآن مجید و ابن ماجہ مولوی عبد الجبار صاحب ناگپوری سے اور ترمذی و ابوداؤد و نسائی و دارمی مولوی حکیم محمد احسن صاحب سے بھوپال میں پڑھی پھر مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مدرسہ محدث سے صاحب و ہدایہ و تفسیر جلالین تحصیل فرما کر سند حاصل کی اور مولوی عبد الحق صاحب بنارس علیہ الامام شوکانی سے اجازت حاصل چودہ سال امرتسر میں مولانا عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کی خدمت میں رہ کر مستفیض ہوئے مشعلہ بارہ سو بانو سے ہجری میں شہر ذریعہ میں قدم رنجہ فرمایا اور تدریس و ترویج سنت میں سرگرم ہیں اس وقت تک تہنیتی اس مرتبہ کامل صاحب ستہ کا درس دیکھ چکے ہیں۔ شروح حدیث و کتب تفسیر و سیر و غیر باطلبا آپ کے حضور میں پڑھتے ہیں اور آپ اس کے مطالب و مضامین ذہن نشین کرتے جاتے ہیں۔ آپ کی ذات آیات من آیات اللہ ہے۔ ضرور البصر ہو کر اس قدر ملک علیہ حاصل ہونا اور افاضہ خلاق قدرت عجیبہ کا نمونہ ہے۔ آپ کے تلامذہ کی کثرت اس درجہ ہے کہ مولوی ابو الطیب شمس الحق صاحب ڈیاناوی فرماتے ہیں۔ لا اعلم فی تلامذۃ السیدانذیر حسین المحدث اکثر التلامذۃ منہ قد ملأ الیغاب من تلامذتہ کاندہ ہو حافظ الصحاح فی هذا العصر و هو عابد زاهد منکسر النفس بامرک اللہ فی عہدہ۔

مولوی عبد المؤمن صاحب دیوبندی۔ آپ قصبہ دیوبند ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ فی الحال مدرسہ قومی میرٹھ کے اول مدرس ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ مولوی حاجی قاضی عبدالواحد صاحب۔ آپ کا وطن شادی ضلع حیدرآباد سندھ میں ہے فی الحال مفتی ملک تسمیہ ہیں۔ خدا قوم کی خدمت میں آپ کی مدد فرمائے۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ حاجی شاہ عبدالواہب صاحب لکھنوی۔ ابن مولوی شاہ محمد عبد الرزاق صاحب لکھنوی۔ ولادت آپ کی ثلاثہ بارہ سو باسٹھ ہجری میں بمقام لکھنؤ ہوئی۔ جملہ علوم رسمہ و فنون باطنیہ اپنے والد ماجد صاحب سے حاصل کیے اور اکیس سال کی عمر میں فراغ ہوا آپ کو بیعت جناب مولانا عبد الوالی صاحب مرحوم فرنگی محلی سے ہوا و اجازت جملہ سلاسل قادریہ و چشتیہ صابریہ و نظامیہ و کتبیہ و حدیث کی آپ کے والد ماجد نے عطا فرمائی پھر آپ کو اور آپ کے دونوں فرزندوں مولوی عبدالواہب

و مولوی عبد الباری کو سید محمد علی ظاہر و سید محمد امین رضوان و محمد بن علی بن ملک باہلی
الخریری المدنی نے سند عطا فرمائی ہے۔ اصلی اسانید مہری و دستخطی حضرات مذکورین کے فقیر
نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ فی الحال آپ فرنگی محل کعبہ بن اپنے والد بزرگوار کی جانی
کی عزت حاصل کر رہے ہیں۔ ابقاۃ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبد الوہاب صاحب بہاری۔ بن شیخ احسان علی صاحب کان
سرنہ متصل بہار کنیت آپ کی ابو الخیر آپ کو تلمذ حضرت مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کھنوی سے
ہو آپ کو معقولات میں زیادہ تہذیب و مدت تک مدرسہ دارالعلوم کانپور میں مدرس رہے ثنوی
مولانا روم کا خوب بیان کرتے ہیں۔

مولوی عبد الوہاب صاحب۔ ارہ ضلع شاہ آباد میں مدرس مدرسہ فیض
مولوی عبد الحق صاحب شاہ جہانپوری۔ روہیلکھنڈ کا نامی گرامی
شہر شاہ جہانپور آپ کے وطن ہونے کا فخر رکھتا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عبید اللہ صاحب۔ بالفعل آپ مدرسہ محمدیہ بیہی کے اول مدرس
ہیں۔ اور طلبا آپ سے مستفید ہوتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی حافظ عزیز الرحمن صاحب صوفی۔ آجکل آپ مدرسہ
دیوبند میں خدمت اقامت کی رکھتے ہیں۔ جلالین کا ترجمہ بھلا آپ کے تصانیف کے ہے۔ سلمہ
اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی عشاق علی صاحب بدایونی۔ ابن مولوی قاسم علی
صاحب ولادت آپ کی ۱۲۸۵ بارہ سو چوبیسویں میں ہوئی شاگرد و مرید و خلیفہ اپنے بھائی
مولوی عاشق علی صاحب سابق الذکر کے ہیں۔ ریاست حیدر آباد کن میں ملازم
ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عصمت اللہ صاحب۔ بن شیخ غلام حسین مرحوم بمقام موضع
بہار اور گنج ضلع اعظم گڑھ ۱۲۸۵ بارہ سو اٹھاسی ہجری میں پیدا ہوئے اور اپنے چچا مولوی
محمد نیر صاحب و برادر عم زاد مولوی محمد ظہیر صاحب و مولوی ابوالحسن یار محمد صاحب
کھوسوی و حافظ عبد القادر صاحب مؤوی و مولوی محمد اسحق صاحب بجنوری و مولوی
بار علی صاحب علی گنجی و مولوی عبد الاحد صاحب مرحوم آگرہ آبادی مدرس گورنمنٹ اسکول

مرزا پور و مولوی کریم الدین احمد صاحب مدرس اسکول مذکور و مولوی عبدالحمید صاحب مدرس اول مدرسہ چشمہ رحمت فاری پور سے اکتساب بعض علوم کر کے مدرسہ فیض عالم کانی پور میں داخل ہو کر مولوی احمد حسن صاحب سے پڑھ کر سالہ تیرہ سو بارہ ہجری میں سند تسلیم حاصل کی اور مولانا فضل رحمن صاحب مراد آبادی کے حضور میں حاضر ہو کر سند حدیث سلسلہ بالاولیۃ والمصافحہ کی حاصل کی اور تھوڑی سیج بخاری پڑھی اور سنن نسائی منی۔ مولانا صاحب نے آپ کو صحاح ستہ و حسن حصین و دلائل الخیرات کی اجازت عطا فرمائی فی الحال آپ مدرسہ احمدیہ آرہے ہیں مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم عظیم غفلت حسین صاحب۔ آپ مدرسہ اسلامیہ مراد آباد ضلع اٹک کے دسٹم اور مولانا شاہ فضل رحمن صاحب کے مریدین بہت دنوں تک دیار عرب میں رہے اور قسطنطنیہ میں قیام کیا حدیث وفقہ میں مہارت ہو اور آپ کی استعدادی سے یہ کام رفادہ ہو گا سرانجام پادشاہی۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی علامہ الدین صاحب۔ آپ کا وطن بجا بھڑہ ضلع شاہ پور رہی ترجمہ آپ کا نہ ملا۔

مولوی حافظ حکیم قاضی شاہ علی احمد صاحب بدایونی۔ ولادت آپ کی سالہ ہجری میں ہوئی نیز اعظم تاریخ ہر بیس سال کی مدت میں مولوی نور احمد صاحب مولوی سلطان حسین صاحب مولانا شاہ آل رسول صاحب مولوی محمد عادل صاحب مولانا شاہ عبدالرزاق صاحب مولوی حاجی حکیم ممتاز الدین صاحب مولوی حکیم حافظ مجاہد الدین صاحب سے علوم مروجہ کی تحصیل فرمائی۔ حضرت مولانا سید شاہ محمد دراعلی صاحب کے مرید و خلیفہ مجاہدین۔ سرکار انگلشیہ میں آپ کی عزت و وقعت بہت ہو آپ کو ندوہ سے خاص دلچسپی ہو فصاحت لسانی قابل مدح ہو ثنائیت آپ کے یہ ہیں تفسیر ربیع پارہ اول۔ اصغر فی الحدیث۔ تواریح بدایونی۔ تاریخ بدایونی۔ معارف الشہود فی وحدۃ الوجود۔ شرح مائتہ عامل۔ حاشیہ میرزا ہد۔ حاشیہ صدر۔ قرابادین مذاقی۔ رسالہ جنس۔ رسالہ اصول حدیث۔ رسالہ استغاثہ۔ ملفوظات مذاقیہ۔ دیوان عزلی۔ تذکرہ عربی۔ منتخب قصائد۔ قصائد عربیہ۔ رباعیات۔ بیاض تلیث القصیدۃ الثوبیہ اربعین فی الحدیث القدسی۔ رسالہ صرف۔ رسالہ نحو۔ رسالہ منطق۔ رسالہ موسیقی۔

دیوان مذاقی عربی۔ دوام الطرب فی لواریات العرب۔ تاریخ ارشدی۔ مکتوبہ است۔
 تاریخ الحمید سالہ صنائع بدائع۔ رسالہ عروض وقافیہ۔ صلوٰۃ قادریہ۔ اشجار البرکات۔
 تحقیق السماع۔ مجموعہ فتاویٰ۔ حاشیہ شرح وقایہ۔ تواریخ الندوہ۔ موجز التواریخ۔
 مجموعہ تواریخ۔ عربی مثنوی فراقی۔ تاریخ الاولیاء۔ تاریخ علمائے بدایون۔ تاریخ شعر
 بدایون۔ تاریخ اطباء بدایون۔ حالات انمار قدیمیہ۔ برہان القاضی۔ تحقیق القول
 الحمیدی جو از اللعن علی یزید۔ شرح مثنوی مولانا سہ روم۔ فیض عرفان۔ المآثر الارغام
 مثنوی عشق۔ اختصار۔ گلشن فیض حل کافہ۔ حل بعض اشعار مذاقیہ۔ شرح بعض شعرا
 مذاقیہ وغیرہ آپ کے تلامذہ میں سے مولوی ظہیر احمد شاہ صاحب سسوانی۔ مولوی
 امتیاز علی شاہ صاحب بدایونی و مولوی فتح محمد صاحب سسوانی و مولوی رفاقت اللہ
 صاحب بدایونی و مولوی انوار حسین صاحب بدایونی وغیرہم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ
 مولوی حکیم علی احمد صاحب جالیسی۔ آپ جانیس ضلع رائے بریلی
 کے رہنے والے ہیں۔ طب میں مہارت کامل ہے اور بڑے بڑے معرکوں کے علاج کیے
 ہیں۔ اکثر شغل مطب کا رہتا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ شاہ علی انور صاحب کاکوری۔ بن مولوی شاہ علی کاکوری
 قلندر قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ کو جہان فراغت ظاہری کا اعزاز ہے وہاں آپ جیسے
 محقق و ذی علم کے مسکن ہونے کا بھی فخر حاصل ہے۔ اکثر کتب مختلف علوم میں تصنیف
 و تالیف فرمائے ہیں۔ جن سے لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ منجملہ ان کے معرکہ کر بلا کے حالات میں
 نہایت تحقیق اور شرح و بسط کے ساتھ شہادت نامہ لکھا ہے اور وہ چھپ بھی چکا ہے اور
 سوائے شغل آبائی ارشاد و ہدایت کے اکثر طلباء کو کتب درسیہ بھی پڑھاتے ہیں فی الحال
 اپنے والد کے انتقال کے بعد خلیفہ اور سجادہ نشین ہیں۔ قیام گاہ آپ کا خاص کاکوری میں
 مکتبہ کاظمیہ ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی شاہ علی حسن صاحب جالیسی۔ آپ قصبہ جانیس ضلع رائے بریلی
 میں رہتے ہیں۔ فقیر کی طرف رغبت ہے۔ اور ہندو و عظم کا شغل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ
 مولوی حکیم علی حیدر خاں صاحب خالصپوری۔ خالصپور تحصیل
 لیج آباد ضلع لکھنؤ آپ کا وطن اصلی ہے اکثر کتب درسیہ مولانا محمد عبدالحی صاحب دہلی

سے پڑھیں اور طبابت کرتے ہیں تصوف کی طرف رغبت نہ اندہی ایک حالت کیف کی طرف رہتی ہے فی الحال آپ عظیم آباد (پٹنہ) واقع بہار میں مقیم ہیں بظاہر فرقہ ملائیمہ میں آپ کو شمار کرنا چاہیے۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی علی محمد صاحب مٹاروی۔ آپ شعلوی عرف مٹاری ضلع حیدر آباد سندھ کے رہنے والے ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی قاضی حاجی علی محمد صاحب۔ بالفصل آپ بالانوس ضلع حیدر آباد سندھ میں مقیم و نفع رسانی خلق میں مشغول ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی سید عنایت احمد صاحب بدایونی۔ نقوی۔ قبائی۔ آپ محدث بارہ سو چھتر ہجری میں پیدا ہوئے دس سال میں مولانا مجید الدین صاحب محدث سنبھلی سے پڑھ کر فراغ حاصل کیا۔ گوالیار میں ملازم ہیں۔ ذکی و ذہین و خلیق و شاعر ہیں۔ میرزا ہد و خیرہ پر آپ کے حواشی ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی عنایت اللہ صاحب۔ ابن محمود ولادت کبکی بتنام شعلوی عرف مٹاری ضلع حیدر آباد سندھ شب برات مسئلہ بارہ سو چھتر ہجری میں

ہوئی اولاد قرآن مجید حافظ جعفر صاحب سے پڑھا پھر اپنے مامون قاضی محمد اسماعیل صاحب و عبد الحمید و قاضی حاجی لطف اللہ و مولوی محمد تقیم صاحب سے علم فارسی میں دستگاہ

کامل حاصل کی اور کتب عربیہ مولوی حاجی عبدالولی المتوفی مسئلہ اکہ و شیخ پیر محمد و قاضی عبد الحمید موصوف و مولوی قاضی حاجی عبدالواحد مفتی دیار تشیلہ سلامہ اللہ

و مولوی حافظ لعل محمد صاحب سلمہ مدرس ٹنڈہ میر غلام علی و مولوی محمد حسن المتوفی مسئلہ مدرس مدرسہ اسلامیہ حیدر آباد سندھ و مولوی حاجی قاری احمد و سید عبد

مدرس مدرسہ ہندیہ ملکہ معظمہ المتوفی مسئلہ مدرسہ تمام و کمال تحصیل فرمائے اور درویشی چ کو تشریف لے جا چکے ہیں اور مولانا شیخ محمد مراد قرانی حنفی مجددی مظہری کلمی و شیخ

الدلائل سید محمد امین رضوان و سید محمد علی بن سید ظاہر الوتری سے اجازت علم حدیث و دلائل الخیرات وغیرہ کی حاصل فرمائی اور حضرت مولانا شیخ ولی محمد بن شیخ محمد اسحق ساکن

ملاکاتیار مظللہ اور مولانا شیخ خلیل ہندی پاشا کلمی سے بیعت و اجازت عطا ہوئی۔ جملہ اسانید و اجازات کی نقل بخط صاحب ترجمہ مؤلف نے دیکھی ہے۔ فی الواقع اسانید علیہ

واجازات مستندہ مسطور ہیں آپ کے تصانیف میں سے اکثر کتب درسیہ پر تعلیقات ہیں
سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم حافظ عنایت اللہ صاحب علیگرہی۔ ابن جناب
مولانا محمد لطیف اللہ صاحب دام ظلہ۔ آپ کو خود اپنے والد سے تلمذ ہوا اور علاوہ اس بزرگ
کے کہ اتنے بڑے استاد و محقق کے صاحبزادہ ہیں خود بھی صاحب فضل و کمال ہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح
و خلیق اور فہرست دروس و تدریس وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی عنایت الہی صاحب سہارنپور می۔ آپ کا وطن سہارنپور
ہے ترجمہ آپ کا میسر نہیں ہوا۔

مولوی عنایت رسول صاحب چریاکوٹی۔ ابن قاضی علی اکبر بن

قاضی عطار رسول ولادت آپ کی قصبہ چریاکوٹی یوسف آباد ضلع اعظم گڑھ ۱۲۷۲ھ بارہ سو
چوالیس ہجری میں ہوئی کتب درسیہ مولوی احمد علی صاحب مرحوم چریاکوٹی سے حاصل کر کے

فرما کے وطن واپس آئے۔ کلکتہ میں علماء یہود سے عبری زبان سیکھ کر تورات و زبور سے
بشارت نسبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت فرمائے جزاء اللہ خیرا و ابقا اللہ تعالیٰ۔

مولوی عنایت العلی صاحب دہلوی۔ ابن حاجی مولوی محمد کرم
العلی مرحوم۔ ولادت آپ کی ۱۲۸۱ھ بارہ سو بیالیس ہجری میں بمقام دہلی ہوئی۔ آپ کے

والد ماجد بوجہ تعلق خدمات حیدر آباد دکن میں تشریف رکھتے تھے چنانچہ جذب التفات پدہ
نے ہوش سنبھالنے سے پہلے آپ کو بھی وہاں پہنچا دیا۔ علوم متعارفہ ہیئت و ہندسہ

ریاضی منطق۔ جبر و مقابلہ وغیرہ وفقہ و اصول فقہ و اصول حدیث و صحاح ستہ و غیر
کلام اللہ سب اپنے والد سے حاصل کیا بعدہ خدمت فوجداری بلکہ و تصحیح فتاویٰ ملک

محروسہ نظام پر ممتاز ہوئے۔ باوجود عدم فرصت اکثر کتب مثل رسالہ در تراویح۔ رسالہ
در تحقیق رویت ہلال۔ رسالہ در عقائد۔ رسالہ در سماع سونے و نذر و ذبیحہ و استغاثہ و غیر

و تبرکات وغیرہ رسالہ در تقبیل ابہا میں آپ کے تصنیف سے ہیں زیادہ تر وقت آپ کا
تحریر فتاویٰ میں صرف ہوتا تھا۔ بوجہ خدمات متعلقہ درس دینے کا موقع نہیں ملا۔ چند

آپ کا ترجمہ آثار الصنادید میں درج ہے ۱۲ وحشی

سال سے بوجہ عوارض لاحقہ جہانی ترک خدمت کردی ہے۔ ڈھائی سو روپیہ ماہوار بطور منصب سرکار نظام سے مقرر ہے اسی سے بسر و تن ہے۔ صاحبزادگان بھی تحصیل علوم میں سرگرم ہیں اور بعض فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔

مولوی عین القضاۃ صاحب حیدر آبادی۔ ابن حافظ محمد فیر صاحب ابتداء شعور سے شوق تحصیل علوم ہوا جملہ کتب درسیہ شیخنا و مولانا محمد عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی سے پڑھے۔ اور اپنے اُستاد ہی کی حیات میں تدریس کا شغل اختیار کیا میبذی پر حاشیہ نہایت عمدہ لکھا ہے۔ اب بھی طلبہ کو درس دینا اور توکل بگزر ہونا کام ہے درویش صاحب نسبت ہیں۔ لکھنؤ مستقل فرنگی محل فی الحال آپ کا مقام ہے آپ کے تلامذہ میں سے مولوی افہام اللہ صاحب فرنگی محل وغیرہ ہیں اور صد ہا آپ کے شاگرد ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف الغین العجمہ

مولوی غلام احمد صاحب۔ ابن شیخ احمد صاحب ولادت آپ کی بچا کوٹ اتحق ضلع گوجرانواریہ لاہور سوتہتر ہجری میں ہوئی۔ مولوی غلام الدین ساکن بہا بٹہ ضلع ہوشیار پور و مولوی شاہ دین و مولوی محمد الدین ساکن احمدانگر ضلع گوجرانوالہ و مولوی ابوالاحمد مراد علی صاحب ساکن موضع بیگوا وال مہلاقہ کپورت تھلہ و مولوی محمد عمر مرحوم ساکن راسپور منہاراں ضلع سہارنپور و مولوی عبداللہ ساکن تلونڈی ضلع ہوشیار پور و مولوی شاہ دین ساکن لدھیانہ و مولوی غلام قادر ساکن بہرہ ضلع شاہ پور و مولوی محمود حسن دیوبندی و مولوی محمد یعقوب و مولانا سید نذیر حسین صاحب ہلوی سے جملہ علوم معقول و منقول تفسیر و حدیث وغیرہ حاصل کر کے سند فراغت کی لی انصاف و اتباع آثار سلف نصب العین رکھتے ہیں فی الحال مدرسہ نعمانیہ لاہور میں مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری۔ آپ کا ترجمہ دستیاب نہیں ہوا۔
مولوی غلام قادر صاحب۔ آپ بہرہ ضلع شاہ پور کے رہنے والے ہیں۔

والے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ غلام محمد صاحب۔ ساکن راندر ضلع سورت ابن حافظ محمد صادق صاحب۔ آپ کا ترجمہ بھی نہیں ملا۔

مولوی غلام محمد صاحب۔ آپ جامع مسجد لاہور کے امام ہیں اور خلق کو بندہ و غلط فرماتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری۔ ابن حافظ محمد رمضان عرف حافظ قاضی صاحب۔ ولادت آپ کی بمقام ہوشیار پور ملک پنجاب تقریباً ۱۲۵۵ بارہ سو پینسٹھ ہجری میں ہوئی۔ مولوی شہاب الدین صاحب نور محلی و مولوی غلام حسین صاحب مرحوم فاضل ہوشیار پوری و مولوی محمد مظہر صاحب نانوتوی مدرس

مدرسہ سہارنپور و مولوی احمد حسن صاحب سابق مدرس سہارنپور و مولوی محمد عتیصا مرحوم چاند پوری مدرس مدرسہ دارالعلم دہلی و مولوی محمد شاہ صاحب محدث تلمیذ قاری عبد الرحمن صاحب پانی پتی و جناب قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی سے جرہ سال کے عرصہ میں تحصیل علوم معقول و منقول سے فراغت پائی جو وہ سال تک مدرسہ

کرنال میں علوم مختلفہ عربی کا درس دیتے رہے۔ اب بھی تدریس طلبہ کا شغل ہے۔ حضرت مولانا قاضی عبدالرحمن صاحب پانی پتی و مولوی محمد شاہ صاحب نے اجازت عاصہ و تائید آپ کو عطا فرمائی ہے۔ نقل اسانید مؤلف کی نگاہ سے گزرے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

مولوی غلام مصطفیٰ صاحب۔ ابن شیخ امین الدین صاحب مرحوم تعلق دارمؤائزہ ضلع اکہ آباد ولادت آپ کی ۱۲۵۵ بارہ سو پچاسی ہجری میں ہوئی۔ مولوی عبدالقدوس صاحب سابق الذکر و مولوی حاجی سید محمد شفیق صاحب مرحوم تیرگانوین تلمیذ مؤلف و والد مؤلف سے علوم رسمہ حاصل کر کے فراغت پائی۔ تحقیق المذہب علی ان السلام پس دون الفطرۃ۔ آپ کی تصنیف ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم غلام مصطفیٰ صاحب۔ بالفعل آپ ڈیکل کالج لاہور میں پروفیسر عربی ہیں۔ اور شغل تدریس کا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف الفاء

مولوی فتح محمد صاحب تھانوی - آپ قصبہ تھانہ بھون ضلع مظفر گڑھ کے رہنے والے ہیں۔ اکثر شغل تدریس رہتا ہے۔ اور طلبہ مستفید ہوتے ہیں سلامہ اللہ تعالیٰ
 مولوی حکیم فتح محمد صاحب سرسہ والی - ولادت آپ کی شہرہ بارہ سو چالیس ہجری میں ہوئی بیس سال میں سید امیر حسین صاحب مرحوم و مولوی محمد بشیر صاحب
 وقاضی مولوی علی احمد صاحب بدایونی سے علم متعارفہ پڑھ کر مرتبہ تکمیل کو پہنچے۔
 مجربات شیرازی وغیرہ آپ کے تصانیف سے ہے۔ مطب کا شغل ہے۔ سلامہ اللہ تعالیٰ
 مولوی فتح محمد صاحب تائب لکھنوی - آپ کو مولانا محمد عبدالحی صاحب
 مرحوم لکھنوی سے تلمذ ہے۔ ہمدردی و فلاح قوم میں دل و جان سے ساعی ہیں۔ تصانیف
 وغیرہ سے خدمت اسلام کرتے ہیں۔ مدرسہ رفاہ المسلمین لکھنؤ کے مہتمم اور جماعت اسلام
 کے منتظم ہیں۔ خلاصۃ التفسیر فتوحات اسلام - ضروریات دین - اور دیگر کتب دینیہ آپ کے
 تصانیف سے ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم سید فخر الحسن صاحب گنگوہی - آپ قصبہ گنگوہہ ضلع
 سہارنپور میں پیدا ہوئے اور مولانا محمد قاسم صاحب کے ارشد تلامذہ سے ہیں فی الحال
 کانپور میں مطلب فرماتے ہیں ابن ماجہ اور ابوداؤد کو آپ نے محشی کیا سلامہ اللہ تعالیٰ
 مولوی فخر الدین صاحب ایرانوی - آپ کا وطن ایرانوان ضلع
 فقویر ہے۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی سید فدا حسین صاحب محی الدین نگر - مولد آپ کا
 برونڈی ضلع موئگیر ہے اور وطن موضع محی الدین نگر ضلع دربٹنگ ہے۔ اکثر معقولات کے کتب
 اور نیز دینیات کے مولانا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھی سے اور صحاح ستہ تیار ہوا مولانا
 احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری سے اور بعض کتب معقول و حساب وغیرہ مولوی
 نعمت اللہ صاحب مرحوم فرنگی محلی لکھنوی سے اور بعض کتب اصول فقہ و جلد راجع ہدایہ
 و شرح چمنی وغیرہ جناب شیخنا و مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی سے اور
 توضیح و تلویح و ترمذی شریف و بعض مقامات کتاب ہدایہ مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم

بانا تو ی سے حاصل فرمائے۔ طریقت میں بیعت آپ کو حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ سے ہی اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی تربیت سے فیض ملا اور خاندان نقشبندیہ وقادریہ میں حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی سے آپ کو ارشاد حاصل ہے۔ چند سال اکبر آباد آورہ وپٹنہ میں مدرس رہے۔ آپ فی الحال مدرسہ امدادیہ نستار سوپور میں حسب الحکم اپنے پیر و مرشد کے طلبہ کو درس دیتے ہیں۔ مولوی محمد یسین صاحب آروی آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ فضل حق صاحب۔ آپ کا وطن اصلی پنجاب ہے فی الحال راسپور افغانان روہیلکھنڈ میں مدرس مدرسہ عالیہ میں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی فضل الرحمن صاحب۔ مدرسہ دیوبند ضلع سہارنپور کا اہتمام آپ کے ذمہ ہے۔ اور اس کا ریڑھ میں آپ کا وقت عزیز صرف ہوتا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی فضل الرحمن صاحب کرنالی۔ ابن حافظ احمد حسن صاحب مرحوم مولد و مسکن آپ کا پانی پت ضلع کرنال محلہ مخدوم زادگان ہے۔ ۲۰۔ رجب ۱۲۸۳ ھ بارہ سو تراسی ہجری میں پیدا ہوئے۔ پانچ سال مولوی راغب اللہ صاحب پانی پتی سے اور تین سال مولوی محمد سعید ساکن ریاست پونچھ سے علم حاصل کر کے فراغت پانی آب مدرسہ اسلامیہ کرنال میں مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی فقیر اللہ صاحب۔ ابن شیخ فتح الدین صاحب ولادت آپ کی بمقام مکہ ضلع شاہ پور ملک پنجاب تقریباً ۱۲۸۰ ھ بارہ سو اسی ہجری میں ہوئی آپ کی والدہ ماجدہ حافظہ قرآن مجید ہیں اُن سے قرآن پڑھا۔ پھر اپنے بڑے بھائی مولوی محمد صاحب مرحوم سے ملا حسن تک پڑھا اور مولوی محمد صاحب سہرالی سے شافعیہ و حاشیہ شرح جامی البیہقی و خیالی و حاشیہ عبدالحکیم تحصیل کیا اور مولوی خلیل الرحمن صاحب بھرتہ والے سے شرح وقایہ۔ مولوی عبد المنان صاحب وزیر آبادی سے مشکوٰۃ قدرے بلوغ المرام۔ صحاح ترجمہ قرآن مجید مولانا عبد الجبار صاحب امرتسری سے صحیح مسلم مکرر موطا امام مالک شرح نخبۃ الفکر و مولوی محمد طاہر صاحب سلمٹی بنگالی سے اصول شاشی نور الانوار قدس مولوی یسین صاحب مرحوم رحیم آبادی سے مختصر معانی سبعہ مطبقہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے صحاح ستہ مکرر اسنن دارمی شمائل ترمذی۔ شرح نخبۃ الفکر۔

موظا۔ جلالین قدرے ہدایہ تولوی قادر علیہ صاحب مرحوم سے ہدایہ کامل تولوی محمد حق صاحب رامپوری سے علم معقول حاصل فرما کر مرتبہ تکمیل کو پہنچے۔ مولانا شیخ حسین صاحب عرب سے اجازت اطراف صحاح اور مولانا محمد بشیر صاحب سسوانی سے اجازت تاتہ حاصل ہو بالفعول مدرسہ نصرۃ الاسلام مسکرتہ گلو رین بمشاہدہ مدرسہ میں طلبہ کو حدیث و فقہ و معقول کا درس دیتے ہیں آپ کے تصانیف میں سے القول المصدق البتري بن ابي الفري۔ الموعظة المحمسة في الخطبة بكل لسان من الاسلام۔ غربت الاسلام۔ اثبات البتري والطنيان في ميزان اهل الكايدان۔ اثبات السورة والفاخرة سراج و ہر۔ رفع البستان عن القرآن الحكيم مؤلف سے رابطہ اتحاد بہت رکھتے ہیں اور اکثر علمائے وقت کے تراجم اپنے ارسال فرمائے جزاء اللہ خیر الجزاء۔

مولوی فقیر محمد صاحب مٹاروی۔ آپ متعالوی عرف مٹاری ضلع حیدر آباد سندھ کے رہنے والے ہیں۔ فی الحال جام شوروہ متصل حیدر آباد سندھ میں مقیم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی فقیر محمد صاحب جھلمی۔ ابن حافظ محمد سفارش صاحب۔ ولادت آپ کی بمقام جتن متصل شہر جھلم ملتان بارہ سو ساٹھ ہجری میں ہوئی۔ مولوی قطب الدین ساکن ٹالپا ٹالا و میان قلام محمد صاحب ساکن جاوہ و مولوی نور احمد صاحب ساکن موضع کھائی کوٹلی وغیرہم سے علوم رسمیہ حاصل کر کے فاتحہ فرائع مولوی صدر الدین صاحب مرحوم دہلوی سے پڑھا۔ اب فی الحال وطن مالوٹ میں مقیم ہیں اور مطبع سراج المطابع کے مربی ہیں۔ آپ کے تصانیف میں سے۔ ترجمہ تصدیق المسیح و حاشیہ حیاتیۃ الانسان من وسوسۃ الشیطان۔ و حدائق الخفیہ و زبدۃ الاقادیل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل و رسالہ آفتاب محمدی ہر۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف القاف

مولوی قادر یاد شاہ صاحب مدراسی۔ محلہ قزلی کنڈہ واقع شہر مدراس میں آپ کا مکان ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی حکیم قادر بخش صاحب سہسرامی۔ ابن مولوی حکیم حسن علی صاحب۔ آپ بمقام سہسرام ضلع شاہ آباد ضلع بارہ سو تتر ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے والد واجد صاحب سے و مولوی شاہ احمد حسین صاحب مرحوم سہسرامی و مولوی قاضی حکیم نورالحسین صاحب صدر اعلیٰ ساکن گھائی ضلع گیا و حضرت مولانا حافظ حاجی قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی و مولوی سید معین الدین صاحب مرحوم کڑوی مدرس مدرسہ مرزا پور و حضرت مولانا مولوی حافظ محمد عبدالحی صاحب لکھنؤ مرحوم و مولانا محمد نعیم صاحب لکھنوی دام ظلہ و حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب مراد آبادی و مولانا سید احمد دحلان کی و حضرت حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی صاحب و مولوی حبیب الرحمن صاحب اردو مولوی ثم المذنی سے علوم عربیہ و فارسیہ و طب و فقہ و حدیث و حکمت و منطق پتاما حاصل فرمائے اور مرتبہ تکمیل و فضیلت کو پہنچے فی الحال آپ بہ نیشنل تدریس و تذکیر و مطب و امامت جامع مسجد و عیدین ریاست کھڑکھڑہ ضلع پورہ ڈاکخانہ کشن گنج میں قیام پذیر ہیں۔ آپ کے تصانیف میں سے۔ تقریر المعقول فی فضل الصحابة و اہلبیت الرسول۔ و اربعین فی اشاعتہ مراسم الدین۔ و ضرب قاعدہ گردن اعظم فاجر۔ و رفع الار تیاب عن المفترین بمشرف الانساب۔ و غایۃ المقال فی رؤیۃ السلال و شحۃ الاتقیاء فی فضائل آل عبا و جور الاشقیاء علی ریحانۃ سید الانبیاء۔ ہیں مولف کے مطالعہ میں رسالہ تقریر معقول گزرا جو فی الواقع بہت محقق و مدلل ہے۔ سامعہ اللہ قائلے۔

مولوی نواب قاسم علی خاں صاحب۔ ولادت آپ کی ۱۲۸۵ھ بارہ سو پچیس ہجری میں ہوئی۔ گیارہ سال میں مختلف اساتذہ سے علوم متعارفہ حاصل فرمائے۔ فی الحال ریاست پالٹوی کے وزیر ہیں۔ نہایت متین و ذہین و اقبال مند و مردم شناس ہیں حضرت مولانا سید شاہ دلدار علی صاحب مرحوم کے خلیفہ میں سید اللہ تقی مولوی حکیم حافظ قاسم یار صاحب کڑوی۔ ابن مولوی محمد جعفر یار صاحب پیدائش آپ کی بمقام کڑا ضلع اکہ آباد ضلع بارہ سو تتر ہجری میں ہوئی کتب ابتدائیہ مولوی سید حسن صاحب کڑوی سے پڑھے۔ اور کتب مطولہ حضرت مولانا محمد عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی سے آخر کی چند کتابیں مولانا محمد نعیم صاحب سے پڑھ کر تکمیل کی اور علم حدیث مولانا رشید صاحب گنگوہی سے پڑھا اور کتب طب

یونانیہ حکیم عبدالغفور صاحب لکھنوی سے اور علم ادب مولوی سید محمد مدنی لکھنوی سے تحصیل کیا اور اسی درمیان میں باوجود کثرت اشغال پندرہ مہینے کی مدت میں قرآن پاک حفظ کر لیا عربی فارسی بلخی کاشانی اصفہانی مازندرانی خراسانی تورانی ہیریدی رستا و زندی چلوئی مزدیشت ہندی عبرانی سریانی ترکی زبانیں خوب جانتے ہیں۔ علم رمل و نجوم و جہر و نکسیر مغربی و مشرقی و طلسم و قیاد و انفاس یونانی و ہندی و طالع و فال حیوانات و اسما و حرکات و صنعت کیمیا و سیما (سم بزم) و ڈاکٹری کسٹری و فارمیسی و قزیا لوجی و انامی و میڈیسن نسلیہ و یراکش و پتھالوجی سے بخوبی واقف ہیں۔ وطن مالوت میں مطب کرتے ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ

مولوی حافظ حکیم سید قسم الدین صاحب عظیم آبادی۔
ابن سید محب الحسین صاحب رضوی تھنی قادری ابوالعلمائی۔ ولادت آپ کی کہنیاں گڑھٹ ضلع گیا۔ ۸۔ محرم ۱۲۸۱ بارہ سو چھتر چھری میں ہوئی۔ مولوی سید شاہ حمید الدین صاحب و مولوی ارشاد حسین صاحب مرحوم رامپوری سے جملہ کتب درسیہ پڑھ کر سند فراغت حاصل کی اور طب حکیم ابراہیم خان مرحوم سے پڑھی و سند و اجازت علم حدیث مولانا آل احمد صاحب مرحوم پھلواروی تم المذنبی و السید عبدالجلیل الدینی و حضرت مولانا فضل رحمن صاحب مراد آبادی و سید احمد دھلان کی سے حاصل ہوئی۔ دو مرتبہ حج کو تشریف لے گئے وہاں درس دیئے کابھی اتفاق ہوا ہی بوجہ تاہل فی الحال موضع بمپورہ ضلع عظیم آباد میں قیام و مسکن ہے۔ پشورہ میں طبابت کرتے ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔ اور چھ ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا ہے۔ ذلک فضل اللہ تعالیٰ

مولوی قمر الدین صاحب۔ ششم درجہ جیشقیہ اجیر۔ آپ نے اکثر کتابیں پنجاب میں مختلف طور سے پھر علی گڑھ اگر مشرق کی کچھ کتابیں مولانا محمد لطیف اللہ صاحب علی گڑھی مظفر سے پڑھیں۔ علم ادب سے زیادہ طبیسی ہو آپ کے تصانیف میں سے۔ امیران الحارۃ ہایۃ الادب وغیرہ نو عمر کچھوں کی تعلیم کے لئے مفید ہیں فی الحال مدرس سوم گورنمنٹ کالج اجیر میں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

حرف الکاف

مولوی کرامت علیہ صاحب انبالوی۔ آپ انبالہ واقع پنجاب

مین رہتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی کریم الدین صاحب۔ تدریس کاشتعل ہو۔ اور ضلع اسکول پڑھا
مالک مغربی و شمالی مین فارسی مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف اللام

مولوی لطف الرحمن صاحب عظیم آبادی۔ آپ کا وطن عظیم آباد
ہو۔ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی کے لکھن فیض کے خوشہ چین ہیں

سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولانا مولوی مفتی محمد لطف اللہ صاحب یلکھنوی علی گڑھی
آپ کی ذات ستودہ صفات عجب جامعیت و بابرکت ہو۔ درویش ذی معرفت و فقیر صاحب
نسبت ہیں باوجود تبحر تام و افاضہ انام عجز و انکسار زیادہ از حد ہو آپ اس زمانہ کے استاد
ہیں آپ کے تلامذہ و تلامذہ کے تلامذہ ممالک دور و دراز میں پہنچے اور علوم اسلامیہ کو جاری
فرمایا۔ ہندوستان کے اکثر علمائے حال آپ سے تلمذ کا فخر رکھتے ہیں مثل مولانا ابو محمد عبدالحق
صاحب مؤلف تفسیر حقانی و مفتی شاہ دین صاحب لدھیانوی و مولوی حافظ حاجی احسن
صاحب بٹالوی مدرس مدرسہ فیض عام کانپور مولوی محمد الدین صاحب احمد انگری ضلع
گوجرانوالہ و مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری و مولوی سکندر علی خان صاحب
خالصپوری مدرس مدرسہ اسلامیہ مرین لین بمبئی و مولوی وصی احمد صاحب سورتی و
مولوی عبدالغنی صاحب قائم گنجی و مولوی راغب اللہ صاحب پانی پتی و مولوی ابو محمد
ابراہیم صاحب آرومی و مولوی عبدالقدوس صاحب ساکن مؤضلع الہ آباد و مولانا
مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء کانپوری و مولوی وحید الزماں صاحب کانپوری
نواب وقار نواز جنگ بہادر حیدر آباد دکن و مولوی نور محمد صاحب پنجابی مدرس مدرسہ
اسلامیہ فتحپور و مولوی سید فدا حسین صاحب محی الدین نگری و مولوی حافظ محمد صاحب
ٹوکی و مولوی سید محمد علی صاحب دوکوہی و مولوی قمر الدین صاحب مہتمم مدرسہ حسینیہ
اجیر شریف کے آپ مولانا مفتی عنایت احمد صاحب کاکوروی کے ارشد تلامذہ سے ہیں۔

بالفعل آپ سرکار نظام حیدر آباد دکن میں مفتی ہیں۔ ابقاۃ اللہ تعالیٰ و تتم اللہ المسلمین بطول بقائہ۔

مولوی لطف اللہ صاحب رامپوری۔ ابن مولانا محمد سعد اللہ صاحب مفتی عدالت رامپور آپ بھی عرصہ تک رامپور میں مفتی عدالت رہے اب نشتر پٹے ہیں اور دربارہ سحر رمضان ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔

مولوی حافظ حاجی نعل محمد صاحب۔ ابن قاضی رحمت اللہ صاحب ولادت آپ کی بمقام متعلوی عرف مٹاری ضلع حیدر آباد سندھ۔ ۲۹۔ شوال ۱۳۱۷ھ بارہ سو چوہتر ہجری میں ہوئی۔ جلد کتب درسیہ سات برس کی مدت میں مولوی حاجی عبدالولی صاحب مٹاری سے پڑھ کر فراغت حاصل کی اور سات مہینے میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ ستلہ تیرہ سو پچاسی میں زیارت حرمین سے مشرف ہوئے اور ایک سال کامل وہاں مقیم رہے خاندان نقشبندیہ میں جناب مولانا حاجی شیخ عبدالرحمن صاحب فاروقی مجددی نقشبندی ساکن ٹکڑہ تعلقہ ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد سندھ سے بیعت کی۔ فی الحال ٹنڈہ بیرون غلام علی ٹاٹر ضلع حیدر آباد سندھ میں علوم عربیہ و فارسیہ کا درس دیتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی لمعان الحق صاحب لکھنوی۔ ابن مولانا محمد برہان الحق صاحب مرحوم۔ آپ لکھنؤ محلہ فرنکی محل میں پیدا ہوئے اور کتب درسیہ سے فراغت حاصل کر کے شافل آبائی ہدایت و ارشاد خلق میں مصروف ہوئے اور باوجود توغل طوفان بطن کے فتویٰ نویسی بھی فرماتے ہیں۔ اخلاق و محبت میں ہر شخص سے سرگرم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف المیم

مولوی مجید الدین صاحب بہادر سنبھلی۔ ولادت آپ کی مقام سنبھلی میں ۱۳۱۸ھ بارہ سو تتر ہجری میں ہوئی۔ مولانا محمد حسن صاحب مرحوم سنبھلی سے دس سال کی مدت میں تحصیل علم کی۔ مدت تک تدریس کا شغل رہا۔ اب گوالیار میں ملازم ہیں حضرت مولانا سید شاہ محمد دلدار علیہ صاحب مذاق کے مرید و خلیفہ ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی شیخ محمد صاحب عرب - ابن مولانا شیخ حسین عرب انصاری یمانی
فی الحال آپ بھی اپنے والد ماجد کے ہمراہ بموہال میں مقیم ہیں اور طلبہ کو حدیث شریف اور کتب
ادب کا درس دیتے ہیں اور دیوان حماسہ کی بہت بڑی شرح لکھی ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی محمد صاحب لدھیانوی - ابن مولوی عبدالقادر صاحب
آپ نے جملہ کتب درسیہ اپنے والد ماجد صاحب سے پڑھ کر فراغت حاصل کی۔ اب افتاویٰ
کاشغل اور توکل پر معاملہ ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد صاحب بردوانی - بردوان واقعہ صوبہ پنجگلہ آپ کا وطن ہے
آپ کی ذات بھی غنیست ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی محمد صاحب - ابن اسماعیل بن دین محمد ساکن بالاکٹہ ضلع
حیدرآباد سندھ۔ پیدائش آپ کی ۲۷۔ رمضان ۱۲۸۷ بارہ سو چترجری میں ہوئی۔ ابتداً
شباب سے تحصیل علم کا شوق ہوا۔ کتب صرف و نحو مولوی خلیفہ عبداللطیف صاحب ساکن
بالانوسلج حیدرآباد سندھ سے پڑھ کر حیدرآباد سندھ تشریف لے گئے۔ اور مولوی محمد حسن
صاحب کبندی والا سے جملہ کتب درسیہ پڑھے بعدہ حسب اجازت اپنے استاد کے دو تین
سال تک حیدرآباد ہی میں درس دیتے رہے۔ پھر اپنے وطن میں آکر درس دیتے رہے۔ مولوی
عبدالرحمن سموی ساکن نصرپور و حافظ جان محمد خٹیا رپوری نے آپ ہی سے تمام و کمال علم
حاصل کر کے سند فراغت لی۔ رجب الاول ۱۳۰۷ تیرہ سو نو جری میں حج کو گئے اور مولانا محمد
صاحب الہ آبادی بن شیخ شاہ محمد بن یار محمد ماجر سے ادبیات احادیث پڑھ کر جامعہ علوم و کتب
احادیث وفقہ و اصول کی اجازت لی۔ آپ کے تصانیف میں سے خلاصۃ الاصول و مجموعہ فتاویٰ
محمذیہ ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ محمد صاحب ٹونکی - ابن شیخ احمد مرحوم کنیت ابوالرضا
ولادت آپ کی بمقام شہر ٹونک تحصیل ٹونک بارہ سو تترجری میں ہوئی۔ مولانا محمد لطیف اللہ
صاحب علیگڑھی سے جملہ کتب رسمیہ پڑھیں اور علم ادب مولوی فیض الحسن صاحب مرحوم
سے پڑھا مولانا نذیر حسین صاحب سے تفسیر و حدیث پڑھی۔ جامعہ اہل حدیث میں سے ہیں
آپ کے تالیفات یہ ہیں۔ نبی شرح دیوان متنبی۔ مختصر شرح دیوان حماسہ۔ افادات الارباب
وراسات اللبیب۔ الدرستہ الوافیۃ فی العروض والفاظیہ۔ حاشیہ لایۃ العرب للشافعی

رسالہ تزکیۃ الاصحاب - رسالہ در تحقیق غنیۃ الطالبین - فتاویٰ مسائل متفرقہ - فی الحال ہجری
مین آپکا قیام ہوا اور بوجہ مرض پاکے چلنے پھرنے سے معذور ہیں - سلمہ اللہ تعالیٰ -
مولوی محمد صاحب - آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے - فی الحال مطبع انصاری
دہلی میں صبح ہیں - سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی محمد ابراہیم صاحب - بن ستابہ ساکن متعلو می عرف مٹاری ضلع جیل
سندھ ولادت آپکی ۱۶ رجب ۱۲۸۳ بارہ سو باسٹھ ہجری میں ہوئی کتب فارسیہ مولوی قاضی
محمد اسماعیل سے اور کتب درسیہ عربی مولوی حاجی عبدالغفور بن ابراہیم المتوفی ۱۳۱۸
سے حاصل کیے - سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم صاحب - ابن قاضی عبدالرحیم بن غلام
عبدالغفور ساکن مٹاری ضلع حیدر آباد سندھ آپ ۱۲۸۳ بارہ سو اسی ہجری میں پیدا
ہوئے اور اپنے چچا مولوی حافظ عبدالولی سے جملہ کتب درسیہ پڑھے - ۱۳۱۸ تیرہ سو چہ
ہجری میں زیارت حرمین سے مشرف ہوئے - سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی محمد ابراہیم صاحب - ساکن مکان ٹالہی ضلع عمرکوٹ - آپ کا تہ
نہیں ملا -

مولوی حاجی حافظ محمد ابراہیم صاحب لکھنوی - ابن مولوی
علی محمد صاحب مرحوم - آپکا اصلی مکان فرنگی محل لکھنؤ میں ہے - مگر چند سال سے آپ مکہ معظمہ
میں رہتے ہیں - عزیزی حاجی محمد احسن سامہ خواہر زادہ فقیر بیان کرتے ہیں کہ رباط واقع جبل
مضاہر آپ مقیم ہیں اکثر احادیث و قرآن مجید و فیرہ کی مشہور مشائخ حرمین سے اجازت حاصل
کی ہے - آپ کو ریاست حیدر آباد سے کچھ ماہوار ملتا ہے - سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب کرناٹی - ابن منشی محمد صاحب
آپ بمقام کرناٹی ۲۹ رجب ۱۲۸۳ بارہ سو اسی ہجری میں پیدا ہوئے - دس سال میں
مولوی سید کرامت علی سید پوری ثم الکرناٹی ثم البوقالی مولوی حافظ رحیم بخش صاحب مرحوم
کرناٹی مولوی فتح محمد صاحب تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ مولوی شیخ محمد صاحب مرحوم تھانوی
تھانوی مولوی عبداللہ صاحب جلال آبادی ثم الکرناٹی مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم
بنجابی ثم الدہلوی حضرت مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی سے جملہ علوم حاصل کر کے

سند فراغت پائی تو کلاً علی الشہادتی اوقات بسر کرتے ہیں۔

مولوی سید محمد احسن صاحب بہاری۔ آپ بہار کے رہنے والے ہیں سرحہ سے کانپور میں قیام ہے۔ رسالہ تحفہ محمدیہ کانپور کے منتظم ہیں اور اس جیلہ سے خدمت ملت و قوم میں مصروف ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ حکیم محمد اسحق صاحب۔ بالفعل آپ جامع مسجد پٹیارہ کے امام ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد اسحق صاحب کیتھنی۔ ابن منشی لطف الدی صاحب ولادت ایک بمقام کیتھن از مضافات بردوان ملک بنگالہ ۱۳۸۳ھ بارہ سو ترسی ہجری میں ہوئی۔

کتب فارسیہ مولوی ممتاز حسین صاحب بردوانی سے اور کتب درسیہ عربی مولوی ابوبکر صاحب بردوانی و مولوی محمد صاحب بردوانی و مولوی محمد حنیف صاحب مرحوم آردی و مولوی عبدالغفار صاحب مرحوم لکھنوی و مولوی حاجی اشرف علی صاحب تھانوی سے

ان کے تحصیل فراگدس سال میں فراغ حاصل کیا۔ فی الحال مدرسہ جامع العلوم کانپور میں مدرس دوم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد اسحق صاحب رامپوری۔ آپ بڑے معقولی و عالم ہیں۔

مولوی امیر محمد صاحب سنسوانی و مولوی امیر حسن صاحب سنسوانی سے تلمذ رکھتے ہیں اور مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے حدیث پڑھی۔ فی الحال آپ دہلی محلہ

کوچہ چیلان میں نواب شرف الدین خاں صاحب کے مکان پر مقیم ہیں اور درس دیتے ہیں صوفی روش و آزاد طبع ہیں۔ مولوی فقیر اللہ صاحب مدرس نصرۃ الاسلام معسکر بنگلور کے تلامذہ میں سے ہیں۔

مولوی محمد اشرف صاحب عظیم آبادی۔ ابن شیخ امیر علیہ صاحب ولادت ایک ۳۔ ربیع آخر ۱۲۸۳ھ بارہ سو پچتر ہجری میں ہوئی۔ آپ نے جملہ کتب درسیہ ہند اپنے بڑے بھائی مولوی شمس الحق صاحب سابق الذکر کے انھیں اساتذہ کرام سے حاصل کیے جسے مولوی شمس الحق صاحب نے تحصیل فرمائے آپ کے تالیفات میں سے خلاصۃ المرام

فی تحقیق القراءۃ خلف الامام ہے۔ قیام آپ کا ڈیوان ضلع عظیم آباد میں ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد اعظم صاحب چریاکوٹی۔ ابن مولوی نجم الدین صاحب

ولادت آپ کی سال ۱۱۸۰ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری میں ہوئی اکثر کتب درسیہ اپنے عم بزرگوار مولانا محمد فاروق صاحب مولوی علی عباس صاحب وغیرہ سے حاصل کر کے فراغ حاصل فرمایا فی الحال حیدرآباد دکن میں نوکریں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ حاجی سید محمد امین صاحب نصیر آبادی۔ آپ قصبہ نصیر آباد ضلع رائے بریلی کے رہنے والے ہیں۔ مولانا عبدالغنی صاحب لکھنوی کے بیان حلقہ درس میں شامل ہو مینما فخر حاصل ہے۔ متوکل و مصروف پند و وعظ ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولانا حکیم مولوی حافظ قاضی محمد ایوب صاحب۔ ابن مولانا حکیم محمد قمر الدین صاحب بن مولوی حکیم محمد انور صاحب صدیقی حنفی۔ مولد قصبہ نیلات ضلع مظفرنگر ہے۔ آپ کے اجداد کی سکونت اصلی قصبہ سدھور ضلع بارہ بنگلی (اودھ) تھی سال ۱۱۸۰

بارہ سو اکتالیس اور سال ۱۱۸۰ بارہ سو چالیس ہجری کے درمیان میں آپ پیدا ہوئے مظفرنگر میں مولوی حکیم محمد نصر اللہ خان صاحب خورشیدی صاحب تصانیع کثیرہ سے اور دہلی میں مولانا ملک الملک صاحب اور حضرت شاہ عبدالغنی صاحب مجددی اور حضرت شاہ احمد سعید

صاحب مجددی اور برادر خالہ زاد خود مولوی عبدالقیوم صاحب مرحوم ابن مولانا محمد عبدالحمی صاحب قدس سترو سے دہلی و بھوپال میں اور مولانا محمد عمر صاحب صوفی ابن مولانا محمد اسماعیل صاحب دہلوی سے پڑھتے رہے۔ اور مولانا محمد اسحق صاحب کے بچا بس وعظ

میں اکثر حاضر رہے۔ اور بعض کتب صرف کا فاتحہ تبرکاً اُن سے پڑھا اور مولوی حکیم ملا نواب صاحب مرحوم سے طب وغیرہ اور مولوی نصیر الدین لکھنوی شاگرد مولانا عبدالحمی دہلوی سے اور مولوی سدید الدین خان دہلوی سے اور مولوی سید محمد صاحب دہلوی شاگرد مولوی

رشید الدین خان صاحب سے اور مولوی محمد علی اکبر و مولوی محمد علی اصغر ساکنان سونی پست وغیرہم سے پڑھا و مرتبہ سفر میں شریفین میں حضرت مولانا شریف محمد بن مرین حسین الدار القیسری کے پاس گئے اور اوائل کتب کا انکو ساکرا جازت عامہ حاصل فرمائی۔ بیت حضرت

آپ کو مولانا محمد یعقوب صاحب برادر مولانا محمد اسحق صاحب سے ہی غالباً سال ۱۱۸۰ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری سے آپ کا مسکن بھوپال ہوا وہاں کے آپ قاضی ہیں اور طلبہ کو درس دیتے ہیں۔ ادامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد ایوب صاحب۔ مدرسین کا شغل زیادہ پسند ہے۔ فی الحال مدرس

اسلامیہ پشاور میں مدرس اعلیٰ ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد ایوب صاحب۔ ابن مولوی محمد اسماعیل صاحب ساکن کچل
ضلع علیگڑھ منہجہ بارہ سو نوے ہجری میں پیدا ہوئے اور کتب درسیہ صدر انکس اپنے
والد سے پڑھا پھر بھوپال میں مولانا شیخ حسین عرب صاحب سے کتب حدیث پڑھے اور
اسلم الثبوت و بیضاوی مولوی محمد بشیر صاحب سسوانی سے اور شمس باز فہ وغیرہ مولوی مفتی
صباح الحق صاحب کابلی مفتی بھوپال سے اور کتب ہدیت مولوی سید احمد صاحب مرحوم دہلوی
سے پڑھے۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولانا محمد بشیر صاحب سسوانی۔ ولادت آپکی بمقام سسوان منہجہ بارہ
سو چالیس ہجری میں ہوئی علم حدیث وغیرہ میں ید طولی رکھتے ہیں سیدنا مولانا عبدالحی صاحب
لکھنوی سے اکثر آپ سے تحریری مناظرات رہے فی الحال بھوپال میں قیام ہے۔ مدرّس بھوپال
کے حاکم ہیں۔ ابقاۃ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم محمد حسن صاحب دانا پوری۔ محلہ چودھرانہ شہر دانا پور
میں رہتے ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم محمد حسن صاحب دیوبندی۔ مدرسہ دیوبند میں آپ مدرس
ہیں۔ کتب طبیہ کا درس بہت اچھا دیتے ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم سید محمد حسن صاحب محقق امر وہوی۔ مقیم اجیر
ولادت آپکی تقریباً منہجہ بارہ سو چالیس ہجری میں ہوئی۔ علم معقول جناب مولانا افضل حق
صاحب مرحوم خیر آبادی سے اور منقول و کلام و معانی وغیرہ مفتی صدر الدین صاحب مرحوم
سے پڑھا اور طب مولوی حکیم امام الدین خاں صاحب مرحوم دہلوی سے پڑھ کر مطب کیا۔ پہلے
اجیر کالج کے مدرس اور پھر پھر شہداء میں پنشن لیکر حیدرآباد راجپوتانہ کی ریاستوں میں
موز طبابت پر ممتاز رہ کر اب تمام تعلقات ملازمت سے سبکدوشی حاصل فرمائی ذاتی جائیداد
کی آمدنی پر جو کہ معقول سرمایہ رکھتی ہے اور نیز پنشن پر اکتفا کی تصوف سے خاص دلچسپی ہے
رامپور میں مقبول بارگاہ آگہ جناب سید حضرت شاہ صاحب سے بیعت ہو کر خلافت حاصل
کی تصانیف بہت ہیں منجملہ انکے۔ تفسیر مجالس الاسرار فی مکاشفات الاحیاء۔ تفسیر
غایۃ البیان فی تاویل القرآن۔ تاویل الحکم فی شرح فصوص الحکم۔ کواکب دریاہ حاشیہ

سکوت۔ آفتاب عالمتاب۔ تاویلات الراشخ۔ حقانیت الاسلام۔ رسالہ تفسیر۔ رسالہ روح
 تمثیلین مسائل۔ کاشف الاسرار۔ ہشت کونسل۔ شوکت الاسلام۔ جواہر قواعدت رسی
 معراج الرسول۔ شرح کتاب دانیال۔ اندرا الفریذ فی التوحید۔ وغیرہ ابقاء اللہ تعالیٰ۔
 مولوی محمد حسن خالص صاحب گوپامووی۔ آپ کا وطن گوپامو ضلع ہریانہ
 اودھ ہے۔ سلامہ ابقہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ حاجی محمد حسن صاحب۔ مجددی تشبندی لرن حاجی
 شیخ عبدالرحمن صاحب مدظلہ ولادت آپ کی شوال ۱۲۸۸ء بارہ سواخت ہجری میں ہوئی بولہ
 آپ کا قندھار ہے۔ کچھ تحصیل علم قندھار ہی میں کی پھر شریعت میں بہرائی والد ماجد خود حرمین شریفین
 گئے اور تقریباً پانچ سال وہاں قیام کر کے مدرسہ مولوی رحمت اللہ مرحوم دہلوی میں تحصیل علم
 فرمایا اور وہاں سے ملک سندھ میں تشریف لائے اور مولوی حافظ لعل محمد صاحب سہوق لکڑ
 سے بھی پڑھا اب دس سال سے جملہ متعلقین اپنے والد کے ہمراہ ملک سندھ تعلقہ شہر محمد خان
 ضلع حیدرآباد سندھ میں سکونت پذیر ہیں۔

مولوی محمد حسین صاحب آزاد۔ شمس العلماء خطاب اور آزاد تخلص
 تدریس کا شغل ہے۔ بالفعل اور ثبیل کالج لاہور میں پروفیسر ہیں۔

مولوی محمد حسین صاحب دہلوی متخلص بہ فقیر۔ ابن نشی
 محمد اسماعیل صاحب ولادت آپ کی بمقام قصبت بنت ضلع مظفر نگر ۱۲۸۸ء بارہ سو تینتالیس ہجری
 میں ہوئی۔ مولوی محمد صاحب بخالی و مولانا محبوب علی صاحب دہلوی و مولانا احمد علی صاحب
 محدث سہارنپوری سے جملہ علوم فقہ و اصول و حدیث و تفسیر پڑھا اور مولوی مظفر حسین صاحب
 متوطن کا ندھلہ ضلع مظفر نگر خلیفہ مولانا محمد اسحق صاحب سے فیوض باطنیہ حاصل فرمائے
 ۱۲۸۸ء بارہ سو چورانوے ہجری میں استنبول تشریف لے گئے اور حضرت سید محمد ظافر صاحب
 مدنی فاضل مدظلہ پیر و مرشد حضرت سلطان عبدالحمید خان صاحب غلدار اللہ ملکہ سے بیعت کی
 اور دو سال تک استفادہ کرتے رہے۔ پھر خلافت طلب کی تو سید صاحب نے ایک پوشین
 ایک عمامہ ایک قبایلو سے خود مع شجرہ خاندان شاذلیہ و دیگر وظائف حزب البحر وغیرہ
 اجازت نامہ و خلافت نامہ ۱۲۸۸ء بارہ سو چھپانوے ہجری میں مرحمت فرمایا۔ آپ کے تصانیف
 میں سے۔ دیوان نعتیہ فقیر۔ تیغ فقیر۔ راحت ارواح المؤمنین فی آثار الخلفاء الراشدين

اعلم الجماۃ النساہی۔ اب آپ دہلی محلہ نوکری والاں میں رونق بخش ہیں ایقاعہ اللہ
 مولوی حافظ محمد حسین صاحب بٹالو می۔ بن عبد الرحیم آپ بٹالہ
 ضلع گورداسپور ملک پنجاب میں سترھویں محرم ۱۲۸۵ء بارہ سو چھپین ہجری میں پیدا ہوئے ابتدائی
 تحصیل اپنے وطن میں فراگردہ لی میں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب سے کتب حدیث اور
 مولوی صدر الدین صاحب مرحوم سے معقول و اصول فقہ اور بقیہ کتب درسیہ مولوی نور الدین
 صاحب سے پڑھے اور شیخ عبد اللہ مرحوم غزنوی کے مرید ہوئے آپ کے تصانیف میں سے البرکات
 الناطع۔ المشروع فی ذکر الاقترار بالمخالفین فی الفروع۔ و منہج الباری فی ترویج صحیح البخاری
 وغیرہا ہیں۔ فی الحال لاہور میں تہمید پرچہ اشاعتہ السنۃ ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ حاجی حکیم شاہ محمد حسین صاحب اکہ آبادی۔
 آپ شاگردان مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی میں سے ممتاز و سر بلند ہیں علوم ظاہرہ
 و باطنیہ میں کامل و مکمل۔ حضرت حاجی شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر کے مرید ہیں۔ اکہ آباد اتر
 شاہ جہاں آباد کو آپ کی سکونت کا فخر حاصل ہے۔ عجز و انکسار اس درجہ ہو کہ اپنے حالات و دیگر
 کے اظہار میں انکو تامل ہوا۔ آپ کا خط جو میرے عزیز کے جواب میں آیا ہے مجھ سے منقول ہو
 اسی سے سوا نہ کمال کر لینا چاہیے۔

بسمہ سبحانہ حق تعالیٰ

عزت گزین گوشہ گمنامی۔ سرگشتہ دشت ناکامی کہ ظاہر بینان بنام نہادہ خویش محمد حسین
 واداشناسان حقیقت ہیں وجود اعتباری میں العدمین میدانند از سرگذشت خود چہر بر لب
 و از ماجراہای کہ بروئے گزشتہ چہرہ نماید در جو لنگاہ ہستی بمنازل بالا و پستی ہنگام صعود و ہبوط
 انجہ دیدہ و نمی بیند شرطے ازان از شور و غوغاے عالم امکان بہ غارتگری فراسویش و نسیان
 رفت آنچه بیاد است نہ سزاوار گفتن نہ لائق شنفتن آہ رے روزے بخلو نگاہ و احداث باطن
 نہانچہ نہ یکتائی از ساغر کان اللہ و لہ یکن صعدہ بفضی گرم بادیہ پیمائی بود چون غمرہ و غفر
 بکرشمہ فاجبت ان اعرف عشوہ فروش آمد حجاب از کثرت اعتباری برروسے شاہد
 وحدت افتاد گامی در انجمن اعیان ثابتہ نہاد۔ در انجانیہ حاصل و قشش سچ نبود کہ لاجن
 ما شمت راحۃ من الوجود الحال بعد طو مراحل انجہ ازین سیر و سلوک اند و ختم غفلت
 و سرستی است از منازل سہ گانہ غرور و منزل بر چنین طی شد اما بیچ ہویدا گشت کہ طفلی کی گشت

و جوانی کوشد تپائی از مورفت اما از دل دور گشت و با مطلق میگه راست یاد و روح شفیقہ است
یکدیک مسرور گشت جوانی مظنہ ریاضت و مجاہدہ بود ہرزہ سربہاگزشت پیری را چہ این
گفت کہ الشیب کلہ عیب من لم یزراع وقت الحدیث نہ مر عند حصادہ ثمرات
انسان یزرم ولا یحصد فکیف یحصد من لم یزوع از مبلغ علم من چہ می پرسید مولوی
نظر سے برکت معلوم داشتیم اما غور و فکر سے چنانکہ باید از من تحصیل کتب درسی نرفت و بچہ حال
وقت بود از کشاکش پیودہ سربہا چہ الہ سینہ رفت نخستین درسیکہ از معلوم اول ہمدرد
ازل خواندہ ام حرف التبت بر یکم بودہ است آنہم نہ یادست۔ دیگر چیز را را چہ تو گشت
کہ ہمہ بر بادست تصنیف و تالیف را سرمایہ استعدادی در کارست و این ناچیز از ان سید
افتادہ است و حق اینست کہ امی ہرزہ سربہا گاہے سرے باین سودا پیودہ است و نہ الحال
ہست۔ اگر گاہے بچہ یک دیگران حرکت از کلکات و دبائیم یہ صفیہ وجود نقش بہت آن حرکت
بشری بودہ فقط اینست سرگزشت انیل یا و دہست۔ اتھی۔

مولوی محمد حسین صاحب۔ انجمن اسلامیہ لشکر گواٹیا کے آپ ہمدرد
انجمن ہن۔ و عطا گوئی و ہدایت خلق ابتدا کا شغل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد حسین صاحب عظیم آبادی۔ ابن شیخ انوش صاحب ولادت آکی
بمقام ہزاری باغ تھینا سلسلہ بارہ سو بیاسی عین ہونی کتب ابتدائیہ اپنے مامون مولوی محمد حسین صاحب
شاگرد مولوی رشاد الدین سوم راپوری سے پڑھیں ایک سال تک راپور میں رہ کر علی گڑھ میں رہے وہاں سے کانپور
مولوی حافظ حاجی اشرف علی صاحب مدرسہ دل جامع العلوم کانپور و مولوی حافظ حاجی احمد صاحب
سابق مدرسہ دارالعلوم کانپور سے پڑھ کر سند فراغ حاصل کی پانچ سال تک بریل روہیلکند کے مدرسہ
مفصل التہذیب میں درس دیتے رہے۔ اور ایام سفر مولوی حاجی اشرف علی صاحب میں جامع العلوم
کے مدرس رہے ہن فی الحال کنڈو میں تجارت کرتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد حسین صاحب مانیکپوری۔ اصل وطن آپ کا کانپور ہے مگر
بالفضل محلہ شاہ آباد ضلع آک آباد میں مقیم ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد حسین صاحب۔ ابن غلام سید و خان آپ بمقام کوٹ ضلع
فتحپور تقریباً سلسلہ بارہ سو چہتر ہجری میں پیدا ہوئے اور مولوی عبداللہ صاحب ٹوکی
نزیل لاہور سے کتب رسمیہ پڑھ کر فراغت حاصل کی اب اپنے ہی وطن میں قیام ہے۔ سلمہ

اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد حسین صاحب بدایونی۔ ابن مولوی منصف امانت حسین صاحب ولادت آپ کی ۶۸ سالہ سوارسطھ پجری میں ہوئی ۵ سال کے عرصہ میں اپنے والد سے علوم متعارفہ حاصل کیے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی محمد الدین صاحب احمد انگری۔ آپ کا وطن احمد انگر ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد رشید صاحب۔ ابن مولوی عبدالغفار صاحب مرحوم لکھنؤی آپ لکھنؤ سے اپنے والد ماجد کے ساتھ کانپور چلے آئے تھے اور اب بھی کانپور ہی میں قیام ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد رفیق صاحب۔ ابن مولوی خلیل الرحمن صاحب بھرتہ والا مسبق الذکر اپنے جملہ علوم رسمہ اپنے والد ماجد صاحب سے تحصیل فرمایا اور حدیث مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے پڑھکر سند حاصل کی اور مجدد مولوی محمد سخی صاحب رامپوری سے پڑھا آپ ماہر کتب و خطین و ذکی ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی شاہ محمد سعید صاحب۔ نقشبندی مجددی صاحب سجادہ مکان نواری تعلقہ بدین ضلع حیدرآباد سندھ۔ تصوف سے زیادہ رغبت ہے اور ہدایت و ارشاد میں مصروف ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد سعید صاحب۔ آپ کئی سال سے بکہ منظمہ کوچہ ت فرما گئے اور وہاں مدرسہ مولتیہ کے مقرر ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری۔ آپ صوفی متبع شریعت و عالم فصیح البیان ہیں۔ رشد و ہدایت میں مصروف ہیں اور تصوف کی طر ف زیادہ رغبت ہے۔ قصبہ پھلواری ضلع عظیم آباد کو آپ کی سکونت کا خراج حاصل ہے مولانا عبد مرحوم لکھنوی و مولانا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے تلمذ ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری۔ سرزمین رامپور سے خراج حاصل ہے کہ آپ جیسا عالم و محدث و محقق وہاں ساکن ہے۔ تقریر شستہ و خیالات و ہیں۔ ہمدردی قوم کا بڑا خیال ہے۔ اور ندوہ کے ساتھ خاص تعلق ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی۔ ابن جناب مولوی حبیب اللہ صاحب ولادت آپ کی بمقام بند دل خانقاہ ضلع غلگڑ ماہ می ۱۲۵۷ھ مطابق ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ بارہ سو چوہتر ہجری میں ہونی عنقوان شباب سے اکتساب علوم کا شوق ہوا مولانا علی عباس صاحب چربا کوٹی مرحوم مولوی محمد فاروق صاحب مدظلہ مولوی ارشد حسین صاحب مرحوم آپ مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری سے چودہ سال میں تمام و کمال علوم فقہ و حدیث و ادب و تفسیر و فلسفہ وغیرہ حاصل فرما کر تدریس فراغ سربراہ کیا آپ کے تصانیف میں سے۔ اسکات المحدثی فی انصاف المقتدی۔ حل النہام الکامون الفاروق۔ سیرۃ النعمان۔ الجزیرہ۔ گذشتہ تعلیم صحیح امید۔ قصائد و غزلیات عربی و فارسی وغیرہا جو کبھی جو دت و فطانت مشہور ہر تاریخ دان و ادب میں خطا فرماتے ہیں۔ مولف آپ کی ملاقات سے مستفید ہو چکا ہوں اور اکثر توجہات غائبانہ مبذول فرمایا کرتے ہیں۔ لازال فخر حاصل ہوتا رہا۔

مولوی حاجی محمد شبلی صاحب جوہنوری۔ ابن مولوی سحابت علی صاحب مرحوم ولادت آپ کی ۲۵ شعبان ۱۳۷۶ھ بارہ سو ترستہ ہجری میں ہونی آپ نے فاتحہ فراغ کتب درسیہ کا مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لکھنوی کے حضور میں پڑھا اور مفتی صاحب نے سند عطا فرمائی۔ اب فی الحال سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں اور مقام جوہنور میں رونق افروز ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد شبلی صاحب۔ ابن مولوی ولی اللہ صاحب تلمذ مآظیف عبد اللہ صاحب غازی پوری مولوی محمد شفیع صاحب۔ ابن خواجہ طفیل علی صاحب مولد و مسکن آپ کا رامپور منہار ان ضلع سہارنپور ہے۔ ۱۷ صفر ۱۳۷۶ھ بارہ سو چتر ہجری میں پیدا ہوئے آپ کے اساتذہ میں سے مولوی عبد اللہ صاحب ٹوٹکی و مولوی مشتاق احمد صاحب پٹھوی ہیں لکھ برق جلال۔ التفتیح الادق۔ موج کوثر وغیرہا آپ کے تصانیف میں سے ہیں مولوی محمد صالح صاحب درمہنگوی۔ آپ درمہنگا کے رہنے والے ہیں ترجمہ آپ کا میر بنین ہوا۔

مولوی محمد صدیق صاحب۔ بالفعل آپ بمبئی میں ہاشم سید کے مدرسہ اسلامیہ کے شتم ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

آپ کو مطلع فرماتا ہوں کہ اس میں غلطی ہو چکی ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں غلطی ہو چکی ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں غلطی ہو چکی ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں غلطی ہو چکی ہے۔

مولوی محمد صدیق صاحب خٹاروی۔ ابن مولوی محمد اشرف علی صاحب مرحوم ولادت آپکی بمقام خٹارہ ضلع مظفرنگر ۹ شوال ۱۲۹۸ء ہوتی اور سیات فارسیہ اپنے والد ماجد سے پڑھیں پھر اپنے بھائی مولوی ابوالنعمان محمد عثمان صاحب سے عربی شروع کیا بعدہ مدرسہ عالیہ رامپور میں کل کتب درسیہ پڑھ کر فراغت حاصل کی۔ اب وطن میں قیام ہو سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد طیب صاحب عرب۔ آپ بہت بڑے ادیب ہیں فی الحال زیاست رامپور میں ملازم ہیں اور افاضہ درس میں مشغول سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی شاہ محمد عادل صاحب کانپوری۔ ابن شیخ محی الدین بخش صاحب ولادت آپکی بمقام قصبہ احمد آباد عرف نارہ گیارہویں ماہ ربیع الآخر ۱۲۸۸ء ہوا اکتالیس ہجری میں ہوتی نام تاریخی غلام نسیم ہے۔ ابتدائی کتب درسیہ مولوی شوکت علی صاحب جہان آبادی سے پھر مولوی سید الطاف حسین صاحب موہانی و مولوی غلام محمد خان صاحب متوطن کوٹ ضلع فتحپور و مولوی عبداللہ صاحب کانپوری سے پڑھی اور فاتحہ فرائع مولوی شاہ

سلامت اللہ صاحب بدایونی کانپوری مرحوم سے پڑھا اور اُسے سند و اجازت بھی عطا ہوئی اور حکم ہوا کہ بعد میرے تم میرا مقام جو کانپور میں ہو آباد رکھنا چنانچہ زمانہ تینتیس سال کا گزر رہا ہے کہ آپ انھیں کے سجادہ نشین ہیں مسئلہ بارہ سو بیاسی ہجری میں خواہش آپکے مفتی سید احمد دہلا کی نے اجازت جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحریر فرما کر بھیج دی۔ دلائل الخیرات کی اجازت مولوی سید حسین علی صاحب فتحپوری و میر حسن علی صاحب فتحپوری سے ہے۔ اور بعض امور باطنیہ کی

اجازت مولوی سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری الملقب بہ میان صاحب قادری گار سے ہے۔ بیعت ارادت سلسلہ عالیہ قادریہ میں جناب مولانا آخوند حافظ عبدالعزیز صاحب الملقب بہ شاہ مقبول احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کی اور خرقہ خلافت و اجازت جملہ سلاسل خمسہ کی عطا ہوئی۔ تصانیف آپکے یہ ہیں۔ تنزیہ الفوائد عن سورات العقائد۔ تحقیق الکلام فی التذاریع الحرام۔ اکتساب الثواب ببیان حکم ابدان المشرکین والمواکلہ مع اہل الکتاب۔ تفصیل آیت

کے ترجمہ کی رسالہ عمدۃ الصوائف میں مذکور ہے ادامہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی محمد عازف صاحب۔ آپ پندرہ سال پہلے مدرسہ اسلامیہ ڈھاکہ گئے تھے اسی تعلق سے ڈھاکہ کا قیام و مشغل تدریس ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بہ باغی اعلیٰ اخبار آئینہ کنہ کے آپ اب پندرہویں ۱۳۰۱ ہجری۔

مولوی حکیم ابوالنعمان محمد عثمان صاحب چتاروی۔ بن مولوی محمد اشرف علی صاحب مرحوم۔ ولادت ترکی بمقام چتارہ ضلع غنیمت پور تقریباً ۱۱۰۰ھ یا ۱۱۰۵ھ۔ تراوی چتری میں، جوئی ادا اہل کتب فارسیہ اپنے والد ماجد سے پڑھ کر علم عربی شروع کیا اور نہایت مستعدی و خلوص سے اس کام کی ابتدا کی چند دن کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب سمرودی الحال دکیل سے کچھ پڑھا پھر تھوڑا مولوی محمد راحت علی خان صاحب جو بنوری مرحوم سے حال کر کے لکھنؤ میں آئے اور حضرت شیخا مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی صاحب صاحب مرحوم کے حضور میں اکتساب علوم کرتے رہے اور انھیں کی خدمت میں فائزہ فراخ پڑھا۔ علم طب مولوی حکیم عبدالغنی صاحب دریابادی و حکیم سید محمد موبانی سے حاصل کیا۔ آپ کے تلمیذ ہیں شیخ سیونکہ۔ تخریج الجواہر العجریہ من الذخیرۃ الاسکدریہ۔ ترجمہ کتاب ارسطاطالیس الصواعق المشتعلہ علی تنبیہ الجملہ۔ جاموس النوا میں بحکم الاستغما خیس۔ آپ کے تلامذہ میں سے مولوی عبدالاول صاحب جو بنوری و مولوی محمد شمسین صاحب چتاروی و مولوی محمد قلی صاحب آپ کے برادر خرد ہیں۔ فی الحال آپ مدرس مدرسہ کاکوری ضلع لکھنؤ میں مسلحہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی سید محمد عرفان صاحب ٹونکی۔ آپ کا وطن اسلامی ریاست ٹونک ہے۔ آپ کے ترجمہ کے حصول میں کامیابی ہوئی۔
ناظم ندوۃ العلماء مولوی سید شاہ محمد علی صاحب کانپوری۔ ابن مولوی سید عبدالعلی صاحب حسنی الحنفی النشبدی مولد و سکون آپ کا شہر کانپور ہے شروع زمانہ میں جناب مولوی مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم کاکوری سے میزان الصرف و دیگر رسائل صرف و نحو و منطق پڑھے پھر مولوی سید حسین شاہ صاحب بخاری سے پڑھا باقی جملہ کتب درسیہ کی تکمیل جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھی مظفر سے ہوئی بعد فراغ قریب تین سال کے مدرسہ فیض عام کانپور میں آپ مدرس مقرر ہوئے۔ پھر مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپور کی خدمت میں ایک سال مقیم ہو کر صحاح ستہ و موطا امام مالک و موطا امام محمد پڑھ کر سند حاصل فرمائی۔ اور مولانا آل احمد صاحب پھلواروی ماجر مدینہ منورہ رحمۃ اللہ علیہ نے بلا طلب یہ موضع جو بنور سے سات میل جانب مشرق و شمال واقع ہے۔ جہاں بالفعل اخبار آئینہ آپ کے اہتمام سے بمقام لکھنؤ ہفتہ وار جاری ہے ۱۲۔ و حتیٰ لکھنؤ۔

مولوی محمد قاسم صاحب دہلوی کا شمار مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب مراد آبادی سے اخذ بیعت کی اجازت
 ۱۳ سال پر کیا گیا۔ وہ سید صاحب دہلوی کے تلامذہ میں سے تھے۔

سند حدیث عطا فرمائی اور زیادہ اسانید کا جمع کرنا آپ نے اپنے ہضم نفس کے خلاف پایا۔ مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب مراد آبادی سے اخذ بیعت کی اجازت
 عطا ہوئی عالم ربوہ میں اشارہ نبوی آپ کو ہوا کہ جہاد کرو اس وقت سے رد نصاریٰ میں سنی
 موقوفہ فرمائے گئے آپ کے تصانیف بھی اکثر اسی باب میں ہیں۔ حاشیہ نہرہ النظر پیغام محمدی حصہ اول
 دفع التلبیسات حصہ اول۔ مرآۃ الیقین لا غلط ہدایت المسلمین۔ ترانہ مجازی جواب غمہ طلبو
 غایۃ التفتیح فی اثبات التراجع۔ احکام التراجع۔ ارشاد رحمانی۔ فیوض رحمانی۔ البرہان فی
 حفاظۃ القرآن۔ یہ سب آپ کی تالیفات ہیں آپ کو حق تعالیٰ نے عجب قسم کے فضائل حمیدہ و
 فضائل پسندیدہ سے متصف فرمایا ہے۔ ظاہر و باطن میں کامل و مکمل بنایا ہے۔ ومن یتوکل
 علی اللہ فہو حسبہ پر مدار ہے۔ رفقاء قوم و اصلاح جماعت مد نظر اسی بنا پر جلسہ ترویج
 العلماء قرار دیا تراجم علمائے خال کے لکھنے کی جرات آپ ہی نے دی۔ اللہم

باسمک فی عمرہ و فیضہ۔
مولوی محمد علی صاحب۔ بن مولوی محمد فیض اللہ صاحب مرحوم آپکا وطن قصبہ
 موضع اعظم گڑھ ہے کینٹ آپکی ابوالکلام ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی قاضی حاجی محمد علی صاحب۔ آپ مولوی عرف مٹاری ضلع
 حیدر آباد سندھ کے رہنے والے ہیں۔ بالفعل لواری تعلقہ بدین ضلع حیدر آباد سندھ میں
 مفتی ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی سید محمد علی صاحب دوکوہی۔ عرف امام علی بن سید غلام علی
 ساکن دوکوہہ ضلع جالندھر آپ نے مولانا محمد لطیف اللہ صاحب علیگڑھی و مولوی
 حافظ شوکت علی صاحب سندیلوی و مولوی محمد کمال صاحب عظیم آبادی و مولوی احمد
 صاحب مدرس کانپور و مولوی عبدالحمید صاحب عظیم آبادی سے علوم متعارفہ تحصیل فرما کر
 شغل طب اختیار کیا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد عمر صاحب دہلوی۔ ابن مولوی کریم اللہ صاحب۔ والد
 ایک مسئلہ بارہ سواڑ سٹوہ جری میں ہوئی۔ اپنے والد ماجد سے جملہ علوم رسمیں پڑھ کر فراغت پائی۔
 افتادہ طلبہ میں مصروف ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ محمد عمر صاحب دہلوی۔ ابن مولوی حافظ فرید الدین

صاحب ولادت آگے انیسویں ماہ شعبان ۱۲۸۵ء بارہ سو اکتوہجری میں ہوتی ابتدا کی کتب سے کیا
 کریم اللہ صاحب و حافظ غلام رسول صاحب تخلص بہ دیران و مولوی قدرت اللہ صاحب
 ولایتی و مولوی عبدالعزیز صاحب بنگالی و مولوی سید بخش اللہ صاحب گورکھپوری سے اور
 میبدی وغیرہ مولوی علم اللہ خان صاحب سے اور کنز الدقائق وغیرہ مولوی محمد یعقوب سے
 اور ہمایہ و سوط امام مالک و رشیدیہ مولوی عبدالحق صاحب سے پڑھ کر ۱۲۹۵ء بارہ سو پچانوہ
 ہجری میں جملہ کتب رسمہ سے فراغت لیکر سند حدیث کی مولوی عبدالعزیز صاحب بہار کی پوری
 تلمیذ حضرت شیخنا و مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی سے لی بیعت و خلافت مولوی غلام
 آخوند عبدالعزیز صاحب دہلوی سے ہے۔ فی الحال آپ اپنے مرشد کے جانشین ہیں اور ارشاد
 و ہدایت میں مصروف ہیں۔ زیادہ تذکرہ آپ کا عمدۃ الصحائف میں مرقوم ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ
مولوی محمد عمر صاحب۔ آپ مدرسہ انجمن اسلامیہ نوگائر کے مدرس ہیں اور
 اس حلیہ سے خدمت اسلام و تدریس میں مصروف ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولانا قاضی محمد فاروق صاحب چریا کوٹی۔ ابن قاضی علی اکبر
 آپ مشہور ہیں البتہ ہیں۔ آپ کی لیاقت علمیہ و متانت طلبیہ کا ذکر کرنا تفصیل حاصل ہے پہلے
 اپنے برادر بزرگ مولوی عنایت رسول سے کچھ پڑھا۔ پھر مولوی رحمت اللہ صاحب لکھنوی و
 مولوی مفتی محمد یوسف صاحب لکھنوی و مولوی ابوالحسن صاحب منطقی وغیرہم سے تکمیل
 فرمائی بعدہ افادہ و اخافہ طلبہ میں مشغول ہوئے فن ادب میں کمال حاصل کیا۔ کشت
 انتفاع عن وجہ الاوضاع اور سدس فاروقی یعنی نظم موکرہ عظیم کاوشی واقع اعظم گڑھ و
 اعلام حکام محقوق اسلام و خطبات منقلاہ جمعہ وغیرہ آپ کے تصانیف سے ہے۔ آپ کے مراتب کا اندازہ
 اس سے ہو سکتا ہے کہ مولوی محمد شبلی نعمانی صاحب اس شخص آپ کے شاگردوں میں سے ہے۔ سلمہ
 اللہ تعالیٰ و احامہ و انبیا۔

مولوی محمد فاروق صاحب غازی پوری۔ آپ کا وطن
 غازی پوری ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد قاسم صاحب آروی۔ آپ آرزو ضلع شاہ آباد کے رہنے والے
 ہیں۔ فی الحال مدرسہ عالیہ کلاتہ میں مدرس اول انجکاد پر مشین و بیار مشین ہیں۔ سلمہ
 اللہ تعالیٰ۔

مولوی شاہ محمد کامل صاحب اعظم گڑھی۔ آپ ضلع اعظم گڑھ کے رہنے والے ہیں۔ تصوف کی طرف زیادہ رغبت ہے۔ ارشاد و ہدایت خاق مین معروف ہیں غازی پور میں قیام ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد کمال صاحب عظیم آبادی۔ ابن شیخ کریم الدین صاحب ولادت آپ کی ۱۲۹۸ء بارہ سو اچاس ہجری میں ہوئی اور مفتی صدر الدین خان دہلوی و مولوی واجد علی لکنوی و مولوی مراد اللہ بن مولوی نعمت اللہ لکنوی و مولوی دادار بخش پنجابی تلمیذ مولانا فضل حق خیر آبادی و مولوی محمد معین الدین صاحب گڑھی مدرس مرزا پور و مولوی عبدالوحید لکنوی و ملا اخوند سید محمد ولایتی نزیل راہپور و مفتی سعد اللہ صاحب مراد آبادی و مولوی عالم علی صاحب مراد آبادی و مولانا عبدالغنی صاحب مجددی دہلوی سے جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ تحصیل فرما کر مہ کمال کو پہنچے فی الحال عظیم آباد میں مدرس ہیں تلامذہ بکثرت ہیں مثل مولوی لطیف حسین عظیم آبادی و مولوی عبدالغفور دانا پوری و مولوی لطف الرحمن بنگالی وغیرہم اور شرح جامی و حاشیہ غلام یحییٰ بر آپ کے حواشی و تعالیقات بہت عمدہ ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد محمود صاحب۔ تھبہ موضع اعظم گڑھ کے رہنے والے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد محمود صاحب۔ آپ بھلت ضلع مظفر نگر کے باشندے ہیں۔ نہایت خوش بیان و اعظ و خوش الحان قرآن خوان ہیں۔ وطن ہی میں مقیم ہیں۔

مولوی سید محمد مصطفیٰ صاحب ٹوٹلی۔ افسوس ہے کہ آپ کا ترجمہ حاصل نہیں ہو سکا۔

مولوی محمد علی صاحب جوئی پوری۔ ابن مولانا سخاوت علی صاحب مرحوم ولادت آپ کی ۱۲۹۹ء جمادی الاخری ۱۲۹۸ء بارہ سو چوبتر ہجری میں بمقام مکہ معظمہ ہوئی اور کتب درسیہ مولوی شبلی برادر خود و مولوی عبداللہ صاحب ساکن موضع کو با ضلع چیمبرا و مولوی سعادت حسین صاحب عظیم آبادی و مولوی علی اکرم صاحب آروی۔ و شیخنا و مولانا محمد عبدالحی صاحب لکنوی قرنی محل سے پڑھ کر فراغت حاصل فرمائی۔ اب تذکرہ و تہذیب لکھنؤ میں قیام پذیر ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ حکیم محمد بی صاحب پنجابی۔ فی الحال صدر شفا خانہ

یونانی ریاست رامپور میں ملازم ہیں درس کاشغل ہیں مولوی عبدالحق صاحب فیض آبادی سے تلمذ ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد نظیر صاحب زین العابدین۔ ابن ناظر ذکی الدین صاحب۔ بالفعل جوئے مسجد ارہہ میں قیام ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولانا حاجی حافظ ابوالاحیاء محمد نعیم صاحب لکھنوی۔ ابن جناب مولانا عبدالحکیم صاحب۔ حق تعالیٰ نے آپ کی ذات کو مجمع صفات بنایا ہے اس کے گزرا وقت میں ہمارے سے ہوئے پڑانے دارالعلم فرنگی محل کا نام آپ کی جہد و کوشش سے روشن ہے۔ مزاج میں احتیاط و تقویٰ بہت ہے۔ اکثر علمائے عصر کو آپ سے تلمذ کا فخر حاصل ہے۔ متوکل علی اللہ بن وعظ و بند و تدبر ہیں و افتاء کاشغل ہے۔ تنقید الکلام المنسوب الی غوث الانام وغیرہ آپ کے تصانیف سے ہے۔ متع اللہ المسلمین بطول بقائہ۔

مولوی محمد ہارون صاحب نصیر آبادی۔ آپ نصیر آباد ضلع رولہا میں رہتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد یحییٰ صاحب نگرانی۔ ابن مولوی حافظ محمد عبد العلی صاحب مرحوم آپ مولف کے برے بھائی ہیں سلسلہ بارہ سو بہتر چری میں بمقام قصبہ نگرام پیدا ہوئے والد ماجد سے اخذ علوم کیا۔ مولانا محمد نعیم صاحب لکھنوی و مولوی فضل اللہ صاحب مرحوم لکھنوی سے بھی سند و اجازت ہے مختصر تذکرہ آپ کا رسالہ ساغر معلوی میں نور چشم حاجی مولوی محمد احسن وحشی نگرانی سلسلہ نے لکھا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم محمد حسین صاحب آرومی۔ ابن جناب مولانا حافظ حکیم حاجی ناصر علی صاحب مرحوم غیاث پوری آرومی۔ ولادت آپ کی بمقام ارہہ ضلع شاہ آباد بارہویں شوال روز دوشنبہ وقت صبح منسلک بارہ سو ساسی چری میں ہوئی پہلے اپنے والد ماجد سے تحصیل علم فرمائی پھر مدرسہ علین العلوم ارہہ میں مولوی سخاوت حسین صاحب و مولوی فضل کریم صاحب و مولانا سعادت حسین صاحب سابق الذکر سے پڑھنا شروع کیا۔ جب عین العلوم کا انتظام منتقل ہو گیا تو آپ کے والد ماجد نے مدرسہ فخر المدین قائم فرمایا۔ اسی مدرسہ کے مدرس اول مولوی وحید الحق صاحب استخوانوی ہماری مدرسہ دوم مولوی سید فدا حسین صاحب محی الدین نگرانی سابق الذکر سے پڑھتے رہے جب اس

مدرسہ کا بھی انتظام خلل پذیر ہوا تو ہمدرد والد ماجد خود کفالتہ تشریف لے گئے۔ وہاں مدرسہ عالیہ میں چند روز تحصیل علم فرمائی پھر وطن آکر مولانا سماعت حسین صاحب سے تحصیل علم میں مشغول ہوئے اور مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب آرومی نے بھی ایک کتاب پڑھ لی آخر الامر بخدمت حصول فیوض خاندانی جناب مولانا شیخنا محمد عبدالحی صاحب لکھنؤی مرحوم لکھنؤ میں حاضر ہو کر تین سال ۱۳۵۷ھ و ۱۳۵۸ھ و ۱۳۵۹ھ میں جملہ کتب درسیہ سے فراغت حاصل فرمائی اور حضرت مولانا نے سند و اجازت بھی مرحمت کی۔ حافظ حکیم عبدالحی صاحب بن حکیم محمد ابراہیم صاحب لکھنؤی کے مطب میں شریک ہو کر طرز و طریقہ معالجہ حاصل کیا اور تکمیل علم طب اپنے والد ماجد سے کر کے بمقام عظیم آباد علم جدید ہو میو تھنک حاصل کیا۔ آپ کے قصائدت میں سے معین الساجدین ۱۳ سالہ آئین۔ تنبیہ الشیاطین فضائل امام اعظم۔ ہین۔ مولف کے حال پر آپ کو خلوص و محبت غائبانہ ہے۔ جزاء اللہ وسلم

مولوی محمد حسین صاحب چتراری۔ ابن شیخ تھوری۔ آپ کا وطن چترار ضلع اعظم گڑھ ہے آپ کو تلمذ مولوی محمد علی جوہر پوری و مولوی حکیم ابوالنعمان محمد عثمان صاحب چتراری و مولوی حافظ علی انور صاحب کاکوروی و مولوی محمود حسن صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند و مولوی خلیل احمد صاحب مدرس دوم مدرسہ دیوبند سے ہے۔ فی الحال مدرسہ قلعہ سنور پٹیاہ میں مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد یعقوب صاحب۔ آپ کا وطن ہندوستانی گرامی شہر دہلی ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد یعقوب صاحب۔ اکہ آباد ممالک مغربی و شمالی آپ کا وطن ہے اکثر قیام آپ کا اعظم گڑھ میں رہتا تھا اب فی الحال ضلع رائے بریلی میں مطب کرتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمد یوسف صاحب تھانوی۔ آپ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کے رہنے والے ہیں۔ افتادہ خلق میں خدا کا مہیا ب فرمائے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔


مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب۔ آپ داتاؤنی ضلع علیگڑھ کے رئیس اور بہت فصیح اللسان ہیں۔ ادب میں زیادہ دلچسپی ہے۔ مضامین عمدہ لکھتے ہیں معاملات نزد میں خاص اہمک ہے۔ اور رفادہ قوم کے دل و جان سے ساعی ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محمود حسن دیوبندی۔ ابن مولوی ذوالفقار علی صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند آپ مشہور عالم یا عل و فاضل اجل ہیں مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم نانوتوی کے شاگرد ہیں آپ کے فہم و ذکاوت و تیزی طبع کا یہ حال ہے کہ جلد علوم معقول و منقول ایسا پڑھاتے ہیں کہ گویا خود اس کے موجد ہیں۔ تقریر نہایت خوش بیانی کے ساتھ فرماتے ہیں من مناظرہ میں بھی دستگاہ کامل رکھتے ہیں نہایت متواضع و منکسر المزاج ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ

مولوی محمود عالم صاحب سہسوانی۔ ولادت ترکی شہید آباد سواٹھتر ہجری میں ہوئی مولوی ارشاد حسین صاحب مرحوم سے جملہ علوم حاصل کر کے فراغ حاصل کیا مطلب کاشغل ہے۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محی الدین صاحب۔ آپ انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرٹ سے خدمت و عظیم مقررین اور بزرگ و ہدایت فرماتے ہیں۔ سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی محی الدین صاحب۔ آپ میور کالج آگرہ آباد میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ تحقیقات علمیہ بہت اچھی ہے۔ مختلف امتحانات سے کئی مرتبہ گورنمنٹ اسکولوں کے واسطے فارسی کو رس مرتب فرمائے۔ اور قواعد فارسی تالیف فرمائی۔ گلستان و بوستان کے انتخاب کی شرح بھی لکھی ہے۔ تدریس کاشغل اور یہی ذریعہ بسر اوقات ہے سلامہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی مراد علی صاحب۔ ابن حاجی حکیم غلام قادر صاحب معروف بہ منشی تراب علی کنیت آپ کی ابو احمدی ولادت بمقام قصبہ ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور ملک پنجاب تقریباً ۱۲۰۰ھ میں ہوئی آخرت ۱۲۸۰ھ میں ہوئی مسکن آپ کا موضع بیگو وال علاقہ راج کرپور ضلع جالندھر ملک پنجاب ہے اساتذہ ذیل۔ مولوی محمد ابراہیم کالان ساکن موضع بوٹ متعل کہ پور تھلہ و سید حسین شاہ صاحب قادری ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور و مولوی شیخ غلام حسن صاحب قانٹوگ و مولوی عبداللہ صاحب تلونڈی والہ ضلع ہوشیار پور و مولوی رحمت اللہ صاحب ساکن قصبہ کرانہ متعل پانی پت و مولوی عبدالحق صاحب خیر آبادی و مولوی انور علی صاحب رامپوری و مولوی عبدالعلی صاحب رامپوری سے جملہ علوم کی تکمیل فرمائی و فرہنگ منتخبات العربیہ و فرہنگ بوستان آپ کی تصنیف ہے فی الحال  پٹن سرکار سے ملتی ہے آپ کے تلامذہ میں سے مولوی غلام احمد صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور ہیں۔ ابقا

اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم سید مسیح الدین احمد صاحب - ابن مولوی حافظ حاجی سید
 خیر الدین صاحب معروف بہ حکیم بادشاہ قادری نقشبندی الہ آبادی - ولادت آپ کی بمقام الہ آباد
 محلہ کی پورواثرہ شاہ رفیع الزمان ماہ ذی الحجہ ۱۲۸۶ بارہ سو اسیٹھ ہجری میں ہوئی جملہ علوم و ہنر
 والد بزرگوار سے تحصیل فرمایا اور مدت دس سال میں فراغت حاصل ہوئی - ایک رسالہ منظرہ
 سنہ ۱۲۸۶ میں اور رسالہ ہدایۃ الطالبین آپ کے تصانیف میں سے ہیں - سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی شیخ الزمان خان صاحب شاہ جہانپوری - شاہ جہانپور واقع
 روہیلکھنڈ آپ کا وطن ہے - اور آپ حضور نظام حیدر آباد دکن کے استاد ہیں - سلمہ اللہ تعالیٰ
 مولوی حافظ مشتاق احمد صاحب انبھوی - ولد محمد بخش صاحب
 آپ تقریباً ۱۲۸۶ بارہ سو تتر ہجری میں پیدا ہوئے - مولود و سکن آپ کا قصبہ انبھہ ضلع سہارنپور
 ہے آپ کے ساتھ کے نام یہ ہیں - مولوی سعادت علی مرحوم سہارنپوری - مولوی سید الدین خان
 مرحوم دہلوی مولوی سید محمد علی چاند پوری دہلوی مرحوم مولوی فیض الحسن مرحوم سہارنپوری
 مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی - تصنیفات آپ کے چھوٹے بڑے قریب بیس رسالوں
 کے ہیں منجملہ بعض کے نام یہ ہیں - تحصیل النال باصلاح حسن المقال - تسبیح فی ثبوت ضرورت
 التقليد - قریرۃ العینین بتحقیق رفیع الدین - احسن التوضیح فی مسئلۃ التراجع - معراج جہانی رد
 مرزائے قادیانی - نسخ التورۃ والاانجیل - تبشیر الاصفیاء باثبات حیات الانبیاء - ازالۃ الالہام
 ضابطہ در تحصیل رابطہ - رفیق الطریق شرح اصول فقہ - فی الحال آپ گورنمنٹ اسکول لدھیانہ
 کے مدرس عربی ہیں - سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی حاجی حکیم سید مشتاق علی صاحب نگینوی - ابن سید وزیر علی
 صاحب ولادت آپ کی ۱۲۸۶ء میں ہوئی وطن آپ کا نگینہ ضلع بجنور قسمت روہیلکھنڈ ہے - مولانا
 مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی مدرس مدرسہ دیوبند و مولوی سید ابوالخیرات سید احمد صاحب
 دہلوی مدرس دوم مدرسہ دیوبند - مولوی ملا مراد صاحب دیوبندی مولانا احمد علی صاحب
 محدث سہارنپوری سے تحصیل علوم کی فی الحال مدرسہ اسلامیہ فیض آباد میں مدرس ہیں -
 سلمہ اللہ تعالیٰ -

مولوی شیخ منظر الحق صاحب - ابن شیخ فتح اللہ صاحب رئیس اعظم مصلح
 الہ آباد آپ کی ولادت ۱۲۸۶ بارہ سو چوراسی ہجری میں ہوئی جملہ کتب درسیہ مولوی عبدالقدوس

سبق الذکر و مولوی محمد اسحق تبرکاتون مرحوم سے آٹھ سال کی مدت میں تحصیل کر کے فراغت پائی
اپنے تصانیف میں سے۔ حقیقۃ الازواج فی ابائۃ الازواج۔ ہر۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی مظاہر الحق صاحب عظیم آبادی۔ آپ عظیم آباد (پٹنہ) واقع
مکاب بہار کے رہنے والے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم مظہر الہادی صاحب امرہوی۔ ابن مولوی عبدالرحمن

صاحب تحصیلدار۔ آپ نسباً عباسی و حسباً حسینی نقوی ہیں۔ علم معقول و فقہ و اصول و کلام و

تفسیر و فلسفہ و طب و معانی و بیان و مسلم و بخاری شریف بہرائچی جناب مولوی بقا حسینی ان

صاحب فخر آبادی اپنے مامون جناب مولانا محمد حسن صاحب امرہوی سبق الذکر سے حاصل

فرمایا بعدہ باقی کتب حدیث و مسلم الثبوت و مقامات حریری و سبعہ معلقہ و تنبی و فرائض مرویہ

(ضلع مراد آباد) میں مولوی سید احمد حسن صاحب مدوح سے پڑعین۔ آپ کے تصانیف میں سے

مظہر الاسلام۔ ماہواری رسالہ۔ مظہر البدایۃ العلویہ۔ ترجمہ مواظظ قادریہ۔ جامع السالکین تصنیف

میں ہے۔ مظہر الاسلام بنام مؤلف ماہو اند آتا ہے یہ رسالہ ماہ جادی ثانیہ ۱۲۸۷ھ سے شائع ہونے

لگا ہے۔ مضامین اس کے نہایت دلچسپ اور مفید عوام بلکہ خواص ہیں خدا اسکی اشاعت میں ترقی

دے اور اس سے لوگوں کو فیضیاب کرے سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی مقیم الدین صاحب۔ بن سلطان محمد ڈبال پتی صوبہ خیل۔ مسکن آپ

کا موضع کوٹ مریر ملکہ ٹانک ہے۔ کتب ابتدائیہ تا میبذی مولوی دین محمد ساکن ٹانک سے پڑھے

مولانا محمد مظہر نانوتوی و مولوی عبدالحق صاحب فخر آبادی و مولوی حافظ احمد حسن پنجابی مدرس

کانپور سے تکمیل کتب درسیہ کی بالفضل مدرسہ شوکت الاسلام سندیلہ ضلع ہر دوی کے مدرس اعلیٰ ہر

مؤلف نے ندوۃ العلماء کے دوسرے سالانہ جلسہ میں آپ کو دیکھا ہے نہایت مستعد و جفاکش

و منکر الزاج ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی ممتاز حسین صاحب بردوانی۔ بردوان صوبہ بنگال آپ کا

وطن ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی منصور علی صاحب مراد آبادی۔ آپ مراد آباد (رحیلکھنڈ) کے

رہنے والے ہیں فی الحال مدرسہ طبیہ حیدر آباد کن کے مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی منہف علی صاحب دیوبندی۔ آپ مدرسہ دیوبند ضلع سہارن

مین مدرس ہیں۔ نہایت تیز طبع ذکی فہم ریاضی دان۔ حکمت میں آپ کا خاص طور سے شہرہ ہے۔
 فرائض اردو علم شریعت آپ کے تصانیف میں سے ہیں مؤلف نے فرائض اردو مطالعہ کیا ہے سال
 ارث کو خوب صحت و توضیح و تشیل سے لکھا ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔
 مولوی منور علی صاحب پنجابی۔ بن حافظ مظہر حق فی الحال ریاست راجپور
 مین مدرس مدرسہ عالمیہ ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
 مولوی میر محمد صاحب میرٹھی۔ آپ میرٹھ کے رہنے والے نہایت تیز طبع و ذکی
 ہیں چند سال سے کلکتہ مین مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف النون

مولوی سید ناصر الدین صاحب دہلوی۔ ابن سید محمد علی صاحب
 ولادت آپ کی بقم نام نگر پور ہوئی جملہ علوم رسمہ اپنے والد ماجد اور جدا مجد سے تحصیل فرمایا اور تواتر
 و انجیل با تفسیر عربی و یونانی علمائے اہل کتاب سے حاصل کی ہے۔ آپ کو اہل کتاب سے مناظرہ کرنے
 میں ایسا ملکہ ہو گیا ہے کہ نظر آپ کا ظاہر نہیں ہے۔ اسی امر میں رسائل و کتب قریب تین کے تالیف
 فرمائے ہیں۔ اب ایک تفسیر نہایت ضخیم بزبان فارسی تالیف فرما رہے ہیں اس سے بھی غرض ثبات
 و حقیقت مذہب اسلام و ابطال دیگر ادیان ہے۔ اللہ عز و جل کی الزمان بفرما۔
 مولوی حاجی حافظ ناظر حسن صاحب دیوبندی۔ آپ کا وطن
 قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور ہے۔ فی الحال میرٹھ اندر کوٹ مدرسہ اسلامیہ مین مدرس اول ہیں۔
 سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی نجف علی صاحب جھرمی۔ ابن محمد عظیم الدین صاحب وطن آپ کا
 قصبہ جھرم ضلع ریشک ہے۔ طبع موزون و ذہین رسا رکھتے ہیں۔ آپ کے تالیفات میں سے۔ کافل الاسواق
 شرح الکلام۔ شرح مقامات حریری بزبان عربی غیر منقوط۔ شرح دیوان سنہی۔ شرح دیوان حماتہ
 حاشیہ مطول۔ نہایت مفید ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ نذیر احمد خان صاحب دہلوی۔ شہر دہلی محلہ کھاری
 باولی بن آپ کا دولت خانہ ہے علوم عربیہ و فارسیہ کے علاوہ جو دہلی کالج میں حاصل فرمائے

تھے ہنگام ملازمت حمدہ ڈپٹی انسپکٹری مدارس انگریزی میں مہارت کامل حاصل فرمائی سرکار گورنمنٹ انگلشیہ میں ڈپٹی کلکٹر تک رہ چکے کے بعد حیدر آباد دکن کو بھیجے گئے اور وہاں مدت خدمات حضور نظام انجام دیتے رہے اب ایک عرصہ سے نشن پاتے ہیں۔ مکان پر مقیم ہیں۔ تائید اسلام میں سرگرم و رفاه قوم میں بدل ساعی ہیں۔ آپ کے قصائید میں سے۔ مرآۃ العروس۔ توبۃ النصوح۔ محسنات۔ ابن الوقت۔ منتخب الحکایات۔ موعظہ حسنہ۔ چند پند۔ ماینینک۔ فی الصوف۔ صوف صغیر۔ لصاب خسرو۔ اتمام حجت۔ نبات النش۔ ایامی۔ رویا سے صادق ہیں مجموعہ آپ کے لکھنؤ کا جنین وقتاً فوقتاً آپ نے حقانیت اسلام بیان کی ہے بجائے خود ایک ضخیم کتاب ہے اور ایک تفسیر مسودہ کلام اللہ کی لکھی ہے۔ تعلیم قرآن و پابندی حدیث و سنت کے بارہ میں بڑا جوش ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولانا مولوی حاجی حافظ سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی۔
ابن سید جواد علی مرحوم ولادت با سعادت آپ کی بمقام سورجگڑھ من مضافات بہار تقریباً ۱۳۲۵
بارہ سو چوبیس ہجری میں ہوئی آپ کے شیوخ کے یہ نام ہیں۔ مولوی سید عبدالخالق مولوی شیر محمد
قندھاری مولوی جلال الدین ہراتی مولوی شیخ کرامت العلی اسلامی مولوی محمد بخش عرف
تربیت خان مولوی عبدالقادر اسپوری مولانا محمد اسحق صاحب دہلوی سید عبدالرحمن بن سلیمان
الابدل شیخ عبدالرحمن الکزہری الدمشقی شیخ علامہ محمد فابد سندی مدنی مؤلف حصر الشارح و شرح
عبد اللطیف بیرونی۔ ابجا فیض عام اقطار ارض میں شائع ہے جس قدر کثرت تلامذہ و مستفیدین
حضرت صاحب ترجمہ میں سے نہیں دیکھا۔ اکثر اہل علم عالم آپ کے تلمذ سے اپنا فخر یقین کرتے ہیں
چند علما جو آپ کے فیض سے سیراب ہوئے۔ ان کا نام بطور نمونہ ارقام ہوتا ہے مولانا عبداللہ غزنوی
غزنوی محمد بن عبداللہ غزنوی مرحوم مولوی عبد الباقی غزنوی امرتسری سلمہ عبدالواحد غزنوی
عبداللہ بن عبداللہ غزنوی مولوی شریف حسین مرحوم مولوی محمد بشیر سسوانی سلمہ مولوی
امیر حسن مرحوم سسوانی مولوی امیر احمد مرحوم سسوانی مولوی غلام رسول پنجابی محمد بن ہارک اللہ
پنجابی مولوی محمد حسین لاہوری مولوی حافظ عبداللہ فاری پوری سلمہ مولوی سعادت حسین
بہاری سلمہ مولوی علیم الدین حسین مرحوم نگر نسوی مولوی لطیف العلی بہاری مرحوم مولوی
ابو محمد ابراہیم آروی سلمہ مولوی عبدالننان وزیر آبادی سلمہ مولوی نور احمد ڈیوانوی سلمہ مولوی
شمس الحق ڈیوانوی سلمہ مولوی بدیع الزمان مرحوم گمنوی مولوی وصیت علی مولوی اسد علی

بابا کا بیٹا مولوی نازم علی قصوری مولوی احمد اشرف مولوی میر حسن شاہ جاناوی مولوی عمر الدین بن سید
 مولوی برہان الدین مولوی احمد حسن دہلوی مولوی محمد کبیری گجراتی مولوی عبدالرشید کیکڑا مولوی
 غلیل الرحمن شاہ پوری سلمہ مولوی عبدالغفار چیمڑی مولوی محمد اسحق صاحب گنجی سقا ضیٰ طلامحمد
 پشاور مولوی مرحوم قاضی محفوظ الشہ پانی پتی مرحوم شیخ احمد دہلوی مرحوم مولوی بخشش احمد مولوی
 سلامت اللہ اعظم گڑھی سلمہ مولوی ابو عبدالرحمن محمد نیاجی مولوی عبدالغنی علی پوری بہاری
 مولوی آئی بخش برار مولوی ایدر علی ملیح آبادی لکھنوی مولوی نور محمد ملتانی مولوی
 محمد حسن استخوانی بہاری مولوی نظیر حسن آردی مولوی عبدالغفر یزید رحیم آبادی ترمیزی مولوی
 محمد نسیم رحیم آبادی ترمیزی مولوی عبدالرشید نیاجی گیلانی مولوی محمد طاہر سلمہ مولوی عبدالجبار
 عمر پوری سلمہ مولوی محمد عرفان ٹوٹکی سلمہ مولوی محمد حسین ہزاروی مولوی نعمت علی پھلواروی
 مولوی محمد حسن بھوپالی مولوی عبدالرشید سندی سمنی مولوی محمد ناصر نجدی مولوی سعد بن محمد
 نجدی مولوی عبدالحق صاحب دہلوی صاحب تفسیر حقانی سلمہ مولوی محمد سلیمان پھلواروی سلمہ
 مولوی علار الدین محمد مولوی غلام احمد مدرس مدرسہ نمائندہ لاہور سلمہ مولوی عبدالقدوس ساکن
 موضع اکر آباد سلمہ حکیم نصیر الحق ڈیاناوی سلمہ مولوی محمد اشرف ڈیاناوی سلمہ مولوی محمد رفیق
 شاہ پوری سلمہ مولوی فقیر اللہ شاہ پوری سلمہ مولوی محمد اسحق رامپوری سلمہ مولوی عبدالرحمن
 شاہ پوری سلمہ مولوی سلیم اللہ اعظم گڑھی تحصیل ذات جمعہ اُحسان استقبیل فضل خدا اور اچھٹ کے یہ عالم پیشوا
 ہیں۔ یہ مختصر سالہ بیان اوصاف و اخلاق سے قاصر ہے۔ اس لیے کہ اختصار مد نظر ہے۔ آپ کے حالات
 نایہ المقصود شرح سنن ابی داؤد کے مقدمہ میں اور مکتوب لطیف اور تذکرۃ النبلا میں تراجم علماء
 میں مولوی ابو الطیب شمس الحق عظیم آبادی نے تفصیلاً تحریر فرمایا ہے جو میں شاء خلیط العما
 ادامہ اللہ وابقاہ۔

مولانا حاجی نذیر علی صاحب فقیہ پوری۔ آپ کی ذات جامع علوم ظاہری و
 باطنی ہے۔ صد ہا طالبین شریعت و طریقت آپ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ متواضع و منکر
 الزاج ہیں۔ بالفعل و بطن مالوت قصبہ فقیہ پور ضلع بارہ بنکی میں رونق افروز ہیں۔ متع
 اللہ المسلمین بطول بقائہ۔

مولوی نصرت علیٰ صاحب دہلوی۔ ابن مولوی ناصر الدین محمد ابو النضر
 مذکور ولادت آپ کی سترھویں شوال ۱۲۶۷ء بارہ سو چوٹھ پجری میں ہوئی آپ کو علاوہ فضل

وہنر علم عربی کے زبان فارسی و ترکی و انگریزی و ہندی میں مہارت تامہ ہر ایک مطبع کے ایک مالک ہیں اسکا نام نصرت المطابع ہر ایفیات آپکے بھی تیس کے قریب ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ
مولوی حکیم نصیر الحق صاحب عظیم آبادی۔ ابن تیج محمد حسین صاحب
 آپ نے کتب درسیہ کی تکمیل مولانا بشیر الدین صاحب مرحوم قنوجی و مولانا نذیر حسین صاحب
 دہلوی و مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری و مولانا قاضی خٹا مولوی محمد عبد الحی صاحب
 مرحوم لکھنوی سے کی اور کتب طبیبہ دہلی میں بعض افراد حکیم شریف خاں صاحب مرحوم سے پڑھیں
 آپ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم ابن مولانا گوہر علی صاحب مرحوم ساکن ڈیاناوان ضلع
 عظیم آباد کے داماد ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حکیم نصیر الدین صاحب میرٹھی۔ آپ کا وطن میرٹھ ہے۔
 سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی شاہ نظام الدین صاحب بریلوی۔ ابن شاہ نیاز احمد صاحب
 مرحوم۔ بریلی روہی کا ضلع کو آپکے آستانہ ہونیکا فخر حاصل ہے۔ صوفی روش۔ فقیر مشہور درویش
 شکر الزامین۔ صد ہادی فیضیاب ہوتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی نظام الدین صاحب۔ احمد پور شرقی واقع ریاست بہاولپور آپ کا
 وطن ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ حکیم نظام الدین صاحب لکھنوی۔ ابن مولوی حافظ
 نصیر الدین صاحب مرحوم۔ آپ بھی بچانے دار العلم فرنگی محل کے یادگار ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ
مولوی حکیم حافظ نعمت اللہ صاحب۔ ابن حافظ سید رحمت اللہ صاحب

مرحوم۔ آپ تقریباً ۱۰ بارہ سوچا سی ہجری میں پیدا ہوئے کتب و رسمہ ابتدائیہ و کتب و تراجم
 و حفظ کلام مجید اپنے والد سے پڑھا پھر چند روز مدرسہ دیوبند میں پڑھتے رہے بعد ازاں کتب خانہ
 مولوی عین القضاۃ صاحب حیدر آبادی و مولوی افہام اللہ صاحب لکھنوی و جناب مولانا
 و شیخنا محمد عبد الحی صاحب مرحوم لکھنوی سے پڑھیں پھر مولوی احمد حسن صاحب مدرس مدرسہ
 اروپہ و مولوی سید شیر علی صاحب جو پوری و جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے
 بشیہ کتب و صحاح حدیث پڑھا علم لب لب مولوی افہام اللہ صاحب سے پڑھا حکیم عبد العلی صاحب
 لکھنوی و حکیم عبدالولی صاحب سے پڑھا تکمیل کیا۔ وطن آپ کا موضع شاہ پور ضلع متہور ہے۔

مولف سے رابطہ محبت رکھتے ہیں۔ آدمی نہایت تیز و ذہین ہیں۔ زبان انگریزی میں بھی کچھ بھارت ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی نور احمد صاحب پنجابی۔ آپ پسرور ضلع سیالکوٹ ملک پنجاب کے رہنے والے اور بہت ہی متواضع اور منکسر المزاج ہیں۔ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب سے بیعت ہے۔ طریقہ تعلیم اچکا بہت اچھا ہے۔ بالغفل مدرسہ اسلامیہ سلون ضلع رائے بریلی میں درس اول ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حاجی نور احمد صاحب ڈیاناوی عظیم آبادی۔ ابن مولوی گوہر علی صاحب مرحوم۔ ولادت ایک نیم ذیحجہ یوم غریبہ ۱۳۱۸ھ بارہ اسوینیسٹھ ہجری میں ہوئی کتب ابتدائہ مولوی ابوالحسن منطقی ساکن بھپورہ ضلع عظیم آباد و مولوی عبدالحکیم صاحب ساکن شیخپورہ سے پڑھے پھر مولوی لطف العلی ہماری سے تکمیل کتب درسیہ کی کر کے فراغت حاصل فرمائی ۱۳۹۸ھ بارہ سو بانوے ہجری میں راج کو تشریف لے گئے سید احمد دھان سے سند و اجازت حاصل ہوئی بعدہ ۱۳۹۸ھ ہجری میں مولوی عبدالحکیم صاحب عظیم آبادی سے اکثر کتب طبیبہ و ریاضیہ پڑھے اور ۱۳۹۸ھ بارہ سو ستانوے ہجری میں مولانا ذریعہ حسین صاحب دہلوی سے سند حدیث حاصل فرمائی اور سال حال ۱۳۹۸ھ میں حضرت شیخ حسین عرب سے بھی سند عطا ہوئی ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی نور الدین صاحب۔ آپ نے بغرض خدمت دینی کتب مطبوعہ مصر کی تجارت کا کام اختیار فرمایا ہے بالغفل کانپور محلہ توپ خانہ بازار کمنہ میں مقیم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی حافظ نور محمد صاحب پنجابی۔ ابن شیخ محمد صاحب ولادت ایک نقریہ ۱۳۱۸ھ بارہ سو تتر ہجری میں بمقام شاہ پور ملک پنجاب ہوئی۔ کتب ابتدائہ ملتان میں حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب سجادہ نشین و ابن حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مرحوم سے پڑھ کر کتب متوسط مولوی عبد القدوس صاحب شاگرد مولانا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھی و مولوی عبد اللہ تھانی سے پڑھیں۔ فاتحہ فراغ بحضور جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھی دام فیضہ پڑھا مولف سے انس و محبت قلبی رکھتے ہیں ایک فروتنی و کسر نفسی باوجود کمال ظاہری و باطنی قابل قدر ہے۔ آپ ستمی ہو کر اپنے وطن کو چلے گئے۔ ۱۲ وحشی۔

ابتداءً مدرسہ فیض عام کانپور میں چند روز مدرس رہے۔ اب قلعہ فتحپور کے اسلامیہ مدرسہ میں افسر مدرس ہیں۔ باریک اللہ فی عہدہ۔
مولوی نور محمد صاحب۔ بن حافظ علی محمد صاحب آپ موضع ماگٹ ضلع لدیانا میں پیدا ہوئے اور مولانا محمد منظر صاحب نانوتوی مرحوم اور مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری مرحوم اور مولوی امیر باز خان صاحب سہارنپوری سے جملہ کتب درسیہ پر دستِ فراغت فی الحال مدرسہ اسلامیہ لدیانا میں مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف الواو

مولوی وحید الحق صاحب۔ آپ کوشل تدریس پسند ہے۔ مدرسہ اسلامیہ بہار ضلع پٹنہ میں مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی وحید الزمان صاحب۔ فاروقی نواب وقار نواز جنگ بہادر معتمد و خرملی حیدر آباد دکن۔ ابن مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم۔ ولادت آپ کی بمقام کانپور ضلع بارہ سوسر سنگھ چری ہیں ہوئی۔ جناب مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم۔ مولوی سید حسین شاہ بخاری مولانا مولوی لطف اللہ صاحب علی گڑھ مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم قنوجی مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی سے ۷ سال میں تحصیل علوم متعارفہ فرمائی۔ فی الحال بہار فاران سکریٹری دولت نظام حیدر آباد دکن ب خطاب نواب وقار نواز جنگ بہادر منصب دوزاری دوا سپہ و سرا سپہ نوبت و نقارہ و علم دپالگی وغیرہ بمشاہدہ ایکڑ الہا پتھور و سپہ ملازم ہیں۔ آپ کے تصانیف ناخبرہ و شائعہ میں سے۔ نور الہدایہ ترجمہ اردو و شرح و قایہ۔ تخریج شرح عقائد شریعیہ بخاری نور الانوار۔ علامات الحدیث۔ انتہائی مسئلۃ الاسنوار۔ حاشیہ میرزا اہامور عامہ۔ کشف الخطایہ موطاء جلد۔ ترجمہ سنن ابی داؤد ۴ جلد۔ ترجمہ صحیح مسلم ۶ جلد۔ ترجمہ سنن نسائی ۴ جلد۔ ترجمہ سنن ابن ماجہ ۲ جلد۔ ترجمہ و شرح صحیح بخاری سبکی بہ تکمیل القاری۔ ۲ جلد وغیرہ ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی وصی احمد صاحب سورتی۔ آپ شہر سورت کے رہنے والے ہیں فی الحال شہر بلی بحیث محکمہ محمد واصل کے مدرسہ میں مدرس ہیں مثل نسائی شریف و مجموعہ تشریح ابی داؤد

مذی شریف کے اکثر کتبوں کا تفسیر کیا ہے اور فتوای جامعہ الشواہد الخیرین کا جو سلمہ اللہ تعالیٰ
 مولانا حکیم وکیل احمد صاحب سکندر پوری۔ فاروقی۔ ولادت آٹکی
 ہونہ پچھریں سالہ بارہ سو اٹھاون ہجری میں بمقام موضع دہشت پور ضلع سارنہ ہولی ابتدائی
 کتب اپنے بڑے بھائی مولوی ولی الحسنین صاحب سے کفایت الملتی کا فنیہ شرح ملاقطبی میر
 رشیدہ حضرت شاہ فلام معین الدین خشتی جو پوری سے تشریح تہذیب بدیع المیزان مولوی حکیم بدیع
 صاحب سکندر پوری سے بقیہ کتب درسیہ مولانا محمد عبدالحلیم صاحب مرحوم لکھنوی سے حسن باغ
 مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لکھنوی سے توضیح تلویح مولوی معین الدین صاحب مرحوم گڑھی
 سے برہنہ کمال حاصل فرمایا کتب طبعیہ مولوی حکیم نور کریم صاحب مرحوم دریا آبادی سے اور قانون
 مولوی سید انور علیہ صاحب مرحوم سے برہنہ مطب حکیم حاجی محمد یعقوب صاحب مرحوم لکھنوی کی
 خدمت میں کیا اور مولانا محمد عبدالحلیم صاحب مرحوم و مفتی محمد یوسف صاحب مرحوم و مولوی
 رحمت اللہ صاحب مرحوم و مولانا محمد نعیم صاحب لکھنوی مدظلہ و مولوی امام الدین لاہوری و غیر
 نے ہاتھ فحیمہ اجازت نامہ لکھ دی آپ کے ذہن ناقص طبع رسا کی توصیف میں دفر عظیم درکار ہے۔ مولف
 نے ان کتاب کے تالیفات دیکھے۔ نہایت وسیع النظر و محقق ہیں آپ عرصہ میں سال سے ریاست
 جہد آباد دکن میں عہدہ ہائے جلیلہ پر مامور ہیں فی الحال ناظم عدالت گجرات و مجسٹریٹ درجہ اول
 ہیں تصانیف رائقہ کے نام یہ ہیں۔ آئینہ چینی۔ ترجمہ تاریخ چینی۔ البطل الاباطیل بردالتادیل
 اعلیٰ۔ اخبار خفا۔ اداحضات شرح زیااضات۔ ارشاد العنود الی طریق ادب عمل المولود۔
 ارشاد المرئد الی مسلک حجتہ اخبار الاحاد۔ ازالۃ الخن عن کسیر البدن۔ لزوار بحجاب اشتہار
 اصباح الحق الصریح عن احکام الحديث والتبیح۔ اعتماد بظاہر اجتماع۔ الکلام الخبی بردایر ادبہ الکر
 الباقون الاشرار شرح الفقہ الاکبر۔ انوار احمدیہ۔ بصائر۔ ترجمہ اشباہ و نظائر۔ تبصرہ تحقیق مزید در مسئلہ
 کفر و من برید۔ تذکرۃ اللیب فیما یعلق بالطب والطیب۔ تشبید السبانی بحاج التانی۔ تقریر
 در مرت خرو و غیرہ۔ تقویم الاسلام۔ تبیح البیان بجواز تعلیم کتابۃ النساء۔ حد العرفان تصحیح فتاویٰ
 علماء زمان بجواز تعلیم کتابۃ النساء۔ تنبیہ مخافین بحجاب تفصیح مخافین۔ خوان نیما۔ واقع الوب
 واقع الشقاق عن اعجاز الانشقاق۔ دستور العمل بتدبیر المنزل۔ دیوان خشی۔ رسالہ اذان۔ نفاذ
 علی جرح العبادہ۔ زبدۃ التحریر۔ صیانتہ الایمان عن قلب الاطینان۔ فیصلہ عدالت شرعی۔
 عہدہ الکلام بجواز کلام الملوک الملوک الکلام۔ الکلام المقبول فی اثبات اسلام آہار رسول۔

لذہ اوصال۔ محدوجبات الحمد۔ معیار الصرف۔ معین الطالبین۔ مقدمہ ہر انوار کاتبہ ہر انوار
ترجمہ تکریمنا جاتہ نصرۃ المجتہدین بردہ ہدایات غیر المقلدین۔ توجہ ناصح مشفق۔ نقل مجلس سوسیلہ
ذوالعینین فی تفسیر ذی القرنین۔ ہدایا ترجمہ وصایا۔ ہدیہ مجددیہ۔ یاقوتی۔ یاقوت ربانی شرح
مقامات ابی الفضل ہمدانی نقوی و ہابی نامہ۔ وطن مالوت آپ کا سکندر پور ضلع بلیاہ۔
احامد اللہ ابقا۔

مولوی ولی محمد صاحب فاضل جالندھری۔ شہر جالندھری ضلع
پنجاب کو ایک سکونت کا فخر حاصل ہے۔ مولوی عبداللہ کرنالی و غیرہ کو آپ سے تلمذ ہوئی ہے
دارشاد کا شغل رہتا ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی ولی محمد صاحب۔ ابن شیخ محمد اسحق صاحب۔ آپ ملا کا تیار میں رہتے ہیں
فقیر مزاج متواضع ہیں۔ تصوف کی طرف زیادہ رغبت ہے مولوی حاجی عنایت اللہ صاحب شاد
کو آپ کے حضور سے بیت و اجازت ہے۔ ابقا اللہ تعالیٰ۔

حرف المء

مولوی یادیار خان صاحب رامپوری۔ آپ کا وطن رامپور ہے۔
آپ بھی مجددان حضرات کے ہیں جن کا ترجمہ میر نہیں آیا۔

مولوی ہدایت اللہ خان صاحب۔ مدرس کاشغل پسند ہے۔ آج کل مدرس
اسلامیہ چنپور کے مدرس ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

مولوی ہدایت اللہ صاحب۔ آپ بندہ بی بی نل بازار میں رہتے ہیں۔ سلمہ
اللہ تعالیٰ۔

مولوی ہدایت اللہ صاحب سٹاروی۔ ابن محمود ایک ولادت ہے
رمضان ۱۳۰۸ بارہ سو اکاسی چری میں بمقام شعلوی عرف شاری ضلع میدر آباد سندھ میں

آپ کے بڑے بھائی مولوی عنایت اللہ صاحب مسبق الذکر کے صرف و نحو پڑھائی اور انشاء و غیر
رسائل نحو یہ مولوی محمد علی مذکور سے پڑھا ہے بعض کتب نحو و تفسیر حافظہ حاجی عبدالولی مرحوم سے
اور کچھ منطق و کتب فقہ و مشکوٰۃ و بعض صحیح بخاری مولوی حاجی ولی محمد صاحب سے پڑھی اور

اسلمیہ میں مولانا نور محمد رس اول مدرسہ ہندیہ سے نصف ثانی ہدایہ اور مولوی عبد السبحان مدنی
سے بعض کتب اصول پرطے۔ دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ کی اجازت شیخنا شیخ الدلائل سید محمد
بن سید محمد بن سید عبد الرحمن مغربی تولاوی مدنی و مولانا شیخ عبدالحق صاحب مہاجر آبادی
و سید محمد رضوان مدنی سے ہی اور سید محمد علی بن سید ظاہر و تری سے اجازت عامہ و نامہ حاصل کی ہے
اور سید عبد اللہ مکی نماری شافعی و سید محمد بن سالم بن علوی سری جمل اللیل سے اجازت جملہ
روایات کی ہے آسوقت تک پانچ مرتبہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ تیرہ رسالہ زبان سندھ میں اور
چار رسالہ زبان عربی میں تالیف کر چکے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی پیران میر خاں صاحب رامپوری۔ تدریس و تعلیم کا شغل ہے پیران
میں رہتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حرف الیاء التختیہ

مولوی سید یاد علی صاحب سنسوانی۔ ولادت آپ کی شہلا بارہ سو
چالیس ہجری میں ہوئی۔ مولانا فضل حق صاحب مرحوم خیر آبادی و مولانا عالم علی صاحب
مراد آبادی سے علوم حاصل فرمائے۔ تدریس کا شغل ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی یعقوب علی صاحب میرٹھی۔ آپ کا وطن میرٹھ میں ہے۔ سلمہ
اللہ تعالیٰ۔

مولوی یوسف حسین صاحب۔ بن محمد حسین صاحب۔ دولت خانہ پکا
خانپور میں ہے۔ مگر فی الحال شہر دہلی میں مقیم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی نواب یوسف علی صاحب بہادر۔ عرفہ پیری و بانکے میں
ولادت آپ کی مقام جاوہر شہلا بارہ سو پچاس ہجری میں ہوئی تھے سال میں علم حاصل کر کے پھر
مولانا سید شاہ ولد دار علی صاحب مذاق کے مرید و خلیفہ ہوئے آپ ورویش مرتاض و باکمال ظاہر
خواب باطن آراستہ ہیں۔ پیران یوسفی شرح اردو۔ ثنوی مولانا روم۔ شرح دیوان حافظ شرح
کنج اسرار۔ آپ کے تصانیف میں سے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔
مولوی یونس علی صاحب بدایونی۔ آپ نے مولانا ہدایت علی و مولانا

عبدالحی و مولوی محمد حسن سنبھلی و مولانا سید زید حسین صاحب حدیث دہلوی سے علوم عمومیہ پر محکمہ کمال حاصل کیا۔ اب تدریس کا مشغل ہو مسلمہ اللہ تعالیٰ۔

خاتمة الكتاب

اس خاکسار گنگا شر مسافر کا یہ مختصر مضمین ہو کہ اپنے کو صفہ نعتیٰ علمائے جگہ دے نہ کہ انہیں مثلاً عداد و شمار کراوے۔ صرف اس اسید پر کہ علماء امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبہا جلیس جناب باری ہین اور کایشقی جلسہ ہمد و عہد الہی ہو۔ پس جس طرح کسی دعوت میں طفیلی جاتا ہو اسید طرح سے میں بھی چاہتا ہوں کہ علماء کے زمرہ میں جگہ پاؤں۔ ہر چند کہ طفیلی سستی اخراج ہو میں بھی مستوجب لغو و ملامت ہوں مگر اسید بڑی چیز ہو لہذا اس تذکرہ میں اگر مختصر ترجمہ لہذا عرض کروں تو محمول بر غیر قرینے۔ فقیر محمد اوریش عفا اللہ عنہ ولادت اس نجف کی بمقام نگر ام ضلع لکھنؤ ملک اودھ ۱۲۰۰ھ۔ ۱۴۰۰ھ۔ شوال روزہ دہشتہ شعبہ ۱۲۰۰ھ بارہ سو پچھتر ہجری میں ہوئی۔ کتب درسیہ بتا ہوا اپنے والد ماجد مولوی حافظ عبدالغنی صاحب مرحوم سے بڑھ کر تیر گنا مسلم التبت مولانا محمد عبدالحی صاحب لکھنوی مرحوم سے بڑے مولانا مرحوم نے اجازت نامہ عطا فرمائی اور سند علم حدیث و قرأت و غیرہ کی حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مراد آبادی و حضرت مولانا قاری محمد عبدالرحمن صاحب ثانی دہلوی ابو محمد عبدالحی صاحب دہلوی نے عطا فرمائی۔ علم طریقت صرف برائے نام اپنے والد ماجد صاحب و مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب مراد آبادی و مولانا سید عبدالسلام صاحب ساکن قصبہ ہسودہ ضلع فتحپور و مولوی عبدالکریم صاحب غزنوی سے حاصل کیا۔ اور پوساطت خواہراہ خود نو چشم حاجی مولوی محمد حسن نگر آمی سلمہ دلائل الخیرات کی تحریری اجازت شیخ الدلائل مولانا سید محمد سعید بن سید محمد مغزی مدنی سے ملی۔ رسائل ذیل اس وقت تک معرض تالیف میں آئے ہیں۔ ابرار الکتمان عن تکلیل الایمان۔ حُلُّ لَایْلِ الجبل۔ اصحار السیات باقامۃ الصلوات۔ القول الثمین فی التامین۔ تحفۃ النبلاء فی آداب الخلاء۔ القول الموافی تحقیق الصلوۃ الوسطی۔ مواہب القدر فی احکام الجلوس۔ التعلیق النقی علی رسالۃ الشیخ علی التقی رحمۃ اللہ علیہ فی تحقیق الصلوۃ و الکلام بآپ کا مختصر و موزنی ترجمہ رسالہ دارین راقم نے لکھا ہے جو بلا قیمت عند الطالب ارسال ہو گا ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱

بین یدی الخشب۔ العون لمن نفی ایمان فرعون۔ التحقیق البین فی مجددی المائین۔ الکلام المسجل
 فی رواءہ موطناً۔ الکلام النخس فی ترجمہ محمد ادریس تحصیل المرام تبویب مسند الامام۔ المناقب
 فی المصافحہ۔ الاربعین من روایات نعمان سید المجتہدین۔ طریق الفلاح الی الاضطباع بعد کسری
 الصباح۔ العام اللہ تعالیٰ فی کراہتہ سور الاجنبیہ۔ للرجال۔ الاصول الثابتہ للفروع الثابتہ
 حصول المقاصد ترجمۃ الموارد۔ تشریح المعاهد بتخریج الموارد۔ نفحۃ الشائم لایل العام تعلیق نعمان
 علی نفحۃ الشائم۔ البریان علی حکم تقبیل الابہا من عند الاذان۔ الدرۃ الزکیۃ فی تائید مذہب الخشب
 المبتدی للتقدی۔ رفع الاحتمال عن رویۃ النبی بعد الارحام۔ فنبائل الکسب۔ الاله سرمد
 اسئلک ان تنور قلبی و تطلق لسانی و تجمع شملی و ادرقنی حبک و معب عن عیبک
 و جب عمل یقرب الی حبک املین و صل اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین
 الحمد للہ کہ یہ تالیف رجب الاول ۱۳۷۸ھ میں پوری ہوئی فقط۔

اعتذار۔ اس کتاب میں جس قدر علماء کے تراجم مذکور ہیں وہ نہایت مستند منقول عنہ سے نقل کیے
 جس کو کچھ شک ہو مولف کے پاس درخواست بھیج کر منقول عنہ کی نقل حاصل کر سکتا ہے۔

تقریباً کتاب نیتیہ طبع گہر بار عالم جل فی فضل کمال مولوی محمد حسن چیمائے گرامی

سبحان اللہ کیا شان کربانی ہوا فتنہ ہو مقتدر دیان۔ ہر روز ان کی ایک قدرت نرالی ہو
 کل یوم ہو فی شان۔ کبھی اسلام کا جھنڈا غرناطہ و اندلس کی دیواروں پر لہراتا تھا واللہ
 یوتی ملکہ من یشاء۔ رستم و یمن کا کلیجہ غازیان اسلام کے نام سے کانپتا تھا محمد رسول اللہ
 والذین معہ اشداء۔ وقفہ ہو ابدلی تو صفائی تھی نہ کہین شمشیر اسلام کی چمک باقی رہی لم
 یبق من الاسلام الا اسمہ۔ نہ نعرہ ورجز کی صدائیں گونجتی سانی دین و لہو بیجا من القرآن
 الا رسمہ۔ خصوصاً خط ہند میں تو عجیب ہی صورت ہوئی کہ زمین و آسمان بدل گیا علم و عمل
 اٹھ گیا نفاق کے جھونکوں نے باغ اسلام کو پیر مردہ کر دیا۔ مگر الحمد للہ شہر الحمد للہ
 کہ پھر جناب رسالت صلم روحی فداہ کی دعا و توجہ سے قوم نے حالت بدلی۔ بھنورین پڑی
 ہوئی کشتی کو قوم کے ناخداؤں نے ہمت کی ڈانڈ مار کر ساحل مراد پر پہنچانے کی کوشش کی
 بدوۃ العلماء کا ظہور ہوا جکا ہر جلسہ نور علی نور ہوا حضرت شیخی و استاذی مولانا مولوی
 الحافظ محمد ادریس صاحب عم فیضہ نگرانی نے ہمت عالی مصروف فرما کر یہ تذکرہ مؤتم

بہ تطیب الاخوان تذکرہ علماء الزمان ملقب بہ تذکرہ علماء حال
تالیف فرمایا اکابر و ابراہیم کے باہمی میل کا راستہ نکالا اور رئیس ذی حوصلہ قدیمات اہل
وفن بابو پیراک نرائن صاحب خلت الرشید جناب منشی نوکشور صاحب سی۔ آئی او
مرحوم و مغفور نے اسکا کارا تطبیع اپنے ذمت والا منت پر لیا اور مولوی ابو محمد سلیم
صاحب معراج مطبع کی محنت و عرق ریزی محنت سے کمال حسن و جمال زیور طبع سے آراستہ ہو کر
کے مطالعہ میں در آئی۔ مدت کے منظرون کی مراد بر آئی خداوند کریم تمامی مسلمانان ہند کے
اسکا شوق مطالعہ و توفیق عمل عطا فرمائے تاکہ اپنی حالت کو مستباعدین۔ اور زمانہ کی رفتار کو
بہا لکام کریں۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان وانا العبد الضعیف الخرجی عفو بہ ذی المنن خادم
انجلیہ محمد بن المدعو باحسن النجراعی تجاویز اللہ عن جرائمہ بلطفہ الشاہ

قطعہ تاریخ طبع من تاریخ طبع عالی منشی نور حسین غزیر نگر امی سلمہ اللہ التامی

تذکرہ علمائے حال | گشت از سر نو موضوع | کفتم سال طبع کر شد | تذکرہ علیا مطبوع

ایضاً من تاریخ طبع جناب مولوی محمد حسن صاحب نگر امی الخلیفہ خوشی

شہو تیار این کتاب شریف | قابل ورد و مومن صالح | سال تاریخ طبع خوشی گفت | ذکر ابراہیم سر طیار

خاتمہ الطبع از جانب کار پر وازان مطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب فیض انتساب برکت نصاب موسوم بہ تذکرہ علمائے حال
از تصنیفات عالم الہمی فاضل لودھی الجبر الاعظم والنجوم الفخیم صاحب طبع نفیس مولانا
مقتدانا مولوی المحافظ جناب محمد ادریس صاحب نگر امی الی یوم التنا و البقاء و عز
مکروہ وقاہ جمین تمامی علمائے ہند کے حالات مع اسیابی و مختصر سوانح عمری ان حضرات
مندرجہ بین مطبع نامی و گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نوکشور واقع ہند کے مومن بہا
جناب علی القاب منشی پیراک نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بہا
مشتاع مطابق ماہ ربیع الاول ۱۳۸۸ ہجری حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوئی تھی۔
اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو قبول عالم فرمائے بزرگوار